

































































































































































































کہ فاطمہؓ نہ گھبراؤ آج تم میرے پاس جنت میں ہوگی آج میری زندگی کا آخری دن ہے لہذا میں سب کاموں میں مصروف ہوں۔ میری چند وصیتیں ہیں سن لیجئے۔ میرا جنازہ شب میں اٹھائے۔ میری تدفین میں مسلمانوں کو شرکت کی اجازت نہ دیجئے۔ اللہ اکبر اتنا صدمہ لے کر گئیں رسول کی بیٹی۔ فرمایا میرے شہزادوں کا خیال رکھئے۔ علی ابن ابی طالب اتنا روئے کے زمین آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ شہزادہ دی نے اسماء سے کہا اسماء مجھے یہاں جنازے اٹھنے کا طریقہ پسند نہیں ہے۔ میں وصیت کروں کہ پردہ شب میں میرا جنازہ اٹھایا جائے اسماء جب میری وفات ہو جائے گی تو چند عورتوں کے نام لئے کہا کہ یہ عورتیں میرے جنازے میں شرکت کی کوشش کریں گی۔ گھر کی زنجیر لگا لینا اور اگر اصرار کریں تو کہہ دینا کہ میری وصیت ہے کہ میرے جنازے میں تم نہ آؤ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے تابوت بنا کر دکھایا تو شہزادی مسکرا دیں مسکرا کر کہا اسماء جیسے تو نے میرا پردہ رکھا ویسے خدا تیرا پردہ رکھے میں کہوں گا شہزادی یہ دعا زینب کو بھی دیتی جائے شہزادی نے کہا اسماء میرے حجرے سے جب تک تسبیح کی آواز آتی رہے سمجھنا میں زندہ ہوں آواز بند ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میں گذر گئی ہوں ایک مرتبہ اسماء نے محسوس کیا کہ آواز رک گئی ہے اتنے میں شہزادے گھر میں داخل ہوئے اسماء نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا حسن نے کہا اسماء ارے کبھی بغیر ماں کے ہم نے کھانا کھایا ہے۔



## چوتھی مجلس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِكْرَاهُ فِي الدِّينِ قَدْ تَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا  
انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

برادرانِ ملت! اس آیت کریمہ کے ذیل میں مسلسل گفتگو جاری  
ہے۔ کلمہ پڑھ کر اللہ پر ایمان لے آئے۔ جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا گویا ہم  
نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے۔ اس آیت سے خداوند عالم نے بندوں  
پر یہ واضح کرنا چاہا کہ ہم نے گمراہی سے ہدایت کو جدا کر دیا اب ہمیں تاریخ کی  
روشنی میں یہ ہی غور کرنا ہے کیا گمراہی سے ہدایت جدا ہو گئی؟ جب گمراہی  
ہدایت سے علیحدہ ہو گئی تو پھر اب ہم کہیں دوبارہ گمراہی میں مبتلا نہ رہیں۔ یعنی  
ہم اگر کافر تھے مشرک تھے تو ہم گمراہی پر تھے ہمیں حق کا پتہ نہیں تھا ہمیں اس  
بات کی کوشش نہ تھی کہ دین حق کیا ہے دین خدا کیا ہے؟ تو ظاہر ہے ہم سزا کے  
مستحق تو ہوں گے روزِ محشر لیکن سزا ہی سزا بھگتنا پڑے گی اسی لئے ہمیں یہ  
احساس ہو گا کہ جس اللہ نے کائنات کو خلق کیا۔ اس نے تو اپنا دین اپنے انبیاء



کے ہاتھ بھیجا ہم بد بختی بد قسمتی سے اسی دین سے سرفراز نہ ہو سکے۔ ہم اس دین کو قبول نہ کر سکے ہمارا انجام تو بد ہونا ہی تھا اور انجام بد ہوا۔ لیکن کتنا افسوس ہوگا ان مسلمانوں کو جنہوں نے قبول اسلام کیا۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ رسول کی رسالت کا اقرار کیا۔ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے بعد انہیں محشر میں اندازہ ہوا کہ ہمیں نجات حاصل نہیں ہو سکی۔ ہم نجات یافتہ نہ ہو سکے ہمارا انجام بخیر نہیں ہو سکا۔ ایک تو جہنم جانے کا صدمہ ہوگا کہ ہم مسلمان ہو کے پھر حق پر کیوں نہیں نہ باقی رہے۔ تو حق تو یہ ہے کہ آج ہم ایمان کا جائزہ لے لیں۔ آج ہم اپنے عقائد کا جائزہ لے لیں آج ہم اپنے اسلام کا جائزہ لے لیں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ قبول اسلام کے بعد بھی ہم غلط راستے پر جا رہے ہیں؟

بڑی عجیب سی بات ہے لیکن اس بات سے کسی کو انکار کی گنجائش اس لئے نہیں ہے کہ پیغمبر اسلام اس بات کا علان فرما چکے میری وفات کے بعد میری امت میں مختلف فرقے بن جائیں گے یہاں تک کہ امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اس میں صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ تو نجات ایک کو ملے گی اور زیادہ تر فرقے گمراہ ہو جائیں گے۔ تو جب اللہ نے رُشد ہدایت کو گمراہی سے جدا کر دیا اور اگر اس نے جدا نہ کیا ہوتا تو ہم مسلمان کیسے بنتے؟ دین کا پانا اور ہے دین پر باقی رہنا اور ہے۔ یعنی خداوند عالم نے اپنے دین کو اپنے رسول کے ہاتھ بھیجا۔ رسول نے اس اللہ کے دین کو بندوں کے پاس پہنچایا۔ پیغمبر اسلام کا



کام صرف اتنا تھا کہ اللہ لے دین کو بندوں کے سامنے پہنچائے پیغمبر اسلام نے رسالت کا کام بخیر و خوبی انجام دے دیا ایک ایک لفظ پہنچا دیا ایک ایک اصول ایک ایک آیت پہنچا دی تو پیغمبر اسلام کی ذمہ داری تھی اللہ کا دین پہنچانا۔ یہ صرف پیغمبر کی ذمہ داری تھی یا اس سے پہلے بھی کچھ انبیاء گزرے؟ پہلے بھی کچھ رسول گزرے جو اللہ کا دین پہنچاتے رہے۔ تو خود پیغمبر نے فرمایا ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے بھی انبیاء و رسول گزرے اور وہ اپنے اللہ کا پیغام لاتے رہے۔ یہ سارے انبیاء دین حق کے انبیاء تھے یہ سارے انبیاء دین اسلام کے انبیاء تھے یہ سارے رسول رسول اللہ کی طرف سے رسول ہوئے تو پیغام لاتے رہے اور امت کے سامنے اللہ کا دین پہنچاتے رہے لیکن دشواری یہ ہوتی رہی کہ انہوں نے نبی کا نام اپنے حافطوں میں مخصوص کر لیا لیکن نہ نبی کی سیرت کو باقی رکھا اور نہ اللہ کی کتاب کو باقی رکھا۔

بس نبی کا نام زبان پر رٹتے رہے اور اپنے کو نبی کی امت کہتے رہے۔ لیکن اس نبی کا کردار بھی بدل دیا اس نبی کی سیرت بھی بدل دی۔ اس نبی کا دین، اصول و آئین بھی بدل ڈالے۔ آپ کے سامنے وہ مذاہب باقی ہیں۔ یہودی جناب موسیٰؑ سے وابستہ ہیں۔ جناب موسیٰؑ اسلام کے پیغمبر اللہ کے رسول تھے جناب موسیٰؑ ہادی تھے ہدایت لیکر آئے تھے۔ گمراہی سے ہدایت کو جدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ آج یہودی موجود ہیں کیا گمراہی سے جدا



ہیں؟ سب مسلمانوں کے فرقے مل کر کہیں گے کہ یہودی گمراہ ہیں۔ کیوں گمراہ ہیں جب ایک نبی گومان رہے ہیں؟ اور پھر اس رسول کو مان رہے ہیں کہ جس رسول کا ذکر قرآن میں ہے۔ یہودی کسی ایسے نبی کے قائل نہیں ہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہو۔ اس نبی کے ماننے والے ہیں جس میں نبی کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس نبی کے فضائل قرآن میں بیان کئے گئے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہودی گمراہی پر ہیں نجات نہیں پائیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ باوجود اس کے کہ اس نبی کو مان رہے ہیں جس کا تذکرہ قرآن میں ہے مگر اس نبی کو مان رہے ہیں جس کی شریعت آگئی۔ تو وہ شریعت منسوخ ہوگی۔ جناب موسیٰؑ دین لائے کہاں سے لائے تھے جناب موسیٰؑ نے دین ایجاد نہیں کیا تھا۔ اللہ کے ہی احکام تھے مگر قرآن نے ان احکام کو منسوخ کر دیا۔ قرآن کے احکام نافذ ہو گئے۔ شریعت محمدیؐ نافذ ہو گئی۔

یہ جو شریعت ہے نافذ ہوگی تو اس کے سامنے کچھلی شریعت منسوخ ہو گئیں، جیسے آپ کے قانون میں بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی نیا قانون آ جاتا ہے تو پچھلے قانون جو اس قانون کی زد میں آتے ہیں سب منسوخ ہو جاتے ہیں جب نیا قانون اسمبلی پارلیمنٹ پاس کر دیتی ہے۔ اب آپ کسی عدالت میں بحث کرنے کے لئے جائیں۔ پرانے قانون کا سہارا لیکر تو سب آپ سے کہیں گے جناب یہ کیا کہہ رہے ہیں یہ سب ختم ہو چکا جس نے وہ قانون بنایا تھا اس



نے اس قانون کو منسوخ کر دیا۔ جب بندے اپنے بنائے ہوئے قانون کو منسوخ کر سکتے ہیں تو کیا خدا اپنے بنائے ہوئے قانون کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ خدا بھی منسوخ کر سکتا ہے اس لئے ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت ناسخ نہیں رہتی پچھلی منسوخ ہوتی رہیں۔ لیکن آخری شریعت ہے پیغمبر اسلام کی آخر عیسائی جناب عیسیٰؑ کو مان رہے تھے لیکن مسلمان کہتے ہیں عیسائی گمراہ تھے کیوں گمراہ تھے؟ اس لئے کہ منسوخ شریعت بھی ایسی نہیں ہے جس کو عیسیٰؑ لائے تھے اب ناسخ شریعت نافذ ہوتی ہے تو اس کی پیروی ہوتی ہے منسوخ شریعت کی پیروی نہیں ہوتی۔ مسلمانوں سے ان کا ایمان پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسے موسیٰؑ کی شریعت منسوخ ہو گئی جیسے جناب عیسیٰؑ کی شریعت منسوخ ہو گئی۔ کیا ختمی مرتبت جناب محمد مصطفیٰؐ کی شریعت بھی منسوخ ہو سکتی ہے؟

اور اگر منسوخ ہو سکتی ہے تو منسوخ کرنے کا حق نہیں ہے؟ عیسیٰؑ کی شریعت کس نے منسوخ کی؟ خدا نے موسیٰؑ کی شریعت کس نے منسوخ کی؟ خدا نے کیونکہ منسوخ وہی کر سکتا ہے جو قانون بنانے کا حق رکھتا ہے۔ اسمبلی کے نمائندے قانون بناتے ہیں اسمبلی کے نمائندے ہی قانون کو منسوخ کر سکتے ہیں۔ عوام کو حق نہیں ہوتا قانون منسوخ کرنے کا قانون بنانے والا قانون منسوخ کر سکتا ہے اسلام کا قانون اشیاء نے نہیں بنایا اسلام کا قانون امتوں نے نہیں بنایا۔ اسلام کا قانون اللہ نے بنایا ہے۔ سوائے خدا کے کسی کو قانون



بنانے کا حق بھی نہیں ملا۔ آدم سے لیکر خاتم تک کسی کو مجاز بھی نہیں دیا کہ قانون بنا سکے۔ یقیناً خدا ہے۔ اس نے قانون بنانے کا حق اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تو اب شریعت محمدی ناسخ ہے یا منسوخ؟ اگر شریعت محمدی منسوخ شریعت ہے تو کلمے سے محمد عربی کا نام نکال دو۔ کوئی حق نہیں ہے تمہیں محمد گورسول کہنے کا اس لئے کہ جب یہ طے کر چکے کہ ان کی شریعت منسوخ ہو گئی۔ تو پھر جس کی شریعت نافذ ہو اس کا نام کلمے میں پڑھے۔ اور اگر رسول عربی کا نام کلمے میں پڑھتے جائیں تو قیامت تک جب تک کلمے میں مسلمان حضور کا نام لیتا رہے گا۔ حضور کی شریعت پر عمل کرنا پڑے گا۔ حضور کی شریعت منسوخ نہیں ہے۔ حضور کی شریعت قیامت تک کیلئے ہے۔ دین اسلام قیامت تک کے لئے ہے۔ اب نہ کوئی کتاب آئے گی نہ شریعت منسوخ ہوگی۔ اور اگر کوئی شریعت منسوخ کر دے تو وہ ناسخ نبی ہوگا۔ تو اس کا نام کلمے میں لینا پڑے گا۔ مسلمانوں شاید تمہیں یہ بات نہ بتائی گئی ہوگی جو میں بتانا چاہتا ہوں۔

ہمارا تو بچہ بچہ واقف ہے کہ وفات پیغمبر کے بعد خلفاء اسلام نے ایک نعرہ بلند کیا کہ ہم نے حلال رسول کو حرام قرار دیا۔ ہم نے حرام رسول کو حلال قرار دیا۔ یعنی جو چیزیں محمد عربی نے حلال کی تھیں اس کو خلفاء اسلام نے اپنے حکم سے حرام قرار دیا۔ اور جس چیز کو شریعت محمدی نے حرام قرار دیا تھا اس کو خلفاء اسلام نے اپنے حکم سے حلال قرار دے دیا۔ تو حلال محمد قیامت تک



حلال تھا۔ مگر جانشینوں نے حلال کو حرام قرار دے دیا۔ اور حرام محمد کو حلال قرار دے دیا۔ اگر یہ فخریہ جملہ ملیں تاریخ میں تو میری بات کا اعتراف کرنا۔ اور اگر نہ ملے تو میری بات کو دیوار پر پھینک دینا۔ مگر اتنا تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر حلال محمد پر عمل کرنا ہے تو کلمے میں رسول کا نام لینا۔ اور اگر حلال محمد پر پہنچل نہیں کرنا ہے تو جس نے تبدیلی کی ہے کلمے میں اس کا نام لو۔ تاکہ ہمیں معلوم تو ہو جائے کہ اب مسلمان نہیں رہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب نہیں محمد عربیؐ کے بعد کوئی رسول نہیں یہ شریعت قیامت تک ناسخ ہے۔ تو قانون بنانے والا خدا اور منسوخ کرنے والا بندہ؟ اس لئے اسلام میں کلمہ پڑھوایا گیا ہے کہ پڑھو اشہد ان لا الہ الا اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے خدائے واحد و یکتا کے گواہی تو دے دی ہے مگر گواہی قیامت تک نبھانا بھی پڑے گی۔ ایسا نہ ہو کہ بیان دیتے بیان بدل جائے ایسا نہ ہو کہ ابلیس کی جرح سے ٹوٹ جاؤ۔ تو بیان دینے کا کوئی فائدہ نہ ملے گا۔ قیامت میں جب لا الہ الا اللہ کہا جائے تو باقی بھی رہنا ہے۔ اسی لئے آیت میں ہے فمن یکفر بالطاغوت اور جن لوگوں نے جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا۔ سچا خدا کون؟ وحدہ لا شریک جھوٹا خدا کون؟ جو بھی اس کے مقابلے پر آئے جھوٹا۔ تو خدا کو حق ہے قانون بنانے کا اب خدا کے قانون کو جو بدلے وہ خدا بن رہا ہے۔ اس لئے کہ حلال و حرام رسولؐ کے نہیں ہے۔ حکم



خدا یہ ہے جس چیز کو خدا نے کہا یہ حلال ہے اس کو رسولؐ نے کہا یہ حلال ہے۔ جس چیز کو کہا یہ حرام ہے۔ رسولؐ نے پہنچا دیا یہ حرام ہے۔ اب آپ اپنے علماء سے پوچھئے کہ سلسلہ خلافت میں کیا خلیفہ المسلمین میں کسی خلیفہ نے تحت حکومت پر بیٹھنے کے بعد یہ بھی کہا کہ ہم نے حلال رسول کو حرام قرار دیا۔ اور اگر وہ ہے کہ نہیں تو ان سے ایک لفظ پوچھئے کہ متاع کی آیت قرآن میں موجود ہے تو اسے خالی شیعہ ہی کیوں مانتے ہیں؟

اور فرقے کیوں نہیں مانتے کیا کوئی حدیث کو آیت منسوخ کر سکتی ہے مگر آیت کو حدیث منسوخ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ پیغمبر اسلامؐ نے کہا ہے کہ میری حدیث اگر مطابق قرآن ہو تو میرا قول، اس کا مطلب یہ ہے کہ نبیؐ کبھی خلاف قرآن بولے ہی نہیں۔ تو نبیؐ خلاف قرآن نہ بولے تو وہ جانشین نبیؐ نہیں ہے وہ خود کو نبیؐ خدا ہے۔ جو کہہ رہا ہے کہ ہم نے حلال کو حرام کیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ علیؑ کا جلوہ دیکھ کر علیؑ کے کمالات دیکھ کر علیؑ کے معجزات دیکھ کر۔ آفتاب کو مغرب سے طلوع ہوتے دیکھ کر اگر نصیری علیؑ کو خدا پکارا اٹھے تو سب پیچھے پڑ گئے کہ کافر ہے۔ اور جو ان خداؤں کو آج تک پوج رہے ہیں۔ جو حلال کو حرام کر گئے میں نے آپ کے لئے لمحہ فکر یہ تلاش کیا ہے کہ ہم خالی ذکر کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ فکر کے لئے پیدا کئے گئے ہیں آپ کو غور کرنا پڑیگا کہ مسائل کو شیعہ سنی جھگڑوں میں الجھا کر علماء نے ذہنوں کو پراگندہ کر دیا ہے میں



عرض کر چکا ہوں کہ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہم نے کسی کو بنایا ہوتا تو جھگڑا ہوتا۔ علی ابن ابی طالب سے تو کسی سے جھگڑا ہی نہیں ہے کیوں؟ اس لئے کہ علی نے کوئی متعصب امت سے چاہا ہی نہیں۔ جھگڑا جب ہوتا جب علی نے کچھ مانگا ہی نہیں ارے وہ مسلمانوں سے کیا مانگتا۔ جس کے جد نے امامت خدا سے مانگی جناب ابراہیم خلیل اللہ تھے۔

امامت دی گئی تو اولاد کے لئے مانگ لی مجھے کسی تاریخ میں بتا دیجئے کہ علی کائنات کے امام بنے اور اولاد کے لئے دعا کی ہو۔ ارے جو خدا سے نہ مانگے وہ مسلمانوں سے کیا مانگے گا۔ علی نے نہ کچھ امت سے مانگا اور نہ محتاج تھے امت کے۔ تو نہ علی کا جھگڑا ہے اور نہ علی والوں کا جھگڑا ہے یہ سارے جھگڑے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس نے جو قانون بنایا نبیؐ نے وہ قانون بتلایا۔ نبیؐ کو پتھر مارے نبیؐ نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔ کسی کا گھر جلایا تھا یا نبیؐ نے کسی کو اذیت پہنچائی تھی۔ ختمی مرتبت تو رحمۃ للعالمین تھے۔ کسی کو گزند نہیں پہنچایا رسولؐ کی ذات سے فائدے ہی پہنچے نقصان نہیں پھر بھی لوگ دشمن؟

یہ کیوں دشمن تھے؟ اسی لئے کہ یہ ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں پیغمبرؐ تو ان کی بھلائی کے لئے خدا پر ایمان لانے کی تبلیغ کریں اور مشرک نبیؐ پر الزام دیں کہ یہ ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں۔ یہ نعرہ کیوں بلند کیا گیا۔ تاکہ جو



۳۶۰ پتھر کے خدامانے والے ہیں۔ وہ پیغمبر کو برا کہنے والا سمجھتے ہیں اس لئے الزام دیا کہ یہ ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں۔ حالانکہ پیغمبرؐ ان کو برا نہیں کہتے تھے۔ اپنے خدا کو بچھواتے تھے مگر یہ جملہ تھا کفار و مشرکین کا اس میں سازش کی بات تھی تاکہ تلاش حق پیغمبر سے نہ سنے بلکہ جذباتی ہو جائیں کہ جو ہمارے خدا کو برا کہے۔ ہم اسکی بات نہیں سنتے! اور پیغمبرؐ کے قریب نہ آسکے تاکہ اللہ پر ایمان نہ لاسکے اگر وہ اس جملہ پر اڑے رہتے تو نہ کلمہ پڑھتے اور نہ مسلمان ہوتے حق نہ ملتا معلوم یہ ہوا کہ جملہ تراشا گیا۔ نبیؐ پیش کرتے تھے خدا برحق کی حقانیت مگر کفار کہتے تھے کہ ان کی نہ سنو یہ ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں۔ یہ ہی جملہ کبھی مشرک کی زبان پر تھا وہ ہی جملہ آج مسلمانوں کی زبان پر ہے جب منبر سے حق علیؑ بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں نہ سنو اسے ان کی بات نہ سنو یہ ہمارے خلفاء کو برا بھلا کہتے ہیں۔ یہ وہ ہی جملہ ہے جو رسول اسلام کے لئے کہا گیا۔ ہمیں علیؑ کی مدح کرتے کرتے منبر رسولؐ پر آتے آتے یہ مشرکین تو مل ہی گیا کہ جو بات کل نبی کے لئے کہی جاتی تھی وہ بات آج ہمارے لئے کہی جا رہی ہے۔ کل خدا کے معاملہ میں گمراہ تھی دنیا، کل کی گمراہی خدا کے بارے میں تھی کل طاغوت اللہ کو پہنچا نہ تھا۔ اور نبی کی ضرورت کے بعد گمراہی پھیل گئی۔ علیؑ کے بارے میں تو زُشد ہے علیؑ کو پہنچانا جیسے مشرک مومن بنا اللہ کو پہچان کے ایسے ہی مسلمان مسلمان، ہے گا علیؑ کو پہچان کے۔ خدا برحق ہے۔ اسی



لئے پیغمبرؐ نے کہا قولو لا الہ الا اللہ سے جو پیغام تھا۔

پیغمبرؐ نے علان نبوت کے پہلے دن دیا علی نے اُٹھ کے گواہی دی  
 اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمد الرسول اللہ۔ پیغمبرؐ  
 نے اُٹھ کے کہا تم ہی میرے وصی تم ہی میرے جانشین تم ہی میرے خلیفہ تم ہی  
 اللہ کے ولی۔ وہ وعدہ جو ذوالعشرہ میں نبیؐ نے کیا۔ غدیر کے میدان میں نبھا دیا  
 تمام مسلمانوں کے سامنے بھرے مجمع میں۔ ایک بات مجھے بتا دیجئے جتنے بھی  
 اسلام میں فرقے ہیں سب کا سلسلہ ملتا ہے تو فرقہ کی کوئی برگزیدہ ہستی عہد نبویؐ  
 میں نبیؐ سے، ملتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ملتا تو بعد کی پیداوار اور اگر سلسلہ ملتا ہے تو  
 فرقہ کی کوئی برگزیدہ ہستی عہد نبیؐ کے قریب ہونا چاہئے تاکہ انھوں نے سنا  
 کے دوسرے کو سنایا دوسرے سے تیسرے نے سنا۔ سنتے سنتے آپؐ نے سنا۔ اگر  
 آپؐ کا سلسلہ عہد نبیؐ تک ہے ہی نہیں تو ڈھونڈیے سلسلہ کہاں گیا۔ جن کا  
 سلسلہ بزمِ نبیؐ تک ہے۔ غدیر میں جتنے اکابر اصحاب تھے سب منبر کے نیچے  
 بیٹھے تھے اور پیغمبرؐ نے بھرے مجمع میں علیؑ کو ہاتھوں پر اٹھا کے علیؑ کے مولا ہونے  
 کا اعلان کیا تو کوئی مصلحت تھی جب ہی تو ہاتھوں پر اٹھا کر بتایا۔ کہا یہ حکم خدا تھا  
 ۔ تو نبیؐ نے ذوالعشرہ سے شروع کیا علیؑ کا نام غدیر تک پہنچایا۔ اب اس کے  
 بعد جب دنیا سے جانے لگے تو فرمایا مسلمانوں میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا  
 رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرے میرے اہلبیتؑ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا



نہ ہوں گے یہاں تک مجھے حوضِ کوثر پر ملیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے بعد گمراہ نہ ہوں تفل سن بعدی کا ٹکڑا حدیث میں موجود ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو تو ان دونوں سے تمسک رکھنا نبیؐ نے تمسک کا حکم دیا آل اور قرآن سے رستی کی کبھی ایک لٹ کی نہیں ہوتی رسی کم سے کم دولٹوں کی ہوتی ہے۔ یہ اللہ کی رسی ہے قرآن اور اہلبیت یہ رسی وہ ہے جو اسکو مضبوط کیڑ لیگا وہ نجات پائیگا نہ قرآن کو اہلبیت سے جدا کیا جاسکتا ہے؟ اور نہ اہلبیت کو قرآن سے جدا کیا جاسکتا ہے تو نبیؐ نے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ پڑھکر رسول کی رسالت کا اقرار کر کے گمراہی بعد کبھی گمراہ نہ ہو۔ وہ خطرہ جو نبیؐ کو مرتے وقت دکھائی دے رہا تھا آج ۷۳ فرقوں کی شکل میں ہماری آنکھوں کے سامنے آئینہ ہے وہ نبیؐ سچا نبیؐ کیا ہوگا جسکو کل کی خبر نہ ہو اس نبیؐ کو خبر تھی اسی لئے کہا۔ کہیں گمراہ نہ ہو جانا تو گمراہی سے نجات کا ذریعہ بتایا تمسک قرآن سے اور اہلبیت سے۔

مسلمانوں! اہلبیت سے تمسک رکھنا نہیں رکھا۔ اگر رکھا تو گمراہ نہیں ہوئے اور اگر نہیں رکھا گمراہ ہو گئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ گمراہ نہ ہوں تو ان کی پیروی کیجیے جو گمراہ نہیں ہوئے۔ جو خود گمراہ ہوں ان کی پیروی کب نجات دے گی۔ گمراہی کا ذریعہ کیا ہے؟ قرآن کو پھیرنا بات بالکل سامنے کی ہے نبیؐ جان گئے تھے کہ کبھی گمراہی تھی بتوں کے ذریعہ اب گمراہی ہوگی حاکموں کے ذریعے



سلاطین کے ذریعے عروۃ الوثقی وہ ہے کہ جس کے لئے قرآن نے کہا کہ یہ رسی وہ ہے جو ٹوٹتی نہیں اگر سلسلہ خلافت عروۃ الوثقی ہوتا تو ترکی میں خلافت دم نہ توڑتی جو رسی ٹوٹی نہیں وہ رسی امامت کی رسی ہے جو علی سے شروع ہوئی اور قائم پر آکر قائم ہوگی۔

آپ کے اذہان کو ایک منزل پر لانا چاہتا ہوں ۲۶۰ بت کعبے میں تھے پیغمبر فرما رہے تھے قول لا الہ الا اللہ اور سب ان بتوں کی عقیدتوں میں ڈوبے ہوئے تھے اور الزام یہ ہے کہ ہمارے بتوں کو برا کہہ رہے تھے اور نبی خدا کو بچھوڑا ہوا تھا۔ اور وہ یہ سمجھ رہے تھے ہمارے خداؤں کو برا کہہ رہے ہیں یہ سمجھ کیوں؟ اس لئے کہ اپنے ہاتھ سے بنا رکھے تھے ہم علی کی مدح کرتے ہیں علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں اور آپ کو سمجھایا جاتا ہے کہ نہ جاؤ۔ وہ ہمارے خلفاء کو برا کہتے ہیں سوال یہ ہے کہ فضیلت علی میں کسی کی کیا برائی ہے۔ برائی محسوس کب ہوتی ہے جب کوئی مقابلہ پر آئے اگر مقابلہ پر آئے اگر مقابلے پر نہ آئے تو کچھ محسوس نہیں ہوتا چونکہ مقابلہ پر لایا گیا ہے لہذا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مشرکین کو محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے خداؤں کو برا کہہ رہے ہیں حالانکہ نبی خدا نے وحدۃ لا شریک کو بچھوڑا رہے ہیں بتائے اگر بتوں کو چھوڑ کر لا الہ الا اللہ نہ کہتے تو آج آپ مسلمان ہوتے؟ نہیں ہوتے تو سمجھداری سے کام لیجئے ذہنوں میں علما نے جو بت بٹھائے ہیں ان بتوں کو اپنے دماغ کے کعبے



سے نکالنے حالانکہ یہ کام ہے مشکل اور یہ کسی سے ہوا ہے نہ ہو سکے گا تو کعبہ کے بھی بتوں کو جس دن نکالنے تو اس دن رسول نے کہا؟ جب فتح مکہ میں پہنچے کعبہ کے اندر تو کہا یا علی تم اس بتوں سے کعبے کو پاک کرو۔ تو طہارت کعبہ علی نے کیا اگر اپنے ذہن سے جھوٹے خداؤں کو نکالنا چاہتے ہو تو اب علی ہی کام آئیں گے۔ علی کی محبت طہارت قلب ہے۔ اگر علی کی محبت دلوں میں پیدا کر لو گے تو جتنے بھی جھوٹے خداؤں کی جھوٹی محبتیں راسخ کر لی ہیں وہ خود بخود نکل جائیں گی۔ اگر ذہنوں میں جھوٹے خداؤں کا تصور بیٹھا ہوا ہے تو علی کا ذکر سنو علی کا ذکر ذہنوں میں اتارو کیونکہ علی کی صفت ہی یہ ہے جیسے ہی کعبہ میں پیدا ہوئے بتوں نے جھک کر سجدہ کیا۔ خدا نے بتا دیا جھوٹے خداؤں کا ایک ہی جواب ہے جس کا نام ہے علی۔ جب مجھے اپنے گھر کے خداؤں کو جھوٹا ثابت کرنا ہوا تو میں نے علی کو اپنے گھر میں بھیجا۔ جھوٹے خداؤں کا جھوٹ کھل گیا اگر تم بھی سچا خدا ماننا چاہتے ہو اور جھوٹے خداؤں کے بت اپنے دماغ سے نکالنا چاہتے ہو تو علی کا تصور ذہنوں میں پیدا کرو جیسے ہی علی کا تصور ذہن میں پیدا ہوگا تمہارا ذہن دوسرا کعبہ بن جائیگا بت نکل جائیں گے اور علی آجائیں گے۔

سارا زمانہ جانتا ہے کہ حضرت علی کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ مگر آپ نے کبھی یہ بھی غور کیا کہ اس میں کتنی خصوصیت ہے مولائے کائنات کو کہ جس کے مقابلہ کی فضیلت گڑھی نہ جاسکی آپ کسی مذہب میں بتا



دیتے تھے کہ کسی مذہب کا مقتدا کسی مذہب کا امام کسی مذہب کا رشی منی کسی مذہب کا  
 گرد عبادت خانے میں نہیں پیدا ہوا عیسائیوں نے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہہ دیا  
 لیکن بڑی غلطی ہے جو خدا کا بیٹا کہہ دیا لیکن یہ نہ کہہ سکے کہ بیت المقدس میں  
 پیدا ہوئے۔ ہندوؤں میں بڑے بڑے رشی منی گزرے مندر میں کسی کی  
 ولادت نہیں بتائی جاتی۔ سکھوں میں بڑے بڑے گرد گزرے لیکن گردوارے  
 میں کسی کی ولادت نہیں بتائی جاتی۔ یہودی جناب موسیٰؑ کا کسی عبادت گاہ میں  
 پیدا ہونا نہیں بتاتے۔ یہ ایک مخصوص امر ہے علی کے لئے رکھی کہ یہ امر کسی  
 مذہب کے رہبر کو نہ ملا یہ خصوصیت نبیوں کو نہ ملی رسولوں کو نہ ملی۔ یہ خصوصیت  
 اللہ نے اپنے علیؑ کیلئے رکھی اپنی عبادت گاہ میں پیدا کیا اور اپنے اہتمام کے  
 ساتھ کہ تم یہ سمجھو کہ یہ کوئی معمولی بات ہے اگر یہ بات معمولی ہوتی تو عیسیٰؑ پیدا  
 ہو جاتے بیت المقدس میں لیکن جب عیسیٰؑ کی ولادت کا وقت آیا تو مریم سے  
 کہا گیا کہ باہر جاؤ یہ عبادت خانہ ہے کیا کہنا جناب مریم کا صدیقہ تھیں طاہرہ  
 تھیں جناب مریم کا درجہ اتنا بلند تھا کہ مریم کا کوئی کفو نہ تھا تو جب کفو نہ ملا  
 تو عیسیٰؑ کو بے باپ کے پیدا کر دیا مگر غیر کفو سے مریم کی شادی نہ کی جو  
 صدیقہ اور طاہرہ بی بی ہوتی ہے اسکی شادی غیر کفو سے نہیں ہو سکتی اللہ نے ایک  
 نبی کو بیٹی دی پیغمبر اسلام کو صدیقہ طاہرہ تو پیغمبر نے کہا اگر علیؑ نہ ہوتے تو میری  
 فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ ہوتا حضور کفو ہوتا کیسے؟ نبی کے گھر کی بیٹی تھی۔ اسی طرح



علی ابن ابی طالب کا بھی کوئی کفر نہ تھا جہاں حد الاثر یک ہے اس طرح میرا  
 علی لاثر یک ہے اس لئے کہ کسی بھی عبادت گاہ میں کوئی پیدا نہیں ہوتا اور  
 تار بجیں کہتی ہیں کہ قائل سنت احمد حاکم کتب میں داخل ہوئیں تو دیوار شق ہو گئی  
 ۔ اور جب جتیم اسلام تشریف لائے تو پھر دیوار شق ہو گئی ۔ در بند ہی رہا علی  
 کہ جتیم نے آپؐ پر کیا تھا یہ لیا علیؑ نے تلاوت قرآن کی کیا پڑھا رہے ہیں ۔ علی کو  
 کہیں کیا سمجھ سکتا تھا ۔ حضورؐ بھیجے کے نبوت تار ہیں ہے کہ رسولؐ کی نصرت کے  
 لئے آئیں ہوں آپؐ کے دین کی نصرت کیلئے آیا ہوں آپؐ کے دین کو بچانے کیلئے  
 آئیں ہوں جو جذبات علیؑ کو گود میں لیکر نبیؐ کے دل میں پیدا ہوئے وہی جذبات  
 حسینؑ کے دل میں بھی پیدا ہوئے ہوں گے ۔ جب علیؑ اصرار فرما اپنے ہاتھوں پر  
 لے گئے ہوں گے آج ننھے مجاہد کا ماتم ہے آج سب سے کمسن اور سب سے  
 بڑے مجاہد کا ماتم ہے ۔

یہ پتہ تبدیل ہو گیا

موجودہ پتہ

1 115, Haider Mirza Road,  
 Near Maqbara-e-Aliya,  
 Golaganj, Lucknow-18  
 2 P O Box No.-23  
 Aminabad Park P O,  
 Lucknow

**S. MEESAM KAZIM JARWALI**  
 c/o Mr. Shakir Husain  
 "ARZOO STORES"  
 Masjid Malka Zamani  
 Golaganj, LUCKNOW-18



# پانچویں مجلس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِكْرَاةَ فِي الدِّیْنِ الَّذِیْنَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنْ النِّفْيِ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

برادرانِ ملت۔ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ الا اکراه

فی الدین۔ دین میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔ کوئی زبردستی نہیں ہے اور اللہ

نے زشد و ہدایت کو گمراہی پر متاثر فرمایا ہے۔ اور جن لوگوں نے تجھ کو خداؤں

کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لائے انھوں نے ایسی رسی کو پکڑ لیا جو بہت ہی مضبوط

ہے اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔ اس آیت کریمہ کے ذیل میں گفتگو جاری ہے۔

خداوند عالم نے وضاحت سے اعلان فرمادیا کہ دین میں کسی قسم کا جبر

نہیں ہے لہذا جبراً مجبور ہو کے دین نہ قبول کرو۔ اپنی عقل سے غور کرو اور یہ بھی

ارشاد فرمایا کہ ہم نے زشد و ہدایت کو جدا کر دیا غئی سے تو دو چیزوں کا وجود پایا

جاتا ہے۔ ہدایت اور گمراہی ہدایت ہے مخائب اللہ گمراہی کس کی طرف سے

ہوتی ہے۔ ایسی کس کی طرف سے جس نے کہا تھا کہ مجھے مہلت دے دے سب کو

علی انھما ابی طالب کا بھی کوئی کلمہ نہ تھا جہاں خدا لا سریت ہے اس میں ہوتا اور  
علی اس کی ایک ہے اس لئے کہ کسی بھی عبادت کا وہ میں کوئی پیدا نہیں ہوتا اور  
تو یہ بھی کہ اس میں نہ کہ اس طرح سے اسد حالت کہ یہ میں ہوا تھا تو وہ اس میں ہوتی  
۔ اور حسبِ سید اسد اسد شریف الہ سے تو پھر وہ اس میں ہوتی۔ در بند کی رہا علی  
تو یہ بھی ہے اس لیے یہ اسد اسد شریف الہ سے تو اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے  
لیئے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے لیے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے  
لیئے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے لیے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے  
لیئے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے لیے اس میں کیا ہے کہ اس میں کی غصرت کے

یہ سب کچھ کا نام ہے۔

یہ پتہ تبدیل ہو گیا

موجودہ پتہ

1 115, Haider Mirza Road,  
Near Maqbara-e-Alia,  
Golaganj Lucknow-18  
2 P O Box No-23  
Aminabad Park P O  
Lucknow

S. MEESAM KATUN MAHALL  
c/o Mr. Shaker Hussain  
"ARZOO STORES"  
Masjid Malik Zaman  
Golaganj LUCKNOW-18



برکات ہیں۔ اس نے مہلت، گئی اور اللہ نے مہلت دے دی۔ تو وہ زندہ ہے اور  
 ستوں کو گمراہ کرتا رہتا ہے۔ قدرت گمراہی سے ہدایت کو مستاز کرتی ہے اور اس  
 بکارت پر قدرت نے رسولوں کو بتایا، صبیحاً کو بتایا، یوں کو بتایا، رہبروں کو بتایا، ایک  
 کھ چوبیس ہزار نبی بھیجے تاکہ وہ گمراہی سے ہدایت کو جدا کر دیں۔ ہر نبی نے  
 محنت نہ پنے پنے دور میں۔ اپنی نبوتوں کا حق ادا کیا اور گمراہی سے حق کو  
 جدا کیا۔ گمراہی سے ہدایت کو جدا کیا۔

ارباب کرم و یمتالیہ ہے کہ ہدایت کرنے والے نبی و رسول تھے اور ان  
 سب کا انتخاب خدا نے کیا تھا۔ گمراہی پھیلانے کا انتخاب کس نے کیا تھا یہ ہی  
 ایک سوال ہے۔ رسول کو نبی کو ہادی کو خدا چن کر بھیجا ہے تاکہ تم جاؤ اور جا کر  
 ہدایت کرو تو خدا چننا ہے رہبر و ہادی، اور ابلیس چننا ہے غمگی پھیلانے والا اب  
 دونوں میں تلاش کرتے جائیے۔ اللہ نبی کیسے بناتا ہے؟ اسے بناتا ہے جس  
 سے خدا نہ ہو۔ جس سے غلطی نہ ہو جو بھولے نہیں۔ جو پیغام خدا کے ہوں اسے  
 پہنچا دے۔ اب رہی گمراہی اس کے لئے ابلیس ڈھونڈتا ہے کہ سچ بولنے والا نہ  
 ہو۔ پٹ کر کبھی ایمان لانے والا نہ ہو۔ یعنی گمراہی کرنے میں خطا نہ کرے، وہ  
 بھی معصوم ڈھونڈتا ہے خدا بھی معصوم ڈھونڈتا ہے خدا وہ معصوم ڈھونڈتا ہے جو  
 حدیث میں خدا نہ کرے اور شیطان اسے ڈھونڈتا ہے جو گمراہی میں خطا نہ  
 کرے۔ تعدد اولیاء تو معلوم ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نام سب کے نہیں معلوم

اور ہاں گمراہی پھیلانے والوں کے نہ تو نام ہی معلوم نہ تعداد ہی معلوم نہ جانے کتنے گزر رہے ہیں کتنے اور گزریں گے۔ جب تک اس کا بس چھے گا وہ تعداد بڑھا رہا ہے گا گمراہی پھیلا رہا ہے گا۔ تو اس کا کام ہے گمراہی پھیلا نا خدا کا کام ہے ہدایت۔ اب سوچئے ہمارا آپ کا کیا کام ہے ہمارا آپ کا کام ہے ہدایت پہچاننا اور پہچان کر گمراہی کا راستہ چھوڑ کر ہدایت کا راستہ اختیار کرنا۔ تو سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا اپنا کام کر رہا ہے ہدایت کو گمراہی سے جدا کر رہا ہے شیطان اپنا کام کر رہا ہے۔ گمراہی کو ہدایت میں ملانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہمیں بھی اپنا کام مسلسل کرتے رہنا چاہیے اور یہ کام ہو رہا ہے شہادت کر بلا سے ہر سال مجلسیں ہوتی ہیں اور سال بھر میں جو گمراہی ملتی ہے ہدایت میں جس طرح چادر جھاڑ کر گرد الگ کر دی جاتی ہے اسی طرح گمراہی الگ ہو جاتی ہے مجلسوں میں شیعہ عقائد پر گفتگو ہوتی ہے واعظین ذاکرین صاحبان علم و فن علماء تاریخ اسلام کا تجزیہ کر کے احادیث کی صحت کا تجزیہ کر کے آیات قرآنی کی تفاسیر وغیرہ وہ ساری باتیں دنیا کے سامنے رکھ دیتے ہیں محنت کر کے چن کر یہ بتاتے ہیں کہ غئی کیا ہے۔ رُشد کیا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا کام تھا ہدایت بتا دینا۔ رُشد سمجھا دینا۔

نبیؐ آخر آیا تو اس کے بعد اس کی ضرورت پڑی کہ کچھ لوگ اور ہوں جو ہدایت کو گمراہی میں ملنے نہ دیں یہ کام ہے آل محمدؐ کا یہ کام کیا ہے آمنہؓ اثنا



عشر اور ان کا یہ کام آج تک جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا کہ جب بھی جس دور میں گمراہی کو ہدایت میں ملایا جاتا ہے تو وہ سمجھتا دیتے ہیں کہ یہ ہدایت ہے اور گمراہی ہے لوگ کہتے ہیں امام پردے میں کیا کرتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ امام کو زندہ کس نے دیکھا ہے؟ خدا نے کس لئے زندہ رکھا اس لئے کہ نگرانی کرے۔ کیا نگرانی؟ کہ حق باقی رہے جو خدا نے رشد کو الگ کر دیا وہ الگ رہے تو دیوار بھیج دی گئی حق و باطل کے درمیان دیوار ٹوٹنے نہ پائے یہ کام ہے امام کا چاہے دنیا میں رہ کر یہ کام کرے یا پردے میں رہ کر یہ کام کرے مسلمان کا کام ہے امتیاز حق و باطل امام کو خدا نے جو کام سونپا ہے اس کو انجام دے رہا ہے اور اسی لئے انجام دے رہا ہے کہ یہ ہمیں راستوں میں بھٹکنے سے بچاتا کون ہے وہ ہی ہے جو ہماری ہدایت کر رہا ہے۔ اب یہ اس کا کمال ہے کہ وہ سامنے آ کر ہدایت نہیں کرتا یہ بھی مشیت خدا ہے۔ جب خدا نے ہدایت کو گمراہی سے جدا کرنے والوں کو ممتاز کرنے والوں کو بھیجا تو تم نے قتل کر دیا زہر پلا دیا لہذا ہمیں اس کی فکر نہیں کہ امام پردے میں کیوں ہے جس کام کے لئے ہے وہ کام ہو رہا ہے۔ ایک ہی فرقہ سہی چند ہی لوگ سہی حق پر باقی تو ہیں۔ یہ خیرت و ہمت تو رکھتے ہیں کبھی کسی نے حق میں باطل کو ملانے کی کوشش کی تو پہچان لیتے ہیں کہ دھوکہ دیا جا رہا ہے اور جو حق میں باطل کو ملاتا ہے ہم اس سے برات اور بے زاری کا اعلان کر دیتے ہیں یہ برات ہی وہ چیز ہے جو ایمان کو



بچائے ہے۔ ابلیس ذہن مسلم میں یہ بٹھایا ہوا ہے کہ تم کسی سے برات کا اظہار نہ کرو۔ وہ جانتا تھا کہ جرات کا جذبہ رہے گا تو ہر گمراہی پھیلانے والے سے برات ہو جائے گی لہذا یہ جذبہ ہی چھین لو جن سے یہ جذبہ چھین گیا وہ ابلیس کے جال میں آگئے۔ جب بھی جس نے مدغم کرنا چاہا حق و باطل کو انہوں نے فوراً برات کر دی۔ اس لئے کہ گمراہ کرنے والا مانوس ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ وہ ہیں معصومین جن کی ذمہ داری ہے کہ علیحدہ کروڑ شد کو غنی سے غنی کو اس کی پہلی ذات مولائے کائنات علی ابن ابی طالب ہیں۔

موسیٰؑ تو گھر میں پہلے ہی تھے غنی والے گھر میں۔ اب سوال یہ کہ موسیٰؑ کو پالے کون؟ نبی ہے آغوش کفر میں پل نہیں سکتا آسیہ تھی مومنہ شوہر نے خدا ہونیکا دعویٰ کیا۔ مگر بیوی نے خدائے ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ باایمان تھی لہذا شوہر کے خدا ہونے کا فائدہ نہیں اٹھایا اور اپنے ایمان پر باقی رہی اور اس کے بعد جناب موسیٰؑ آئے تو فرعون نے کہا میں پالنے نہیں دوں گا جب تک امتحان نہ لوں گا ایک طرف لعل رکھا گیا اور دوسری طرف اگ جبریل آئے امتحان ہو گیا تو فرعون بھی سمجھتا تھا کہ اگر نبی ہوگا تو غلطی نہیں کریگا اور مسلمان کہتے ہیں۔ حضورؐ سے غلطیاں ہو گئیں تو پھر مسلمانوں کا عقیدہ تو فرعون سے بھی بدتر ہے نبی کے بارے میں جو نبی سے غلطی کا قائل ہو وہ فرعون سے بدتر۔ جناب آسیہ نے پالا زوجہ فرعون ہے مگر موسیٰؑ کی پرورش کر رہی ہیں ابھی

پہچانتی نہیں ہے کہ یہ ہونے والا نبی ہے۔ پالنا تو محبت تھی ایمان پہنچو ادیتا ہے کہ یہ نبی ہے۔ اتنا تو بتادو کہ آسہ پہچان لے کہ موسیٰ کہ کو نبی ہے۔ اور ابوطالب نے جو پیغمبر کر پالا ہو چچا بھیجتے کونہ پہچانے آسہ مومنہ تو تھی چونکہ موسیٰ پلنے والے تھے تو خدا نے مومنہ کا انتظام کیا معلوم ہوا کہ نبی کسی غیر مومنہ کی گود میں نہیں پل سکتا خدا نے اپنے انبیاء کی پرورش کیلئے آغوش کو بھی پاک رکھا پھر جس اسلاب سے نور نبی گذرا وہاں کفر کا کیا سوال۔

جن ارحام سے نور حضور گذرے ان میں کفر شرک کا کیا سوال وہاں طہارت ایمان کی بھی ضرورت ہے۔ جناب ہاجرہ و سارایہ وہ ممتاز بیبیاں ہیں تاریخ اسلام کی کہ جو زوجہ بھی ہیں نبی کی اور ماں بھی ہے نبی کی ایک جناب اسماعیل اور ایک تھے جناب اہلق ابراہیم کا سلسلہ آگے بڑھا ایک سلسلہ بڑھا جناب اہلق سے ایک سلسلہ بڑھا جناب اسماعیل سے ان بیبیوں کا کیا کہنا ابلیس نے آکر کہا کہ ابراہیم گئے ہیں اسماعیل کو ذبح کرنے۔ تو کہا پھر میں کیا کرو تو ابلیس نے کہا گھر سے نکلے اور جا کر جناب اسماعیل کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے۔ پوچھا تو ابلیس تو نہیں ہے۔ غنی کو پہچانا رشد نے اس نے کہا میں ہوں تو ابلیس ہی مگر پہچانا کیسے؟ کہا کہ تو نے نبی کی بی بی کو گھر سے نکلنے کو کہہ دیا ہے۔ جناب اسحاق کی اولاد میں آخر نبی جناب عیسیٰ اور جناب اسماعیل کی اولاد میں آخری نبی ختمی مرتبت اور محمد مصطفیٰ جناب اسماعیل کے بعد نبی نہیں



الٰحق کی اولاد میں عیسیٰؑ واسماعیل کی اولاد میں ختمی مرتبت۔ ایک نسل چلی الٰحق سے ایک نسل چلی اسماعیل سے نبوت ختم ہوئی حضور پر الٰحق کی نسل کا آخری کا نبی جناب عیسیٰؑ اور اسماعیل کی نسل کے آخری نبی حضور۔ ان کو شریعت پر باقی رکھا اور ان کو خود باقی رکھا آسمان چہارم پر جناب عیسیٰؑ ہیں تو عیسیٰؑ آج تک زندہ ہیں کیوں زندہ ہیں؟ کہا نہیں رہیں گے؟ آئیں گے ایک دن آکر نماز پڑھیں گے نماز پڑھائیں گے کہا کہ پڑھینگے تو ایک نماز کی خاطر جی رہے ہیں۔ وہ بھی پڑھانے کے لئے نہیں بلکہ پڑھنے کیلئے تو کوئی اہم نماز ہوگی جس کیلئے عیسیٰؑ کو باقی رکھا ہے کہا کہ جو گمراہی پھیلانی گئی ہے اس کا جواب ہے عیسیٰؑ ایک دن آل محمدؐ کے مقابلے میں بنی عباس نے کہا کہ یہ ہیں بیٹی کے اولاد۔ اور ہم ہیں چچا کی اولاد وراثت و خلافت صنف ذکور سے چلنا چاہیے تو آئمہ کے لئے وراثت کہتے ہیں کہ بیٹی کی اولاد ہے۔ تو قدرت نے کہا اسی لئے میں نے ایک نبی کو پیدا کیا ہے جسکو وراثت دی ہے میں نے نبوت دی۔ وہ بھی بیٹی کی اولاد اس لئے باپ تھے ہی نہیں جناب عیسیٰؑ کے تو عیسیٰؑ کی اولاد تھے اس لئے قرآن نے تعریف کی جناب مریم کی جب ولادت عیسیٰؑ کی منزل آئی تو کہا مریم باہر جاؤ یہ عبادت خانہ ہے اس میں ولادت نہیں ہوگی مریم کا احترام اپنی جگہ پر مریم کی عظمت اپنی جگہ پر لیکن ولادت نہ ہوگی یہ عبادت گاہ ہے۔ معلوم ہوا وہ نہیں چاہتا کہ عبادت خانہ میں کوئی پیدا ہو۔ عیسیٰؑ کو شرف ماں سے عطاء



کیا تھا یہ تھی منزلت جناب مریم کی یہاں بھی رسول کو دی بیٹی اور یہ بیٹی آئے تو رسول تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ مسلمانوں رسول کی اکلوتی بیٹی کے لئے اس سے زیادہ تمہیں کیا جاننا ہے کہ حضور تعظیم کرتے تھے۔ جسکی تعظیم پیغمبر کرے۔ مسلمانوں پر اسکی تعظیم ہوئی فرض سبب عظمت کیا تھا۔ یہ خدا جانے مگر احترام کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آتی تھیں نبی کے سامنے تو نبی کھڑے ہو جاتے تھے۔ لوگوں نے کہا بھی حضور آپ باپ ہوتے ہوئے بیٹی کی تعظیم کرتے ہیں کہا میں نہیں کرتا ہوں تعظیم کہا حکم خدا ہے کہ جب فاطمہ آئے تو کھڑے ہو جاؤ تو تعظیم فاطمہ اتنی اہم ہوئی باپ سے زیادہ بزرگ کون ہوگا؟ پیغمبر کو اٹھا دیا خدا نے کہ اے نبی تم گذر جاؤ گے اور اسلام میں جو بزرگ ہیں وہ کہیں گے کہ ہم سن میں بڑے ہیں چھوٹوں کی کیوں تعظیم کریں۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ سن میں فاطمہ سے بڑے تھے سن میں علی سے بڑے تھے تو کیا عظمت میں رسول سے بڑے تھے؟

ارباب کرم فاطمہ کی تعظیم کی رسول نے یہ بتا دیا کہ فاطمہ کی تعظیم فرض ہے۔ امت میں مجھ سے بڑا کون ہوگا۔ میں بڑا ہو کر باپ ہو کر بیٹی کی تعظیم کر رہا ہوں یہ تعظیم کیوں؟ چونکہ ہدایت کو خدا نے ان ہی کی اولاد کے ذریعہ ممتاز کیا۔ لہذا نبی کو حکم دیا کیا آپ تعظیم کریں کیوں کہ اسی کی اولاد ہوگی امام۔ جناب مریم کی تعظیم کیوں کی قرآن میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ نبی



ہیں عیسیٰ۔ ان کا احترام تھا اتنا بھی ظاہر کیا لوگ کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ الزہرا جناب مریم سے افضل تھیں۔ اس میں کام کی گنجائش ہی نہیں رسول کی بیٹی پیغمبر کے کیچے کا ٹکڑا ان کی عظمت تو ثابت ہی ہے میں دوسری فاطمہ کی عظمت ثابت کرنا چاہتا ہوں مریم پر۔ وہ فاطمہ بنت اسد ہے قدرت نے یہ چاہا کہ محمد تعظیم کرے تاکہ دنیا جان لے کہ آئمہ جن کی نسل میں ہیں ان کی عظمت یہ ہے کہ میں تعظیم کو اٹھ رہا ہوں اس لئے کہ قیامت تک رشد جدا ہو گا غئی سے ان کی اولاد کے ذریعہ یہ فاطمہ کا احترام تھا کہ عصمت عطاء کی خدا نے آج تک وہ عصمت باقی ہے۔ اب رہ گیا ایک امام۔ سارے امام نسل فاطمہ سے سوائے ایک امام کے اور وہ ہیں پہلے امام۔ مشکل یہ ہے کہ بیٹی سے چلا رہا ہے نسل تو مریم کا تو کفو نہ تھا تو مریم کو بے شوہر کے رکھا وہاں کفو نہ تھا اب یہاں کفو بنانا پڑا ایک نور کو دو حصوں میں بانٹا آدھے سے علی کو بنایا دوسرے سے پیغمبر کو بنایا پیغمبر کے نور سے فاطمہ کو بنایا علی و فاطمہ کا خدا نے پڑھا عقد۔ پیغمبر نے یہ بھی کہا مجھے یہ اختیار نہیں ہے نور کا ہوا عقد نور سے۔ جو اولادیں ہوئیں نورانی۔ خدا کو ایک امام بچانا تھا ابوالائمہ بنانے کے لئے تاکہ سلسلہ نورانی رہے۔ علی بھی نور اور رسول کی بیٹی بھی نور اب جو امام پیدا ہوئے وہ بھی نورانی۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ فاطمہ کا احترام بتا دیا رسول نے اٹھکر تعظیم کر کے تو گیارہ اماموں کو ماں ملی نورانی۔ اب بچا پہلا امام اس کو بنانا تھا کفو فاطمہ اس لئے نور



سے پہلے ہی اس حصہ کو الگ کر لیا ایک نور کو دو حصوں میں بانٹ رہا ہوں مگر دنیا کہتی کہ مریم افضل ہے فاطمہ بنت اسد پر کیوں کہ مریم کا بیٹا نبی ہوا تو یہاں فاطمہ کا بیٹا امام ہوا۔ قدرت کو ظاہر کرنا تھا فاطمہ کی عظمت مریم پر فاطمہ بنت اسد مادر گرامی علی ابن ابی طالب افضل ہیں مریم پر تب ہی تو ان کے اولاد کے پیچھے نماز پڑھیں گے ابن مریم اور قدرت نے بتا دیا فضیلت فاطمہ مریم کو حکم ہوا تھا کہ جاؤ بیت المقدس سے یہ عبادت گاہ ہے یہاں بلا لیا آؤ فاطمہ کعبے کے اندر تاکہ دنیا دیکھ لے مریم بیت المقدس سے باہر بھیجی جا رہی ہے فاطمہ کعبے میں بلائی جا رہی ہیں۔ کعبے میں علی کی ولادت ہوئی کیوں مسلمانوں کیا خیال ہے، حضرت مریم کے متعلق۔ کہا ارے معاذ اللہ ارے امعاذ اللہ جب مریم کو بیت المقدس سے باہر کیا گیا اور جسے کعبے میں بلایا اس کے ایمان میں شک کیوں؟ شک کرو گے تو خود کا ایمان چلا جائیگا۔

فاطمہ نے دعا کی پالنے والے مشکل کو آسان کر دے واقعہ پڑھ چکی تھیں۔ جناب مریم کا، فاطمہ اس جگہ جانا نہیں چاہتی کہ یہاں سے خدا کیسے نکالا جاؤ۔ بیٹا کہتا تھا وہیں چلے۔ خدا نے مشکل آسان کی دیوار کعبہ شق ہوئی۔ فاطمہ بنت اسد کعبہ میں داخل ہوئیں اس میں کوئی شک نہیں ہے وہ نشان آج تک موجود ہے جو حکومت قبر معصومین کا نشان باقی نہ رکھے وہ حکومت اور متولیان کعبہ آج تک اس نشان کو مٹانہ سکے تاجدار کعبہ علی کی ولادت کی وجہ

سے اب تک محفوظ ہے۔

عجب نہیں کہ صبح کو اس لئے بھی بلایا ہو۔ آؤ۔ آؤ۔ آؤ کے دیکھ جاؤ نشانِ علیؑ کی فضیلت کی میرے گھر میں باقی ہے۔ وہ نشان نہیں کعبے کی دیوار پر بلکہ اللہ کا چیلنج ہے ایک نشان تو کعبے سے منانہ سکے علیؑ کی فضیلت کو کیا مناؤ گے۔ بس مسلمانوں ولادت کے سلسلے میں علیؑ لاشریک ہے کوئی آج تک عبادت گاہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ دلیل ہے گمراہی سے رشد پر جیسے ہی ولادت ہوئی ویسے ہی اصنام کعبہ نے جھک کر سجدہ کیا۔ تو پتھر کی سمجھ میں آ گیا کہ ولی آ گیا۔ نبی آئے تو پھر دیوار کعبہ شق ہوئی بتا دیا خدا نے جس راستے سے علیؑ آئیں گے۔ نبی بھی اسی راستے سے آئیں گے۔

جناب فاطمہ بنت اسد فرماتی ہیں کہ یہ بچہ جیسے ہی پیدا ہوا اس نے جھک کر فوراً سجدہ کیا۔ بیان کر رہی ہیں تین دن کے واقعات وہاں کوئی دوسری بی بی کا وجود نہیں ہے جس کے گھر میں ولادت ہوئی اس نے سارا انتظام کیا۔ پیغمبر سے سارے واقعات بیان کر رہی ہیں اور کہا کہ آج تک آنکھیں بند ہیں۔ آپ آئے تو آنکھیں کھولی ہیں تو آنکھیں نہ کھولنا بتا رہا ہے کہ کسی کا انتظار ہے۔ یہ ربط نورانی تھا کہ آنکھیں کھولوں گا تو نبی کو دیکھوں گا۔ تاکہ دنیا میں پہلی نظر نبی پر پڑے۔ خدا کا سجدہ پہلے کیا۔ اس کے بعد نبیؐ پر ڈالی نظر میں کہوں گا یا علیؑ ٹھہر جائیے جب آنکھیں نہیں کھول رہے ہیں تو سجدہ بھی نہ کیجئے۔ جب نبی



بھیا یہاں سے جلد کوچ کیجئے۔ کہا کیوں بہن کہا بھیا یہ شہر نے کی جگہ نہیں ہے۔ آخر بہن کیا بات ہے کہا بھیا جب سے رات آئی ہے ایک بی بی پیش خیمہ رو رہی ہے بھیا وہ بی بی ایسے رو رہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جوان بیٹا مار ڈالا گیا ہے کہا آواز نہیں پہچانی بہن یہ کس کی رونے کی آواز ہے ارے ہماری ماں ہے بہن۔ یہ کر بلا ہے ہمیں یہاں قیامت تک رہنا ہے جب صبح نمودار ہوئی نمازیوں نے نماز صبح پڑھی۔ حضرت زینبؓ مصروف ہو گئی خدمت میں مسلسل انجام دے رہی ہیں۔ یزیدی لشکر آیا۔ حکم ہوا یہ بٹائے جائیں شمر نے بڑھ کر کہا عباس خیمے بٹالو عباس کو جلال آ گیا۔ زینبؓ نے کہا حسینؓ سے بھیا ذرا خیمہ سے باہر جائے مگوار چلا چاہتی ہے۔ جناب زینبؓ مقصد حسینؓ کی حفاظت فرما رہی ہیں۔ کہا بھیا عباس بٹالو خیمے فرات سے بٹالئے پیاس کا سلسلہ شروع ہوا۔ پیاس اور بھوک کی تکلیف سب سے زیادہ جناب زینبؓ پر پڑی وہ کسی بی بی پر نہیں پڑی وہ مصیبت کیا ہے جب بچے پیاس سے بے تاب ہوتے وہ کسی کے پاس نہ جاتے۔



## چھٹی مجلس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ تَتَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى ۚ لَا  
انْقِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

برادران ملت: خدا کے دین میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔ اللہ نے  
ہدایت کو گمراہی سے جدا کر دیا ہے۔ ممتاز کر دیا وہ لوگ جنہوں نے خداؤں کا  
انکار کیا اور اللہ پر ایمان لے آئے اور انہوں نے اسی رسی کو پکڑا ہے جو مضبوط  
ہے کبھی نہ ٹوٹنے والی ہے اور اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے ذیل میں مسلسل گفتگو جاری ہے اور اس منزل  
تک پہنچی ہے کہ دین جبر نہیں ہے۔ دین کو اپنی عقل سے سوچ سمجھ کر قبول کرنا  
چاہئے۔ اور ہدایت گمراہی کیا ہے۔ جب ہدایت کو گمراہی سے خدا نے جدا کر  
دیا اور واضح کر دیا تو کسی مسلمان کو عذر کی گنجائش ہی نہیں رہی کہ محشر میں کہے کہ  
ہم کو پتہ نہ چلا کہ ہدایت کیا تھی گمراہی کیا تھی۔ اب وہ ہدایت کیا ہے جھوٹے  
خداؤں سے انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے گا۔ خود اس کا رابطہ اسی رسی سے



ہو جائیگا جو مضبوط ہے۔ اور ٹوٹنے والی بھی نہیں ہے خدا ہر بات کا سننے والا بھی ہے اور ہر بات کا جاننے والا بھی ہے۔

اب یہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ ٹھنڈے دل سے تعصب کے بغیر اپنے نفع و نقصان کو پیش نظر رکھتے ہوئے تاریخ پر نظر ڈالیں اور واقعات پر غور کریں آیات قرآنی کا ترجمہ دیکھیں۔ مقصد قرآن سمجھنے کی کوشش کریں نبیؐ کے لائے ہوئے دین کو پہچاننے کی کوشش کریں اور اپنے گمراہی سے بچالیں۔

بڑی دشواری یہ ہے کہ اسلام میں ۷۳ فرقے اور ہر فرقہ اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ رشد ہمارے پاس ہے اور مسلمان جب فرقے سے وابستہ ہے ان فرقوں سے آپ کو ایسا لگاؤ ہے کہ وہ سمجھا رہے ہیں کہ سچا راستہ یہ ہی ہے لیکن عقل کا تقاضہ کیا ہے؟ کہ جس طرح سے ہم نے دوسرے مذاہب کا مقابلہ موازنہ کر کے اسلام کو سب سے بہتر سمجھ کر قبول کیا تو وہی جذبہ اسلام کے فرقے اسلام کے مسلک میں ہے ہمیں قائم رکھنا چاہیے کہ ہم مقابلہ کریں ہم سمجھنے کی کوشش کریں کہ مختلف فرقوں نے کیا تعلیمات اسلام کی بہم پہنچائی ہے مسلمانوں کے سامنے ہمارا بنیادی فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم یہ بھول جائیں کہ ہمارا تعلق کس فرقہ سے ہے ہم یہ فراموش کر دیں کہ تعلق کس مسلک سے ہے اور یہ سوچیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ جب ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں تو ہمیں اللہ کی اطاعت کرنا ہے۔ اور اللہ



کے بھیجے ہوئے دین پر قائم رہتا ہے اگر ذرہ برابر ہم دین خدا سے غلط نہیں میں رہ گئے تو نتیجہ تو ایک ہی ہے آپ کو ایک جگہ پہنچتا ہے۔ اس جگہ پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اس راستے سے مختلف راستے دوسری طرف نکلتے ہیں۔ آپ صحیح راستہ چھوڑ کے چاہے جان چلی جائے دوسرے راستے پر چاہے کوئی آپ کو بہکا دے تو نتیجہ ایک ہی ہے کہ منزل تک نہیں پہنچیں گے جب مسلمان ہو گئے اللہ پر ایمان لے آئے تو ہماری احتیاط یہ ہونا چاہیے کہ اللہ کا راستہ ہم سے نہ چھوٹنے پائے۔ اللہ کا دین ہم سے علیحدہ نہ ہونے پائے۔ ہم اللہ کے دین سے علیحدہ نہ ہونے پائیں ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے جو مذہب ملا ہے کافی ہے ہم مسلمان اسی لئے ہوئے ہیں کہ جو عقائد ہمارے ماں باپ نے بتائے ان عقائد پر ہم جان دے دیں بس ہماری نجات ہو جائے گی۔ ایسا نہیں ہے بندہ پروریہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ قول پیغمبرؐ ہے کہ ۷۳ فرقے ہوں گے اس میں صرف ایک ہی فرقہ ناجی ہوگا۔ اگر پیغمبرؐ یہ فرما دیتے کہ فرقے ہوں گے ۷۳ آخر آخر میں نجات سب پائیں گے۔ ایک فرقہ بالکل کوئی سزا نہیں بھگتے گا۔ باقی فرقہ قبر میں سزا بھگت لینگے۔ محشر میں تھوڑی سزا بھگت لیں گے لیکن جنت میں چلے جائیں گے۔ تب بھی دل کو تسکین ہوتی کہ اگر غلط راستہ ہے تو قبر میں ہی سزا مل جائے گی مگر نجات تو ہو جائے گی۔

لیکن اعلان کر دیا ۷۳ میں صرف ایک ناجی ہوگا تاکہ فرقہ ناجی ہوگا



اور باقی فرقے ناجی نہیں ہوں گے تو کسی فرقہ میں رہ کر اپنے آپ کو نجات یافتہ سمجھنا بڑی غلطی نہیں ہوگی۔ سمجھنا چاہیے اور غور و فکر کرنا چاہیے اور اس کے لئے بہتر طریقہ ہے کہ آپ سب کی بات سنئے سب کی بات سننے کے بعد سب سے گفتگو کیجئے۔ مگر فیصلہ اپنی عقل سے کیجئے۔ آپ یقین رکھئے کہ جس دن آپ کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا کہ ہم صحیح فرقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں صحیح مذہب پر باقی رہنا چاہتے ہیں۔ اور آپ خدا سے دعا کیجئے کہ پالنے والے ہمیں توفیق عطا کر ہم تلاش حق میں چل رہے ہیں کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ حق آپ کو نہ ملے اس لئے کہ حق گمراہی میں زم نہیں ہے۔ خدا نے حق رشد کو غشی جدا کر دیا ہے اللہ نے ممتاز کر دیا ہے سب فرقوں کی تقریروں میں جائے علماء سے ملئے احادیث سنئے آیات سنئے۔ دلائل سنئے نقل کا دور چلا گیا اب عقل کا دور ہے یعنی وہ دور گیا جب نقل سے سمجھایا جاتا تھا اب عقل کا دور ہے۔ جو بات عقل میں آئے گی قبول کی جائے گی۔ جو بات عقل میں نہیں آئے گی قبول نہیں کی جائے گی آج مفکرین اسلام خود پریشان ہیں کہ اسلام میں ان احادیث کے مجموعے کو کیا کریں جن میں ایسی باتیں موجود ہیں کہ جن کو عقل تسلیم ہی نہیں کرتی کہ یہ قول پیغمبر ہوگا۔

سب نے تسلیم کر لیا ہے کہ اسلام میں اضافہ کئے گئے حدیثیں گڑھی گئی ہیں۔ مسلک بنائے گئے۔ مسلمانوں کو غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی گئی



- کیوں؟ ہر ایک نے اس بات کی کوشش کی کہ وفات پیغمبرؐ کے بعد ہم شارع اسلام ہوں گے۔ اور یہ فطری بات ہے کہ دنیا میں جب کوئی صاحب اقتدار اٹھتا ہے دنیا میں جب کوئی معزز ہستی اٹھتی ہے دنیا میں جب کوئی صاحب اثر اٹھتا ہے جو اپنی زندگی میں سپروڈیٹ کا کام کرتی ہے جس کے وزن کے نیچے اور اق دے رہتے ہیں تو جیسے ہی وہ اٹھتی ہے تو فوراً اس پر وزن نہ کیا جائے تو اوراق پریشان ہو جاتے ہیں پیغمبر جیسی ہستی ابھی مسلمان اوراق کی طرح دنیا میں اڑنے لگے حد یہ ہے کہ کتاب اسلام کے ۷۳ اوراق ہو گئے کوئی ادھر اڑ گیا کوئی ادھر اڑ گیا اوراق نے اپنی منزل چھوڑ دی ہواؤں کے جھونکوں نے اڑایا۔ وہ ہی ورق اپنی منزل پر رہ سکتا تھا جس پر اتنا ہی وزن رکھا ہو جتنا وزن پیغمبرؐ میں تھا وزن پیغمبرؐ جسد خاکی نہ تھا وزن پیغمبرؐ وزن نورانی تھا۔ نور بھی وزن رکھتا ہے خدا نے اعلان کیا اگر قرآن پہاڑ پر نازل ہوتا تو پہاڑ کے پر نیچے اڑ جاتے تو قرآن ہے نور۔ تو یہ نور ہے اتنا وزنی کہ پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اس نور کو برداشت کیا نور پیغمبرؐ نے کیونکہ وزن کو وزن سنبھالتا ہے۔ اس سے عظمت پیغمبرؐ ظاہر ہوتی ہے کہ جس نور سے پہاڑ پھٹ جائے اسے قلب پیغمبرؐ نے سنبھالا نور پیغمبرؐ اتنا وزنی تھا کہ اس نے قرآن کے وزن کو اپنے صدر پر سنبھالا تو جب پہاڑ وزن نور قرآن کو نہ سنبھال سکتے تھے (فرض کیجئے) کہ اگر آپ پہاڑ پر گریں گے تو پہاڑ کا کچھ نہ ہوگا اور اگر پہاڑ آپ پر گرے گا تو کچل جائینگے میں اصحاب



کی بات نہیں کرتا مگر سارے اصحاب رسول اگر پہاڑ پر چڑھ جاتے تو پہاڑ کا کچھ نہ بگڑتا مگر ایک پہاڑ بھی اگر سارے اصحاب پر گرتا تو سب کچل کر رہ جاتے تو ایک پہاڑ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اصحاب چہ جائیکہ قرآن۔

قرآن کو رکھنا تھا یا جانا تھا اگر قرآن کو واپس لینا ہوتا تو خدا ایک ہی نور بھیجتا جو نور اس قرآن کو سنبھالتے لیکن چونکہ قرآن کو قیامت تک رہنا تھا اس لئے اس نے نور کے حصے کئے تاکہ ہر نور میں اتنا ہی وزن ایک نور رہے جو وزن قرآن کو سنبھال لے تو قرآن بھی وزن پیغمبر اسلام بھی وزن۔ پیغمبر میں نورانی وزن تھا اسی نور کو ۲ حصوں میں بانٹا ایک حصے سے پیغمبر کو بنایا دوسرے حصے سے علی ابن ابی طالب کو ہمارے پاس اصل قرآن نہیں ہے ہمارے پاس اس کی نورانی شبیہ ہے۔ قرآن مختلف طریقوں سے چھپے ہوئے ملتے ہیں۔ اتنے چھوٹے قرآن بھی ملتے ہیں جو بچوں کے گلے میں تعویذ بنا کے ڈال دیئے جاتے ہیں ایسے قرآن بھی ہیں جن کو سب ہاتھ میں لیکر پڑھ سکیں۔ اور ایسے وزنی قرآن بھی ہوتے ہیں جو ہاتھوں پر سنبھل نہیں پاتے تو اس کے لئے رحل رکھتے ہیں رحل پر رکھ کر قرآن پڑھتے تھے جیسا وزنی قرآن ویسی رحل اگر ایک قرآن بڑی دفنی کا آپ کے پاس ہے۔ اور ایک چھوٹی سی رحل ہے اور آپ کا بیٹا قرآن اٹھا کر اس پر رکھنے لگا۔ آپ فوراً کہیں گے دیکھو بیٹا یہ نہ کرو۔ یہ قرآن وزنی ہے یہ رحل نہ سنبھال سکے گی ایسا نہ ہو کے بے ادبی ہو جائے وزنی رحل لاؤ وزنی جو اس



کے وزن کو سنبھالے اور آپ تو چھوٹی رحل پر بڑا قرآن نہ رکھیں خدا جو خالق قرآن ہے۔ جس نے قرآن میں وزن دیا اس نے رحل بنائی نبوت کی۔ اور جب نبوت کو بلا لیا تو اسے امامت کی رحلیں بنائی تاکہ ایک سے دوسرے پر پہنچتا رہیگا۔ یہ سلسلہ علی ابن ابی طالب سے شروع ہوا۔ ان رحلوں کا سلسلہ قائم ہے آخری کا نام بھی محمد ہے حجت خدا سے دنیا خالی نہیں رہتی اس کی ساری دنیا قائل ہے۔ مسلمانوں کا ایک فرقہ بھی نہیں مانتا سب فرقے مسلمانوں کے مانتے ہیں کہ ایک ہادی آئے گا۔ اور ہدایت کرے گا بلکہ دوسرے مذاہب بھی مانتے ہیں۔ یہودی کے پاس بھی عقیدہ ہے کہ کوئی آئے گا ہندو دھرم والے بھی کہتے ہیں کہ کوئی آئے گا سب کہتے ہیں کہ کوئی آئے گا۔ یہ کوئی نہیں بتاتا کہ کون آئے گا تو اس نہ پوچھئے کہ کون آئے گا۔ کہ کوئی آئے گا۔ اس سے پوچھئے جو آنے والے کا نام جانتے ہیں۔ اس کا نام ہے محمدؐ یہ عجب منزل ہے کہ خدا نے ہدایت کو محمدؐ ہی میں تمام کیا ہے۔ نبوت تمام کی تو محمدؐ پر اور امامت تمام کی تو محمدؐ پر اب جب وہ آئے گا تو صحیح دین پہنچائے گا۔

اب سب آس لگائے بیٹھے ہیں کہ آئے۔ ہمارے دین پر رہے گا وہ آئے گا تو سب کی آنکھیں کھولیں گی اور ہم اس کے پر نہیں ہیں ہم اس کی بتائی ہوئی شریعت پر نہیں ہیں۔ وہ نماز پڑھے گا کس کے طریقے پر امام حسنؑ عسکری کے طریقے پر امام حسنؑ عسکری کے طریقے پر امام حسنؑ عسکری نے پڑھی امام علی



التقی کے طریقے پر انہوں نے نماز پڑھی امام تقی کے طریقے پر امام رضا کے  
 طریقے پر انہوں نے نماز پڑھی امام موسیٰ کاظم کے طریقے پر اور اس امام نے  
 پڑھی امام جعفر صادق کے طریقے پر انہوں نے پڑھی امام محمد باقر کے طریقے پر  
 انہوں نے نماز پڑھی امام زین العابدین کے طریقے پر اور اس امام نے پڑھی  
 امام حسین کے طریقے پر امام حسین نے پڑھی امام حسن کے طریقے امام حسن نے  
 نماز پڑھی کس کے طریقے پر امام علی ابن ابی طالب کے طریقے پر علی نے نماز  
 پڑھی کس کے انداز پر جیسے رسول اسلام پڑھتے تھے۔ رسول کی نماز کا جو دشوار  
 ہے تو جو ہادی علی کے طریقے پر نماز پڑھتے رہے وہ نماز دستور کے مطابق اور  
 جس کی نماز کا طریقہ بدلا ہوا ہے وہ جب اس ہادی کو دیکھیں گے اور کبھی جن  
 کے پیچھے پڑھ رہے تھے ان کو دیکھیں گے کہ ہم نے کیسے پڑھی اور ہم کیسے پڑھ  
 رہے ہیں اور اس کے اللہ ہونے کی خبر نبی دے چکے۔ اب سمجھ میں آیا کہ ہمارا  
 راستہ غلط ہو گیا۔ تو مسلمان کا فریضہ ہے کہ ایسے راستے پر چلیں کہ دین محمد  
 بدلنے نہ پائے۔ شریعت محمد کی تبدیل نہ ہونے پائے۔ آپ کو یہ غلط فہمی پیدا  
 کی جاتی ہے کہ یہ تم کو اہلبیت کے طریقے پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہم آل محمد کے  
 طریقے کی تعلیم نہیں کرتے۔ ہم رسول کے طریقے کی تعلیم کرتے ہیں مگر اس کو  
 کیا کریں کہ رسول کا طریقہ دوسروں نے بدل دیا۔ کیوں بدل دیا۔ یہ اپنانے پر  
 مجبور تھے وہ بدلنے پر مجبور تھے۔ یہ (علی) اپنانے پر مجبور تھے کہ یہ رسول کے



جانشین تھے۔ لہذا رسولؐ کا طریقہ بدل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے شریعت بدلنے پر مجبور تھے۔ اگر طریقہ نہ بدلتے تو ان کو چھوڑ کر اُنکے پیچھے نماز کیوں پڑھتا؟

آپ اجلیہ علماء سے پوچھئے۔ اپنے اپنے فرقوں کے کہ دین رسولؐ کے معاملے میں کیا خیال ہے۔ یعنی ان آئمہ طاہرین کا مسلک ان کی سیرت ان کی زندگی کا کوئی حصہ رسولؐ اکرم کی سیرت سے مختلف ہے کون کہہ سکتا ہے کہ مختلف ہے؟ اگر کہیں گے مختلف تھے تو میرے پاس لائے۔ اور نہ آئیں تو مجھے لے چلئے۔ یہ فرقوں کا جھگڑا نہیں ہے یہ ہماری تمہاری نجات کا معاملہ ہے۔ یہ شخصیتوں کی بحث نہیں ہے ہماری تمہاری نجات کی بحث ہے اس لئے خدا پر ضروری تھا کہ وہ ہدایت کا ایک ایسا سلسلہ باندھے کہ جو گمراہی سے جدا ہے اس لئے پیغمبرؐ اسلام کو حکم ہوا۔ میرے نبیؐ قل لا السِّلکُم علیہا جِرا الا لِمُودِۃ فی القِربیٰ۔ میرے رسولؐ ان مسلمانوں سے کہہ دیجئے۔ تم سے اجر رسالت کے بدلے کوئی سوال نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اہلبیتؑ سے محبت کرتا رہے۔ جب ان سے محبت ہوتی تب دشمن کو پہچان لیتا۔ جب تک محبت نہیں ہوگی آل محمدؑ کو پہچان نہیں سکتا اور دشمن آل محمدؑ دشمن دین اسلام بنتا ہے دشمن رسولؐ ہوتا ہے۔

یہ محبت ہے کیا؟ محبت دیکھی نہیں جاسکتی محسوس کی جاتی ہے۔ محبت ہے اس کی کشش جس طرف کشش محسوس ہوتی ہے آپ کہتے ہیں مجھے اس سے محبت ہے تو کشش کا نام ہے محبت۔ بغیر محبت نظام کائنات چل نہیں سکتا۔ خدا



نے کائنات کو خلق کیا ہے نظام کشش پر یہ زمین یہ آفتاب یہ چاند یہ سب کشش پر ہے آپ بھی نظام کشش میں شامل ہیں۔ اس کشش ارضی کو انگریزی میں کہتے ہیں گریوٹی۔ گریوٹی جسکا کام ہے حد میں رہنا زمین میں کھینچے ہوئے ہے۔ یہ زمین کی کشش اس کا سبب ہے کہ زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ اگر یہ گریوٹی نہ ہوتی تو نہ جانے کب کے زمین سے الٹ گئے ہوتے۔ زمین کی کشش نے ہمیں باقی رکھا زمین بھی گھومتی ہے چکر لگاتی ہے۔ اسلام میں ایسا چکر چلا کے جس نے بڑوں بڑوں کو چکر دیا اب تک بڑے بڑے چکر میں ہیں کہ معاملہ کیا ہے صحیح مانے یا قرآن جو اس چکر میں پڑا اگر کشش رکھتا ہے تو وہ سنبھلا رہے گا۔ اگر کشش نہیں رکھتا تو گیا۔ جب نظام کائنات میں کشش کی ضرورت تھی تو خدا نے دیکھا کہ رشد کو غشی سے ایک تو کر دیا ہدایت کے دائرے سے باہر ہے دائرہ گمراہی کا۔ یہاں رسول آئے دین سمجھایا۔ دین کی ذہنیں چھوڑ تارہا۔ لہذا مرکزیت چاہیے۔ کشش چاہئے۔ مسلمانوں پر نبی کی اجر رسالت واجب ہے۔ اجر وہی ہے کہ دین پر باقی رہو اسکی بات مان لی جائے نبی جو پیغام لائے تھے باقی رہ جائے۔ اس دین سے پھر جانا گمراہی ہے۔ اس دین پر باقی رہنا ہی مختارہ ہے۔ ابلیس ایسے ایسے چکر چلائے گا کہ دائرے سے باہر کر دیگا اگر تمھاری محبت رہی آل محمد سے تو یہ کشش تمھیں دائرے میں باقی رکھے گی۔

ہماری کشش ہے زمین سے ایک پتھر اٹھا کے پھینک دیا آسمان کی



طرف۔ معلوم ہوا طاقت ہٹاتی ہے مرکز سے اسی لئے جنہوں نے گمراہی پھیلانا چاہی انہوں نے دنیوی طاقتوں پر زور دیا حکومتوں پر زور دیا کہ قومی بن کے طاقتور بن کے مسلمانوں کو مرکز سے ہٹائیں۔ اور قوت کے زور پر کھینچا اور کھینچ لے گئے ہٹانے والی تھی طاقت پلٹانے والی گریوٹی گریوٹی کھینچ لیتی ہے۔ جہاں طاقت ختم ہوئی وہیں یہ کشش کھینچے گی۔ جو پتھر پھینکا گیا جتنی طاقت سے پھینکا جائے گا اتنی دور جائے گا جہاں طاقت ختم ہوگی وہیں زمین کھینچ لے گی تو گریوٹی ایسی ہوتی ہے کہ پلٹنے ہی نہیں دیتی تو ہم سب زمین میں کیلوں کی طرح چپکے رہتے۔ لیکن گریوٹی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زمین چھوڑے گی نہیں بلکہ تم چلو پھرو ہم نہیں روکیں گے لیکن سوار یوں پر بیٹھ کر چلو سائیکلوں پر بیٹھ کر چلو یعنی حرکت سے نہیں روکتی گریوٹی۔ گریوٹی کا کام ہے دائرے سے باہر نہ جانے دینا دائرے کے اندر جدھر چاہے جاؤ آؤ۔

محبت اہل بیت کا ہی یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرنے ہی نہ دے گی محبت معصوم نہیں بنادیتی۔ گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ کم سے کم گناہ ہو سکتے ہیں معصوم نہیں بناتی محبت اہلبیت بھی گناہ گار ہو سکتا ہے۔ اور ہم مجبان اہلبیت کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے ہم یہ نہیں کہتے ہم گناہوں سے پاک ہیں مگر ابلیس کا اتنا ہی اثر ہوتا ہے کہ ادھر سے ادھر ہٹا دیا ادھر سے ادھر ہٹا دیا۔ مگر چونکہ محبت ہے لہذا اسے نکال نہیں پاتا کیونکہ محبت اہلبیت دائرے میں رکھتی ہے ابلیس



دائرے اسلام سے ہمیں باہر لے نہیں جاسکتا جس کے پاس محبت اہلبیت نہیں اس کو دائرے اسلام سے باہر لے جاتا ہے ابلیس ان سے بھی خوب نمازیں پڑھاتا ہے اب جو کہ دائرے کے باہر ہے جتنی نمازیں پڑھیں وہ بے کار جتنے روزے رکھے وہ بے کاریہ ہے کارِ ابلیس۔ ہماری کشش زمین سے۔ زمین کی کشش ہے آفتاب سے زمین گھومتی ہے آفتاب کے گرد زمین کی کشش ہے آفتاب سے ہماری کشش زمین سے ہم بھی کشش میں شامل ہیں۔ ہمارا زمین پر رہنا ہی دلیل ہے کہ ہم نظام کشش میں ہیں۔ جس دن زمین کی کشش سے جدا ہو جائیں گے۔ آفتاب کی کشش سے بھی جدا ہو جائیں گے کیونکہ ہماری کشش آفتاب سے بالواسطہ ہے براہ راست نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارا تعلق خدا سے براہ راست نہیں ہے بلکہ بالواسطہ ہے تو جس دن آل محمد سے جدا ہو جائیں گے تو خود بخود خدا سے جدا ہو جائیں گے۔

ہماری کشش زمین سے زمین کی کشش آفتاب سے آفتاب کی کشش کسی اور آفتاب سے قدرت دکھانا یہ چاہتی تھی کہ ہر مرکزیت نور ہے کہ جس پر نظام کائنات بھی دیا ہے۔ مرکز نبیؐ تھا نور مگر خدا نے کر دئے اس نور کے دو حصے اور کہا کہ کشش اور کہا کہ کشش کا معجزہ دکھا کہ آنا۔ ایک سے کہا چاند کو دو کر کے آنا دوسرے سے کہا آفتاب کو پلٹاتے آنا اگر آپ نے اس نبیؐ کے بعد آپ کو کسی کی طرف مڑ کر نہیں، کھنچنا چاہئے سوائے اس کے جو آفتاب کو پلٹا دیتا



ہو۔ جب تک اہلیت کی محبت دل میں رہتی ہے مسلمان حق کی تلاش میں رہتا ہے اور جب گریوٹی کا رشتہ ٹوٹا تو پھر اس کشش کے مسلمان باقی نہیں رہ سکتے۔ بعض کہتے ہیں کہ کعبے میں پیدا ہونے میں فضیلت کیا ہے جبکہ علیؑ اس وقت پیدا ہوئے جبکہ کعبہ میں بت تھے یعنی کعبہ بت خانہ تھا تو کیا ابراہیمؑ نے بت خانہ بنایا تھا؟ کیا اللہ نے بت خانہ قبول کیا؟ کہا نہیں صاحب ابراہیمؑ نے بت خانہ نہیں بنایا تھا بلکہ کعبہ بنایا تھا۔ تو بنائی کعبہ پھر یہ بت خانہ کس نے بنا دیا۔ کہا بت پرستوں نے بنا دیا۔ اللہ نے علیؑ کو جب پیدا کیا تو اپنا گھر سمجھ کر؟ اسی لئے تو پیدا کیا کہ تمہارے بت رکھنے سے کیا ہوتا ہے تم ۳۶۰ بت رکھو میں ایک ولی پیدا کروں گا جو میری حقیقت ثابت کرے گا تمہارے ۳۶۰ بت کو جھوٹا ثابت کریگا۔ یعنی خدا نے یہ بتایا کہ جب بت کی خدائی کی کثرت علیؑ کا کچھ نہ بگاڑ سکی تو اصحاب کی کثرت کیا بگاڑ گی ۳۶۰ بت ایک طرف علیؑ ایک طرف ۳۶۰ بت رہے تو کیا گھر میرا ہے تو علیؑ کی ولادت ثابت کرتی ہے کہ کعبہ تھا کہا جاتا ہے کہ کعبہ تھا ابراہیمؑ نے بنایا تھا مگر جب علیؑ پیدا ہوئے اس وقت تو بت تھے۔ اچھا کعبے کی طرف سجدہ کب ہوا۔؟ دو روایتیں ہیں ایک ۲ ھ کی اور ۳ ھ کی پیغمبر دعا کرتے بار بار آسمان کی طرف دیکھتے؟ معلوم ہوا کعبے کی طرف سجدہ نبیؐ کی وجہ سے ہوا۔ قرآن سے ثابت ہے آپؐ کہتے ہیں بت خانہ تھا۔ جب علیؑ پیدا ہوئے ۳ ھ میں حکم ہوا ہے کعبے کی طرف سجدہ کرو جب



سجدہ کیا ہے اس وقت کعبہ تھایا بت خانہ تھا؟

کعبے سے بت ہٹے ہیں ۱۰ھ میں فتح مکہ کے بعد علی دشمنی میں تاریخ بھی بھول گئے بتوں کو ہٹایا ہے علی نے فتح مکہ کے بعد دوش نبی پر قدم رکھ کر بت ہٹے ۱۰ھ میں سجدے ہوئے تیسری ہجری سے اے پالنے والے پہلے بتوں کو ہٹا دے پھر سجدہ کرا۔ قدرت یہ کہے گی دنیا کہے گی علی کے پیدا ہونے میں شرف کیا بت خانہ تھا۔ تو تم جواب دینا جب نبی سجدہ کرتے تھے کعبے کی طرف بت خانہ تھایا کعبہ؟ تو یہ ۷ برس تک ۳ھ سے ۱۰ھ تک سجدہ ہوتا رہا بت خانے کو یا کعبے کو؟ اللہ اللہ رسول اور کیسے کیسے بڑے بڑے اصحاب اور بت خانے کو سجدہ کرتے رہے؟ اب تو کہنا پڑے گا کہ بت رکھنے سے کیا ہوتا ہے وہ تو کعبہ تھا۔ تو جب علی کی ولادت ہوئی تو بت رکھے ہوں تو کیا ہوتا ہے ابراہیم کا بنایا ہوا کعبہ ہی تھا۔ علی کی ولادت کا شرف ہٹا دو گے تو نبی کی نماز بھی چلی جائے گی بس حضور وہ کیا جانے کعبے کا احترام قل حسین ابن علی کے لئے یہ طے کیا کہ جب حسین حجر اسود کا بوسہ دیں اس وقت سر قلم کر دو ایسے مسلمان تھے ۵۰ سال میں رشد چھوڑ کر غمی کی طرف آگئے نہ قرآن کا احترام نہ کعبے کا احترام نہ اللہ کا احترام نہ رسول اللہ کا احترام اللہ نے بھی کہا دیکھنا چاہتے ہوتا کہ جب وہ شہید بھی کر بلا میں شہید ہو دنیا کہہ دے کہ یہ کیسے مسلمان تھے جنہوں نے شبیہ رسول کا بھی خیال نہیں رکھا آج کی مجلس میں ہم اس پر روتے ہیں جو شبیہ پیغمبر تھا ہم مشکل پیغمبر جناب علی اکبر



## ساتویں مجلس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّلَاقِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا  
انْقِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

برادرانِ ملت - پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے  
زبردستی نہیں ہے۔ خدا نے رُشد و ہدایت کو گمراہی سے جدا کیا۔ جنہوں نے  
جھوٹے خداؤں سے انکار کیا اور اللہ پر ایمان لے آئے انہوں نے اس رسی کو  
پکڑ لیا جو ٹوٹنے والی نہیں خداوندِ عالم نے اس آیہ کریمہ کے ذیل میں اس بات  
کی وضاحت کر دی کہ مسلمانوں کو اپنی خوشی سے اپنی عقل سے اس دین کو قبول  
کریں یعنی اللہ نے جبر نہیں رکھا۔ لیکن مفکرین اسلام کا اپنے اپنے فرقہ کے  
مسلمانوں سے یہ کہنا کہ جو ہم کہتے ہیں وہی صحیح اسلام ہے۔ جب کہ نبی کو بھی  
کوئی جبر کا حق نہیں۔ دین اسلام وہ دین ہے کہ جس دین میں خداوندِ عالم  
نے قرآن مجید میں اصول و آئین اسلام کو عقلی دلائل سے اپنے دین کو ثابت کیا  
۔ اور ائمہ طاہرین نے عقلی دلائل سے اسلام کے اصول و آئین کو ثابت کیا تو



کسی بھی مفکر کو کسی بھی محدث کو کسی بھی حاکم کو چاہے وہ کتنا ہی بلند پایہ مقام کیوں نہ رکھتا ہو مسلمانوں میں یا کسی بھی محقق کو کسی بھی خلیفہ کو کسی بھی سلطان کو کسی بھی حاکم کو اس بات کا حق اسلام میں حاصل نہیں ہے کہ کسی پر جبر کر کے زبردستی منوائے اللہ اپنے دین کو جبر کے ذریعہ پھیلانا نہیں چاہتا عقل کے ذریعہ اسلام پھیلانا چاہتا ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ ہم نے ہدایت کو واضح کر دیا۔ ہم نے گمراہی سے ہدایت کو جدا کر دیا تو اب کوئی مسلمان چاہے وہ محدث ہو مفکر ہو یا مقرر یا خلیفہ ہی کیوں نہ ہو۔ یا کسی فرقے کا امام ہی کیوں نہ ہو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہر غئی و گمراہی کو رشد و ہدایت سے ملا دے اللہ نے جدا کیا گمراہی الگ کر دی لہذا اب جو گمراہی میں ہدایت کو ملانا چاہے کھلی ہوئی جنگ کرنا ہے۔ اور جب خدا جنگ پر آمادہ ہو جائے گا؟

ارشاد ہو رہا ہے کہ جب جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا یعنی خدا ہدایت یافتہ نہیں کو سمجھتا ہے کہ جس نے جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا۔ اور جس کے ذہن تک میں جھوٹے خداؤں کی حکومت ہو اور اب بھی جھوٹے خداؤں پر اعتبار رکھتا ہو۔ اور جھوٹے خداؤں کے کہنے پر چل رہا ہو۔ وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا ضرورت ہے اللہ پر ایمان کے لئے جھوٹے خداؤں سے انکار۔ اگر ہم نے جھوٹے خداؤں سے انکار نہیں کیا تو کبھی بھی اللہ پر ایمان نہیں لائے۔ آپ



کے سامنے میری گفتگو کی منزل ان منازل سے گزر چکی ہے کہ دین اسلام میں جبر نہیں ہے۔

اس منزل سے گفتگو گزر چکی کہ کسی کو حق نہیں کہ وہ رُشد میں گمراہی کو مدغم کرے۔ اب گفتگو جھوٹے خداؤں کی منزل میں ہے فمن ی کفر بالطاغوت۔ جن لوگوں نے انکار کر دیا۔ جھوٹے خداؤں کا۔ وینومن باللہ اور اللہ پر ایمان لائے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے کی شرط ہے جھوٹے خداؤں کا انکار کرنا۔ یہ نہیں کہ ایمان لائے جھوٹے خداؤں کا انکار کرو بلکہ جھوٹے خداؤں کا انکار کر کے ایمان لاؤ پہلے تمام خداؤں کے منکر ہو جاؤ کہ وہ جھوٹے تھے اب اللہ پر ایمان لاؤ اس لئے کلمے کی ترتیب بھی یہی رکھی ہے۔ لا الہ الا اللہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے خدائے واحد و یکتا کے۔ جب ہم نے تمام خداؤں کا انکار کر دیا تب ہم نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ انسان کی نفسیاتی کمزوری کیا ہے؟ انسان کو ہدایت سے جو چیز ہٹاتی ہے وہ انسان کا جذبہ ”آنا“ ہوتا ہے۔ جہاں انا ہو وہاں بھی قدرت کی تاسی و پیروی نہیں ہے اسلام نے سب سے بڑا سبق انسان کو دیا ہے وہ انسانیت کے خلاف ہے۔ یعنی انا کو بھول جاؤ۔ یہ سو نہو ہی نہیں کہ تم کچھ تھے یہ سو نہو ہی نہیں کہ تمہارا وجود کوئی حقیقت و حیثیت رکھتا ہے۔ جب آئے ہو اللہ کی بارگاہ میں تو وہ جو کہے اس پر عمل کر نیکی قوت پیدا کرو۔ اور اگر انا باقی رہے گی تو اللہ کی اطاعت ممکن



کسی بھی مفکر کو کسی بھی محدث کو کسی بھی حاکم کو چاہے وہ کتنا ہی بلند پایہ مقام کیوں نہ رکھتا ہو مسلمانوں میں یا کسی بھی محقق کو کسی بھی خلیفہ کو کسی بھی سلطان کو کسی بھی حاکم کو اس بات کا حق اسلام میں حاصل نہیں ہے کہ کسی پر جبر کر کے زبردستی منوائے اللہ اپنے دین کو جبر کے ذریعہ پھیلانا نہیں چاہتا عقل کے ذریعہ اسلام پھیلانا چاہتا ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ ہم نے ہدایت کو واضح کر دیا۔ ہم نے گمراہی سے ہدایت کو جدا کر دیا تو اب کوئی مسلمان چاہے وہ محدث ہو مفکر ہو یا مقرر یا خلیفہ ہی کیوں نہ ہو۔ یا کسی فرقے کا امام ہی کیوں نہ ہو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہر غئی و گمراہی کو رُشد و ہدایت سے ملا دے اللہ نے جدا کیا گمراہی الگ کر دی لہذا اب جو گمراہی میں ہدایت کو ملانا چاہے کھلی ہوئی جنگ کرنا ہے۔ اور جب خدا جنگ پر آمادہ ہو جائے گا؟

ارشاد ہو رہا ہے کہ جب جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا یعنی خدا ہدایت یافتہ نہیں کو سمجھتا ہے کہ جس نے جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا۔ اور جس کے ذہن تک میں جھوٹے خداؤں کی حکومت ہو اور اب بھی جھوٹے خداؤں پر اعتبار رکھتا ہو۔ اور جھوٹے خداؤں کے کہنے پر چل رہا ہو۔ وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا ضرورت ہے اللہ پر ایمان کے لئے جھوٹے خداؤں سے انکار۔ اگر ہم نے جھوٹے خداؤں سے انکار نہیں کیا تو کبھی بھی اللہ پر ایمان نہیں لائے۔ آپ



کے سامنے میری گفتگو کی منزل ان منازل سے گزر چکی ہے کہ دین اسلام میں جبر نہیں ہے۔

اس منزل سے گفتگو گزر چکی کہ کسی کو حق نہیں کہ وہ رُشد میں گمراہی کو مدغم کرے۔ اب گفتگو جھوٹے خداؤں کی منزل میں ہے فمن ی کفر بالطاغوت۔ جن لوگوں نے انکار کر دیا۔ جھوٹے خداؤں کا۔ ویومن باللہ اور اللہ پر ایمان لائے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے کی شرط ہے جھوٹے خداؤں کا انکار کرنا۔ یہ نہیں کہ ایمان لائے جھوٹے خداؤں کا انکار کرو بلکہ جھوٹے خداؤں کا انکار کر کے ایمان لاؤ پہلے تمام خداؤں کے منکر ہو جاؤ کہ وہ جھوٹے تھے اب اللہ پر ایمان لاؤ اس لئے کلمے کی ترتیب بھی یہی رکھی ہے۔ لا الہ الا اللہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے خدائے واحد و یکتا کے۔ جب ہم نے تمام خداؤں کا انکار کر دیا تب ہم نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ انسان کی نفسیاتی کمزوری کیا ہے؟ انسان کو ہدایت سے جو چیز ہٹاتی ہے وہ انسان کا جذبہ ”آنا“ ہوتا ہے۔ جہاں انا ہو وہاں بھی قدرت کی تاسی و پیروی نہیں ہے اسلام نے سب سے بڑا سبق انسان کو دیا ہے وہ انسانیت کے خلاف ہے۔ یعنی انا کو بھول جاؤ۔ یہ سو نہو ہی نہیں کہ تم کچھ تھے یہ سو نہو ہی نہیں کہ تمہارا وجود کوئی حقیقت و حیثیت رکھتا ہے۔ جب آئے ہو اللہ کی بارگاہ میں تو وہ جو کہے اس پر عمل کر نیکی قوت پیدا کرو۔ اور اگر انا باقی رہے گی تو اللہ کی اطاعت ممکن



ہی نہیں۔

اس لئے علماء نے حکماً نے کہا ہے آئمہ نے کہا ہے کہ انا کو چھوڑ کر لو پیدا کرو یعنی اللہ جو حکم دیتا ہے اس پر عمل کریں داخلہ اسلام سے پہلے انا کی مخالفت کیجئے وہ دائرے اسلام میں داخل ہو ہی نہیں سکتا جس میں جذبہ انا ہو تو مسلمان ہونے کی کنڈیشن شرط یہ ہے کہ وہ جذبہ انا کو دور کر دے ہم یہ نہ سوئیں کہ ہم کیا ہیں۔ ہم یہ نہ سوئیں کہ ہماری رائے کیا ہے۔ ہماری رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہماری رائے کی حیثیت تو اس وقت تک تھی جب تک کہ ہم نے لا الہ الا اللہ نہیں کہا تھا ہم آزاد تھے لا الہ الا اللہ کہنے سے پہلے اس لئے ہم اس وقت انا کی پیروی کرتے تھے انسانیت کی پیروی کر رہے تھے ہماری مرضی تھی چاہے ہم پتھر کے سامنے جھک جائیں۔ ہماری مرضی ہم نے چاہا درخت کے سامنے سر جھکایا۔ ہماری مرضی ہم نے چاہا بہتے ہوئے دریاؤں کی پرستش کی۔ ہماری مرضی ہم نے چاہا تو آفتاب کی پرستش کی۔ ہماری مرضی ہم نے چاہا تو ستاروں کی پرستش کی۔ ہم نے چاہا تو ہم نے چاند کی پرستش کی کیوں؟ ہم نے سمجھا کہ خدا درخت ہے ہم نے یہ ہی سمجھا کہ خدا پتھر ہے۔ ہم نے سمجھا کہ خدا دریا ہے۔ ہم نے یہ ہی سمجھا کہ خدا آفتاب و مہتاب ہے ہماری رائے اہمیت رکھتی تھی۔ خدا کے انتخاب کی لیکن جب ہم مسلمان ہوئے تو ہمیں پہلا سبق یہ دیا گیا کہ قول لا الہ الا اللہ کوئی خدا نہیں ہے۔



جب ہم نے کہہ دیا کوئی خدا نہیں ہے تو اس میں پتھروں کا انکار  
 درختوں کا بھی انکار شمس و قمر کی خدائی کا بھی انکار ہے اس میں انسانوں کی بھی  
 خدائی کا انکار ہے جنہوں نے دعویٰ خدائی کیا۔ اور ایک خدا خود ہم میں شامل  
 ہے ایک خدا ہم میں حلول کر چکا ہے۔ جس خدا کا نام ہے۔ انا۔ یعنی انسان  
 سوچتا ہے ہم جو طے کر لیتے ہیں اس سے ہٹتے نہیں یہ انا کا جذبہ ہے یہ سب  
 سے بڑا بت ہے یہ سب سے بڑا خدا ہے۔ ہمارا فیصلہ ہماری طبیعت ہی انا  
 کفریت میں چلے گی انا لالہ بیت میں نہیں چلے گی اس لئے کہ آپ ہی  
 سب کچھ تھے تو اس معبود کو مانا کیوں؟ معبود کو مانا جو ہمارا خالق ہے ہماری  
 بھلائی کو ہم سے بہتر سمجھتا ہے ہمارے فائدہ کو ہمارے نقصان کو ہم سے زیادہ  
 جانتا ہے اس لئے کہا ہوگا جذبہ پیدا کرو۔ جو کچھ ہے سب خدا ہے ہم کچھ نہیں  
 ہمارا کام اسکی عبادت ہے۔ وہ کہدے کہ کھڑے رہو تو کھڑے رہو تو کھڑے  
 رہنے میں ہمارا فائدہ ہے وہ کہے بیٹھ جاؤ تو بیٹھ جانے میں ہمارا فائدہ ہے۔ نماز  
 کیا ہے؟ نماز کا خدا محتاج نہیں ہے نماز انسان کے انا کو ختم کر دیتی ہے۔ پانچ  
 وقت نماز پڑھ کر بھی اگر انا ہے تو نماز کا کوئی فیض نہ ملے گا۔ روزہ کیا ہے؟  
 بھوک لگی ہے بھوک کہتی ہے کھاؤ۔ پیاس کہتی ہے پانی پیو۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کھانا نہ کھاؤ۔ نفس کہتا ہے کھاؤ پیو۔ یہ ہماری رائے ہے  
 کھاتے پیتے رہنا۔ ماہ صیام میں طلوع سحر سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھاؤ



کچھ نہ پو تو کیوں روزہ رکھا۔ آپ نے؟ کہا کہ اس کا حکم ہے۔ ہم آپ یہ  
 یکھیں کہ ابلیس اسی کی کوشش کرتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان پابند صوم و صلاۃ  
 ہو جائے تو عبادت اس کے انا کو مٹا دے گی۔ لہذا نماز میں انا شامل کر دی  
 ۔ یعنی ہمارا جی چاہیگا پڑھیں گے۔ جب انا شامل ہوگئی تو نماز بے کار  
 ہوگئی۔ جب چاہیں گے روزہ کھولیں گے ذرا دیکھئے آپ مسلمانوں کے روزہ دو  
 وقت کھلتے ہیں کوئی پانچ منٹ پہلے کھولتے ہیں۔ اور کوئی پانچ منٹ بعد کھولتے  
 ہیں۔ قرآن کی آیت ہے کہ لیل پر روزہ رکھو اور لیل کہتے ہیں رات کو رات کا  
 اطلاق ہوتا ہے آفتاب کے غروب کے بعد دو صورت نہیں ہے صورت ایک ہی  
 ہے۔ اب وقت دو نہیں ہے تو دونوں میں انا شامل ہے۔ اگر لیل ۵ منٹ بعد  
 آتی ہے تو جو ۵ منٹ پہلے روزہ کھولتے ہیں وہ اپنی انا پر روزہ کھولتے ہیں۔ اور  
 اگر لیل ۵ منٹ پہلے آ جاتی ہے تو جو ۵ منٹ بعد روزہ کھولتے ہیں وہ ان کی انا  
 پر کھولتے ہیں اگر سارے مسلمان ایک وقت پر روزہ کھولتے تو وقت ایک ہوتا تو  
 مختلف نہ ہوتے اگر سارے مسلمان اللہ کی نماز پڑھتے تو مسجدیں الگ نہ ہوتیں  
 ۔ نمازوں کا فرق بتا رہا ہے کہ مسلمانوں میں انا ہے۔

حج کے مسائل مختلف۔ زکوٰۃ کے مسائل مختلف۔ یہ اختلاف کیوں  
 ہوا؟ جب اسلام نام ہے ہو کی پیروی کا تو اختلاف کی گنجائش ہی کیا۔ یہ  
 اختلاف پیدا ہوا انا کی وجہ سے۔ جب مسلمانوں میں انا پیدا کیا تو انہوں نے کہا



کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ ہے۔ یہ نہ کہا کہ خدا نے کیا کہا ہے انانیت کی وجہ سے ہم یہ کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں۔ اب کس نے کیا کہا۔ مسلمان نے اس کی پیروی کی۔ آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ امام حنبلی کیا فرماتے ہیں آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ امام شافعی کیا فرماتے ہیں آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ امام مالک کیا فرماتے ہیں۔ آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ علماء دیوبند کیا فرماتے ہیں۔ آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ علماء بریلی کیا فرماتے ہیں۔ آپ کو یہ نہیں دیکھنا ہے کہ علماء شیعہ کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ اسلام علماء کالایا ہوا نہیں ہے نہ حنبلیوں کا لایا ہوا ہے نہ دیوبندیوں کا لایا ہوا۔ بلکہ اسلام ہو کا دین ہے یہ مسلمان کا فریضہ ہے کہ اسکی نظر ہو پر رہے اور گمراہی سے اپنے آپ کو بچاتا ہوا انا کا انکار کرتا چلے۔ آج جو اختلافات ہے وہ خالی فرقوں کے نہیں ہے بلکہ فرقوں کے اندر بھی ہیں۔ یہ ہی نہیں کہ شیعہ سنی اختلاف ہے یہ ہی نہیں کہ اہل سنت کا اختلاف ہے بلکہ اہل سنت میں بھی فرقے بن گئے ہیں یہی نہیں کہ جو فرقے بن گئے ہیں یا انہیں پر اختلاف ختم ہے بلکہ جو اٹھتا ہے وہ اپنا اپنا خیال پیش کرتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شیعہ مذہب کا دعویٰ کرنے والے نے ایلٹیڈ ڈویکلی میں مضمون لکھا یہ کیوں لکھا۔ اس کے سامنے آیا۔ انا میرا یہ خیال ہے تو جہاں سے انا آتی ہے انسان ٹھوکر کھاتا ہے پر وہ لکھنے والا بہکتا ہے جس میں انا آتی ہے۔ ہر وہ محقق بہکتا ہے جس میں انا ہوتی ہے ہر وہ حدیث بیان کرنے



والا بہکتا ہے جس میں انا آتی ہے۔ ہر وہ عالم بہکتا ہے جس میں انا ہوتی ہے۔ ہر وہ خلیفہ بہکتا ہے جس میں انا ہے اسپرٹ آف اسلام کیا ہے؟ روح اسلام کیا ہے؟ انا کوننا کرنا اور ہو کی پیروی کرنا صرف مسلمان یہ سمجھ لیتا کہ اسلام کا نام کرنا ہے اللہ کی پیروی۔ جس نے ہو چھوڑا انا اختیار کی گمراہ ہوا تو جب گمراہ ہوا تو جہنم گیا کیوں کہ خدا کہتا ہے کہ ہم نے جو ذریعہ مغفرت بنائے تھے اس پر باقی نہیں رہے۔ انا نے تم سے جو کروایا اس کی سزا بھگتو اگر تم ہو پر چلے ہوتے تو آج گمراہ کیوں ہوئے ہوتے۔ لیکن بنی کہتا ہے کہ اسلام کے ۷۳ فرقے ہونگے ان فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ یہ حدیث پیغمبر دلیل ہے کہ ۷۳ میں ایک فرقہ ہوگا جس کے پاس ہو ہوگا۔ انا نہیں ہوگا۔ یہ انا پیدا کون کر رہا ہے یہ ہو کی دعوت کون دے رہا ہے۔ ہو کی دعوت دینے والے رسول انبیاء کرام انا پیدا کرنے والا انا کا بانی (ابلیس) کیا کہا تھا اس نے؟ حکم ہوا کہ جب میں آدم کے جسم میں روح پھونکا جیسے ہی روح پھونکو سب اپنی پیشانیاں جھکا دیں۔ الا ابلیس۔

اُس نے کہا مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ جب آگ مٹی پر افضل ہے تو مفضل کے سامنے سر کیوں جھکائے؟ یہ انا کا جذبہ تھا۔ یہ ابلیس نے کہا۔ مسلمانو تم نے کتنی نمازیں پڑھیں ہیں کتنی تسبیح کی ہے شیطان جتنی عبادت مسلمانوں میں کسی کی نہیں۔ اتنی عبادت ہوتی تو اللہ



بلا لیلۃ صیف ملائکہ میں جب شیطان کی عبادت (حدف) ختم ہوگئی اُنہ کی وجہ سے تو تم میں اُنہ کا زعم کہاں رہیگا۔ جب اسلام کی گفتگو سننے مسلمان آیا تو یہ چھوڑیے کہ میں حنفی ہوں میں شافعی ہوں میں مالکی ہوں میں حنبلی ہوں۔ میں دیوبندی ہوں۔ میں بریلوی ہوں میں شیعہ ہوں میں میں میں آئی تو کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ یہ سوچیں کہ میں کچھ نہیں ہوں جو کچھ ہے تو ہے۔ تیرا دین کیا ہے تیرا پیغام کیا ہے ہم وہ سننا چاہتے ہیں۔ تو جب چھوڑ کے چلے گا پیروی خدا کے لئے جب ہی اسلام سمجھ میں آئے گا۔ اس لئے کہ جیسے یہ بارہ دری ہے۔ اسی کو نظر آئیگا جو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

اور کسی نے چشمہ رنگین لگالیا۔ رنگ بدل جائے گا۔ کسی نے سبز چشمہ لگالیا رنگ بدل جائیگا۔ کسی نے سرخ چشمہ رنگین لگالیا رنگ بدل جائے گا دیوار کا رنگ نہیں بدلا آپ کی عینک نے رنگ بدل دیا۔ اسلام آج تک نہیں بدلا۔ آپ نے جسکی پیروی کی ہے اس نے بدل دیا تو رنگین عینک رنگ بدل دیتی ہے۔ رنگین عینک کسکی آنکھ پر ہے؟ سب کی آنکھوں پر ہے سب کی آنکھوں پر ہے آپ کہیں گے یہ آپ نے کیسے کہا؟ یہ تو سامنے کی بات ہے آپ بھی عینک لگا کے بیٹھے ہیں اور لوگ بھی عینک لگائے بیٹھے ہیں دیوار کیسی ہے میں نے کہا سفید، جو گلابی عینک لگائے ہوئے ہے کہے گا گلابی۔ جو سبز عینک لگائے ہے وہ کہے گا سبز جو سیاہ عینک لگائے ہے کہے گا سیاہ تو شیشے نے رنگ بدلا۔ دیوار ہے



سفید آپ کہہ رہے ہیں رنگین تو جو سفید کو سفید کہے سمجھئے کہ وہ رنگین عینک نہیں لگائے ہے اور جو سفید دیوار کو رنگین کہہ رہا ہے وہ کوئی نہ کوئی عینک ضرور لگائے ہوئے ہے۔ اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں سب کی کتابیں پڑھ جائے اور سب کی حدیثیں دیکھ جاؤ۔ رسول کی سیرت رنگین نظر آئے گی مسلمانوں کی تاریخوں میں احادیث کی کتابوں میں رنگینی تو ہوگی۔ اگر نہ ہوتی تو رنگیلا رسول کیوں لکھی جاتی۔ ہم نے بغیر عینک کے نور کو دیکھا ہے آپ کہیں گے آپ میں سے کتنوں نے دیکھا ہے۔ دیکھنے کے لئے آنکھیں ہی نہیں دل سے بھی دیکھا جاتا ہے۔

مولائے متقیان سے یہودی نے سوال کیا کہ یا علیؑ آپ نے خدا کو دیکھا ہے علیؑ نے کہا ہاں۔ دیکھا ہے۔ گھبرا گیا۔ یہودی نے کہا کیسے؟ علیؑ نے کہا آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے بلکہ دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے یعنی دل کی بھی آنکھ ہوتی ہے تو جیسے علیؑ نے دل کی آنکھوں سے خدا کو دیکھا ہے ویسے ہی ہم نے بھی دل کی آنکھوں سے محمد و آل محمد کو دیکھا ہے۔

تو حضور انا اسلام کو برباد کرتا ہے سب سے بڑا طاغوت انا ہی ہے اور انا کا بانی ابلیس۔ انانیت کا ذریعہ کیا ہے؟ مجھ کو تو نے آگ سے بنایا۔ انکو تو نے مٹی سے بنایا۔ انا پہلا نام غرور کا ہے سے بنایا ہے؟ یہ دیکھو یہ ہے دلیل انانیت کہ کس چیز سے بنا ہے ملائکہ نے یہ نہیں دیکھا کہ کا ہے سے بنا ہے جوہو کے پیرو ہے۔ چاہے کس سے بنا ہے ہم تو تیرے بندے ہیں تو کہے گا سر جھکا



دینگے تو جو حکم پر سر جھکا دے وہ ہو کا قائل اور جو دیکھے بنا کا ہے سے ہے وہ انا کا پابند۔ آپ کے علماء فتویٰ دیتے ہیں عزاداری کے لئے کہ یہ علم تم نے بنایا کا ہے سے۔ پیتل اور چاندی سے بنایا یہ تعز یہ بنایا یہ تو دیکھنے میں بنا کا ہے سے ہے؟ یہ دیکھنا دلیل انانیت ہے حسین کی عزاداری ثابت کر دیتی ہے کہ مسلمانوں تم میں انا ہے جس میں انا ہو وہ ہو کا پابند نہیں ہوتا۔ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ بنا کا ہے کا ہے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمیں تعظیم کا حکم ہے جو ہو کا پابند ہے وہ سر جھکا دیتا ہے تو اسلام ہے انا کو چھوڑ کر ہو کی پیروی کرنا جتنے رسول آئے ہو کی تبلیغ کرتے آئے اور تنہا ابلیس انا کی تبلیغ کرتا ہے۔ جناب آدم کے بیٹے تھے ہابیل وقابیل۔ ہابیل ہو کا پابند قابیل میں انا نوح کا بیٹا۔ میں بچ جاؤں گا۔ مجھے یہ پہاڑ بچائے گا۔ وہ ہی انا۔ نبی کہہ رہا ہے کوئی نہیں بچائے گا۔ کشتی میں سوار ہو جا۔ سب صاحبان ایمان آئے۔ نوح کا بیٹا انا پیر نہیں آیا۔ نتیجہ کیا ہوا خود بھی ڈوبا اور اس کا انا بھی ڈوبا۔

اسی گمراہی سے بچانے کے لئے نبی کہہ گئے مسلمانوں میرے اہلیت کی مثال کشتی نوح کی ہے۔ جو اس پر سوار ہو گیا اسکو نجات ملی اور جس نے یہ کشتی چھوڑ دی وہ ڈوبا۔ اب تاریخ میں دیکھو کہ کون کون اصحاب آل محمد کے ساتھ تھے اور انکو ملیگی نجات اور جن میں تھا انا وہ ڈوبیں گے۔ کیوں نہ انا ڈبو دیتا ہے ہو کیا ہے۔ جو نبی کہہ گئے اس کا نام ہے ہو خدا نے کسی مسلمان سے بات نہیں کی



خدا نے بات کی نبی کے ذریعہ۔ نبی کی تعریف یوں کی ہے وما یستق عن  
 الہوی ان ہوا الا وحی یوحا۔ میرا حبیب تو بات ہی نہیں کرتا بغیر حکم کے  
 مطلب سمجھے مسلمانوں جب نبی اپنے سے بات نہیں کرتا اور وہ جو تو لو کہتا ہے وہ  
 ہی کہتا ہے تو رسولؐ نے اُٹھتے وقت کہا میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک  
 قرآن دوسرے اہلیت۔ مسلمانوں میں انانیت تھی انہوں نے کہا محض کتاب  
 کافی ہے۔ انا آگیا۔ ہو کے حکم کے خلاف انا آگیا۔ انا آیا اور نوح کے  
 بیٹے کا حشر ہوا۔ نوح کا بیٹا یہ ہی کہہ رہا تھا پہاڑ کافی ہے یہ کس نے کہا؟ میں نہیں  
 بتاؤں گا کس سے کہا یہ اپنے علماء سے پوچھئے کس نے کہا۔ ہم کو کتاب کافی  
 ہے۔ حسبنا انا لگا ہوا ہے۔

پیغمبر اسلامؐ نے حکم دیا جاؤ جیش اسامہ میں۔ ہو کی اطاعت کیا  
 ہے۔ اطاعت رسول اکرمؐ۔ آج اگر میں حکم رسولؐ کی خلاف ورزی کروں تو  
 آپ فتویٰ دے دیں گے کفر کا۔ یہ تو ہین پیغمبرؐ ہی تو تھی۔ حکم رسولؐ کی خلاف ورزی  
 ہی تو ہے۔ جسکے لئے تاریخ دیکھئے۔ پیغمبرؐ اسلام نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ جیش  
 اسامہ میں اسامہ ایک غلام تھا ایک غزوے پر پیغمبرؐ اپنی علالت کے زمانے میں  
 لشکر اسلام کو بھیج رہے تھے اسامہ کو سردار بنایا۔ اصحاب سے کہا جاؤ اس کے  
 ساتھ اصحاب نہیں گئے۔ حکم دیا پیغمبرؐ نے کہ جاؤ اسامہ کے ساتھ نہیں  
 گئے۔ پوچھا کیوں نہیں گئے۔ کہا کہ ہم غلام کی سرکردگی میں نہیں جائیں



گے۔ اکابر اصحاب نے کہا کہ ہم اُسامہ کی غلامی میں نہیں جاسکتے۔ ہم غلام کو سردار نہیں مان سکتے۔ یہ عذر نہ ہوتا اگر اَنَا نہ ہوتا۔ ایک مشہور واقعہ ہے علماء واقف ہیں کہ بیٹے نے آکر کہا کہ حسن نے مجھے غلام زاد ادا کہا ہے۔ تو کہا کہ کہا بھی ہے؟ اس کا مطلب یہ کہ حسن غلام زادہ کہے کہا کہ اگر کہا ہو تو جاؤ اور جا کر لکھالا۔ تو کہا کیوں؟ کہا کہ یہ ہی تو دلیل جنت ہوگی۔ تو علی کی غلامی دلیل ہے جنت کی۔ تو غلامانِ علی کو جنت ملے گی بقول خلیفہ دوم اور مخالفین علی کو؟ سو نچھے گا اور پھر دوسری طرف علی سے بیعت کا تقاضہ یہ دیکھتے وہ قول تھا قرآن کافی ہے۔ ہم اُسامہ کے لشکر میں نہیں جاتے تو قول پیغمبر حکم خدا۔ اس دور کے مسلمان ہو والے ہوتے تو جیشِ اُسامہ میں چلے جاتے۔ اَنَا والے تھے اَنَا والے ہم نہیں جائیں گے ہم کہا اور اَنَا آگیا۔ تو لا الہ کا فائدہ کیا ہوا؟ ایک خدا کا اقرار کر رہے ہیں اور اَنَا والی پرستش ہو رہی ہے تو لا الہ الا اللہ کہا قریب ہی کو کہا؟ لا الہ اللہ کی مثال یہ ہے کہ تمہیں جو حکم دیں اس کو جان کر خدا کو پہچان کر عبادت کریں۔ کوئی رات مولائے کائنات کی ایسی نہیں ہے جو جاگ کر نماز میں مشغول نہ ہوں۔ سوائے ایک رات کے جب بستر رسول پر سوئے۔ یا علی زندگی بھر جاگے آج سوئے کیوں؟ کہا یہاں اَنَا نہیں ہے یہاں ہو ہے جب جاگنے کو کہا جاگوں گا۔ وہ کہے گا سو جا تو سو جاؤں گا۔ تو جب ایسے کی پیروی ہوگی تو اَنَا ہٹ جائے گا۔ ہو کی پیروی میں اَنَا نہیں رہتا۔



اس کے کہے پر آپ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ پیغمبرؐ  
 نے کہا تھا قول لا الہ الا اللہ علی نے کہا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا  
 اللہ تو علیؑ کی پیروی میں کہا؟ اللہ جانتا کون تھا؟ پیغمبرؐ سے پیغام پہنچایا۔ علیؑ  
 نے گواہی دی تو اسلام لائے پیروی علیؑ میں۔ رسول مانا پیروی علیؑ میں۔ علیؑ کی  
 خلافت کا اعلان نبیؐ کرے گا۔ علیؑ کی ولایت کا اعلان نبیؐ کریں گے تو شیعوں  
 نے پیغام نہیں بنایا۔ اگر ہم نے بنایا ہوتا تو ہم بھی انا کا شکار ہوتے۔ دنیائے  
 اسلام میں ایک ہی فرقہ ہے شیعہ اثنا عشری فرقہ اس نے کبھی کچھ بنایا ہی  
 نہیں۔ بناتا کیسے انا ہے ہی نہیں اور شیعوں میں دیکھئے پہلے کو مانا انا نہیں  
 ہے۔ دوسرے کو مانا انا نہیں ہے۔ تیسرے کو مانا حکم رسول چوتھے کو مانا حکم  
 رسولؐ پانچویں اور چھٹے کو مانا حکم رسولؐ، شیعوں میں کچھ طبقے میں انا پیدا ہوگی  
 چھٹے سے یہ فرقہ شیعوں میں کیوں پیدا ہوا۔ اس لئے کہ ابلیس نے چھ دور تک  
 کوشش کی انا نہ لاسکا۔ اور جب یہ سلسلہ لیکے الگ ہو گئے ہم نے سلسلہ نہیں  
 چھوڑا اب وہ سلسلہ چلا بواہیر حضرات میں چلا۔ انا آغا خانیوں میں چلا۔ چلتے  
 چلتے یہ نوبت آئی کہ جیسے آپؐ نے سنا ہوگا کہ شراب پی اور پانی ہوتی تو شراب  
 پینے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اب معجزہ تو یہ دیکھا کہ پیتے پانی اور وہ ہو تو شراب، نشہ  
 بھی آجاتا اور کوئی الزام بھی نہ دیتا کہ شراب پی ہے۔ میں اپنے شیعہ فرقوں کا  
 ذکر کر رہا ہوں اگر باپ بھٹکا تو بیٹا کہتا ہے کہ شیعوں میں نہیں۔ اگر بیٹا بھٹکا تو



باپ کہتا ہے ہم میں نہیں شیعوں میں نہیں۔ اسی لئے تو ہمارا مذہب بچا ہوا ہے اور جس دن ہم میں بھی یہ بات آئے گی بھئی آپ تو اپنے ہیں تو بس یہ اپنا ہی نے تو تباہ کر دی دنیا کو۔ اپنا نہیں دیکھتے۔ ہم دیکھتے ہیں اس کا ہے یا نہیں (اللہ کا) کا ہے تو ہمارا ہے اور جب اس کا نہیں ہے تو ہمارا نہیں۔ چاہے باپ ہو یا بیٹا؟ یا سگا بھائی ہو اب تو بوہرا حضرات میں بھی اختلاف آ گیا ہے کیونکہ راستہ بدل گیا۔ دیکھئے رسی ٹوٹ رہی ہے جو بھی امامت سے ہٹے گا۔ رسی ٹوٹے گی طاغوتی طاقتوں سے انکار کرنے کے معنی یہ ہیں جو ایسی رسی پکڑے جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اب ٹوٹ رہی ہے دیکھا رسی کہاں ہے جو ٹوٹتی نہیں سکتی۔ وہ آلِ رسول کی رسی ہے ہم بنائیں گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اور وہ بنائے گا تو قیامت تک نہ ٹوٹے گی۔ اور اسی سے تمسک حق ہوگا تو برادرانِ اسلامی مقام غور و فکر یہ ہے کہ پیغمبر تھا اللہ کا رسول۔ ہم نے کیوں کی اس کی اطاعت اس لئے کہ قرآن میں حکم دیا۔

اطیع الرسول۔ قسم خدا کی اگر خدا قرآن میں نہ کہتا تو اطاعتِ رسولِ شرک ہوتی۔ یہ حکم خدا ہے انا نہیں ہے صو ہے۔ ہم چلے صو پر۔ اور جب صو سے چلے تو قرآن کو مانا اللہ کی کتاب کو مانا۔ اللہ کا رسول۔ کعبہ کو مانا اللہ کا کعبہ۔ ہر جگہ اللہ کی نعمت ہے کتاب اللہ کعبۃ اللہ۔ بیت اللہ۔ رسول اللہ۔ یہ ہی ہے کی سلامتی کہ اسے مانو جس میں اللہ لگا ہو۔ اب رسول اللہ کے بعد کس کے



ہاتھوں پر بیعت کریں۔ وہ ہاتھ ہو ید اللہ اے اللہ کے ماننے والے مسلمانوں ہم نے اللہ کے سوائے کسی کو مانا نہیں کعبے کی طرف سجدہ کیوں کیا۔ کہا بیت اللہ۔ رسول کو کیوں مانا۔ رسول اللہ۔ قرآن کو کیوں مانا۔ کلام اللہ کتاب اللہ یہاں تک اسلام کا اگر سلسلہ چلا تو ہورہا۔ یہ سلسلہ ٹوٹا تو انا آگیا شیعوں نے مانا علی کو بیعت سے نہیں۔ کافر نس کر کے نہیں۔ بلکہ یہ حکم قرانی حکم رسول سارے مسلمان کہتے ہیں نفس اللہ تھا۔ عین اللہ تھا۔ جب اللہ تھا۔ وجہ اللہ تھا۔ اب جن مسلمانوں نے کتاب اللہ پر ایمان رکھا۔ انہوں نے نفس اللہ پر ایمان رکھا۔ اور جس نے نفس اللہ کو چھوڑا۔ اس نے بیت اللہ کو بھی چھوڑا کتاب اللہ کو بھی چھوڑا۔ رسول اللہ کو بھی چھوڑا۔ یقین نہ آئے تو نبی کے دفن میں دیکھئے کتنے آئے تھے۔ کل ایک محترمہ نے فون پر علن بھائی سے کہا کہ کل پیر و مرشد سے انہوں نے کعبے کے بارے میں پرچھا تو انہوں نے کہا کہ جو کعبے میں نشان ہے وہ علی کی ولادت کے سلسلے کا نہیں ہے۔ پھر کا ہے کا ہے۔ کہا ایک دن رسول اللہ نماز پڑھنے گئے تھے۔ تسبیح بھول آئے تو وہ تسبیح کعبے کی دیوار توڑ کر نکل آئی۔ دیکھئے یہ انا ہے۔ کہ تسبیح دیوار توڑ کر باہر نکل آئی تو بھی یہ رسول اللہ کا معجزہ نہیں ہوا یہ تو تسبیح کا معجزہ ہوا۔ یعنی تسبیح دیوار توڑ کر دوڑی رسول اللہ کے پیچھے کہ آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ پیغمبر گئے کعبے میں واپس ہوئے تو تسبیح بھول گئے۔ تسبیح نے دیوار توڑ دی تو رسول سے تسبیح اچھی تھی (اور رسول بھول آئے) ذرا اس جملے کو دیکھئے گا۔ ارے علی کو چھوڑا اسلام گیا۔ نبی کی فضیلت



ہے۔ سہو نسیان۔ تو کل خدا کے گھر میں نبی بھول گیا تھا۔ تو بھلکڑ نبی تھا۔ اب آپ جب محشر میں جائیں گے حضورؐ۔ کہا کون۔ ارے ہم آپ کے صحابی کہیں گے میں بھول گیا۔ اب بھی ہدایت کا موقع ہے۔ اب بھی ہدایت جدا ہے گمراہی سے۔ ہم نے مانا بیت اللہ ہم نے مانا کلام اللہ۔ رسول اللہ پھر نفس اللہ اور وہ نے یہ اللہ کو چھوڑ دیا۔ عین اللہ کو چھوڑ دیا لسان اللہ کو چھوڑ دیا۔ اب جنہوں نے رسول کے بعد علی کو چھوڑا تو انہوں نے ہو کو چھوڑا انا پہ رہے۔

کربلا میں یزید انا ہے۔ کربلا میں حسین اسلام کے انا ہے ہو کو الگ کر رہے تھے۔ حسین کی طرف سے کوئی یزید کی طرف نہیں گیا کیوں کہ ہو والے تھے۔ بلکہ انا یزید کی طرف جناب خُرائے حسین کی طرف۔ ہو الگ ہو انا سے پاک ہو گئے خُرائے۔ پاک ہو گئی وہ زمین جس میں دفن کئے گئے حسین نے چراغ گل کر کے فرمایا۔ چراغ گل ہے جسے جانا ہو چلا جائے۔ انا والے چلے گئے ہو والے رہ گئے۔ فہرست بتا رہے ہیں حسین۔ زہیر تمہارا بھی نام ہے بریر تمہارا بھی نام ہے۔ یہ سب ہو والے تھے۔ اصحاب کی بتائی حسین نے۔ ایک شہزادہ اٹھا۔ چچا جان فہرست شہداء مکمل ہو گئی؟ کہا کیوں بیٹا۔ چچا میرا نام نہیں ہے۔ یہ ہے ہو والوں کا جذبہ دیکھئے۔ کہا بیٹا تمہارے نزدیک موت کیسی ہے۔ چچا شہد سے زیادہ شیریں سمجھتا ہوں۔ کہا بیٹا تمہارا نام بھی ہے۔ اور تمہارے چھوٹے بھائی علی اصغر کا بھی نام ہے۔



## آٹھویں مجلس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِكْرَاهُ فِي الدِّیْنِ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَفْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى ۚ لَا  
انْقِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

برادرانِ ملت۔ خداوندِ عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے  
گمراہی سے ہدایت کو جدا کر دیا۔ جنھوں نے جھوٹے خداؤں کا انکار کیا اور اللہ  
پر ایمان لے آئے انھوں نے ایسی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے جو ٹوٹنے والی نہیں  
ہے اور اللہ ہر بات کا سننے والا ہے۔ اور ہر بات کا جاننے والا ہے ظاہر ہے  
مسلمان سادہ لوح ہے آج چودہ سو برس بعد کا مسلمان۔ کتنا سادہ ہے علماء مفکرین  
خطبا جو اس کے سامنے اسلام کو پیش کرتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ مسلمان نہیں  
جانتا کہ اس کا دین کیا ہے؟ لہذا ہم جو چاہے اسے بتا دیں لیکن سننے والا مجمع تو  
نہیں جانتا۔ لیکن اللہ تو ہر بات کا سننے والا ہے۔ اللہ تو ہر بات کا جاننے والا ہے۔  
یہ منبر کی منزل دار و رسن کی منزل ہے۔ منبر کی منزل آسان نہیں ہے جو  
بھی اس پر آئے وہ یہ سوچ کر آئے۔ مسلمانوں کے سامنے کہ ہم اللہ کے دین پر



گفتگو کر رہے ہیں ظاہر ہے اللہ کے بتائے ہوئے اسلام کو رسول اسلام کہ پہچانتے ہوئے اگر اسلام کو اگر ذرا برابر رد و بدل کر کے ہم نے گفتگو کی تو یہ ہی نہیں کہ ثواب نہیں ملے گا بلکہ بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ مسلمان کی ذمہ داری سے زیادہ ذمہ داری علماء اسلام کی ہے۔ اس لئے کہ اُن پر بھروسہ کیا ہے۔ مسلمانوں نے۔ اس بھروسے نے اسلام کے ۷۳ فرقے بنا ڈالے اعتبار کی منزل اللہ کے لئے ہے۔ اعتبار کی منزل ولی کے لئے ہے غیر کے لئے کوئی اعتبار کی منزل نہیں ہے۔ ہم سب انسان ہیں بشر ہیں ہم سے خطا کا امکان ہے ہم مفاد پرستیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ ہمارا فائدہ چاہتا ہے۔ اس کا رسول تو ایسا ہے کہ اپنی طرف سے بولتا ہی نہیں بغیر وحی کے اور اس کے بتائے ہوئے نام اور اللہ کے اولیاء اکرام اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ کی خوشنودی کے لئے۔ اس لئے اعلان کر چکا کہ ہدایت سے گمراہی جدا ہو گئی۔ پھر اسلام میں ۷۳ فرقوں کا کیا سوال تھا۔ پیغمبر اسلام نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا جو متفق بین الفرقین ہے کہ میرے اصحاب دین سے عنقریب میں میرے مرنے کے بعد اپنے پچھلے دین پر پلٹ جائیں گے اس حدیث کو سب مانتے ہیں نبی کا کہا کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ پیغام نبیؐ نے مسلمانوں سے کہا ہے۔ اصحاب سے کہا ہے۔ جذبات سے نہیں کہا ہے۔ جب سب میں اس حدیث کو مانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے منبر پر بیٹھ کر مسجد نبوی میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے اکثریت تم میں سے بہت سے دین سے پلٹ جائیں گے۔ میرے مرنے کے



بعد۔ آج چودہ سو برس کے بعد ہم کو بہت احتیاط سے پیروی کرنا ہے کہ کہیں ہم پلٹوں کی پیروی تو نہیں کر رہے ہیں؟ جو پچھلے پیر اپنے دین پر پلٹ گئے ہوں۔ اور جب نجات کی منزل میں پہنچنے کے بعد ہم کو یہ کہہ دیا جائے کہ تمہارا دین۔ دین نہیں تھا۔ تمہاری نمازیں ٹھیک ہے اختلاف ہوا تھا ٹھیک ہے۔ تاریخ میں بہت سی معتبر شخصیتوں کا اقتدار ہمیں بتایا گیا ہے لیکن وہ اقتدار ہماری نجات میں کام آسکتا ہے تو اقتدار ہے اور جو اقتدار کام نہیں آسکتا تو اقتدار کا کوئی سوال نہیں جو تین معتبر ہستیاں جو نبی کے بعد گذریں جن کو علماء اسلام نے بہت اہم شخصیت بتلایا ہے مسلمانوں میں ان میں سے کسی نے وعدہ کیا ہے کہ ہم تمہیں روزِ محشر بخشوا دیں گے؟ لیکن کسی نے وعدہ کیا ہے کہ تم ہماری پیروی کرو گے تو ہم تمہارے گناہ بخشوائیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے اگر تم ہماری ناسی کرو گے تو ہم تمہیں ہمارے ساتھ جنت میں لے جائیں گے اگر خلیفہ اول کا قول ہو تو مجھے بتاؤ؟ میں مذہب بد لئے کو تیار ہوں اگر خلیفہ دوم کا قول ہے تو بتاؤ اگر خلیفہ سوم نے کہا ہو کہ ہم تمہاری نجات کے ذمہ دار ہیں تو دکھاؤ۔ اور اگر ان تینوں خلفاء میں کسی نے ذمہ داری نجات لی ہوگی تو بتاؤ۔

لیکن کسی نے کہا ہے کہ تمہاری نجات کا میں ذمہ دار ہوں۔ مولائے متقیان علیؑ ابن ابی طالب نے کہا میری پیروی کرنے والوں۔ میرے دوستوں۔ میں ذمہ دار ہوں مرنے سے پہلے تمہارے سرہانے آؤں گا کسی نے کہا ہو تو بتا دیجئے؟ اور کوئی کہتا کیسے؟ جنہیں اپنی موت کا وقت نہ معلوم ہو؟ وہ



دوسروں کی موت کا وقت کیسے معلوم کرتے؟ مرنے کے بعد قبر میں آؤں گا۔ مولانا نے عجب رُخ رکھا ہے ایسی مدلل بات کہی ہے۔ اگر علی صرف اتنا کہہ دیتے میرے دوستوں میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔ تو یوں کہہ دیتے میرے ماننے والوں میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔ لیکن کیا کہا؟ قبر میں آؤں گا تا کہ کوئی قول نہ بنا سکے۔ علیؑ نے وعدہ کیا ہے کہ قبر میں آؤں گا۔ خلیفہ اول نے نہیں فرمایا کہ قبر میں آؤں گا۔ خلیفہ دوم سوم نے نہیں کہا کہ قبر میں آؤں گا۔ ام المومنین نے کوئی وعدہ نہیں کیا کہ قبر میں آؤں گی۔ امیر شام معاویہ نے وعدہ نہیں کیا قبر میں آنے۔ خلفاء بنی امیہ نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ خلفاء بنی عباس نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ جس نے جو وعدہ کیا دنیا کا کیا۔ قبر کا نہیں کیا ان سب کے وعدے زندگی تک ہیں۔ علیؑ کا وعدہ سرحد موت سے ملا ہے۔ قبر میں آنے کا وعدہ کیا ہے علیؑ نے آئے گا اور کوئی؟ کوئی نہیں آئے گا۔ میں آؤں گا۔ اور نکیرین کے آنے سے پہلے آؤں گا قبر میں نکیرین کیوں آئیں گے اللہ ایمان پوچھنے کو بھیجے گا۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ نکیرین آئیں گے۔ سوال کریں گے۔ تو مرنے کے بعد بھی دین پوچھا جائیگا۔ کون سے دین پر ہو تو کیا قبر میں آئے گا کوئی؟ تو کہا قبر میں کون آئے گا کوئی انہیں سکتا کوئی آسکتا ہے تو وہ ایک ہے جس نے کہا قبر میں آؤں گا خدا نے بتایا کہ رسول زمین کے اوپر ہی نہیں ہے زمین کے نیچے بھی ہے اب جتنے ہادی تم نے بنائے وہ زمین کے اوپر کے اور جانا ہے سب کو زمین کے نیچے کوئی ہادی ہو تو بتاؤ جو زمین کے نیچے بھی ہدایت



کرے۔ کہا زمین میں کون جائے گا۔ علیؑ آئیں گے۔ رسولؐ نے کہا جبریل تم نے  
 علیؑ کی تعظیم کیوں کی؟ حضورؐ آپ نہیں جانتے؟ کہا جانتا ہوں تم سے سننا چاہتا  
 ہوں۔ تو کہا جبریل نے جب خدا نے مجھے خلق کیا پوچھا یہ کون؟ میں کون؟ میں نہیں  
 جانتا تھا میں کون؟ میں نہیں جانتا تھا وہ کون؟ علیؑ نے بتایا کہ گھبراؤ نہیں کہہ دو کہ  
 میں عبد ذلیل ہوں تو رب جلیل ہے۔ انہوں نے بتایا تو میں نے کہا تو علیؑ نے  
 وہاں بھی ہدایت کی ہمارے پاس وہ ہادی ہے جو قبر میں بھی آجائے گا۔ قبر میں  
 بحث نہیں ہوگی۔ اللہ کون جلدی جلدی بتاؤ۔ کتاب کوئی ہے تمہاری۔ امام تمہارا  
 کون ہے نکیرین سوال کریں گے۔ اب مٹ کے جائیے لمبی لمبی فہرستیں آخرت  
 کا معاملہ ہے ہمارا امام بھی کون؟ جسے نبیؐ کل ایمان کہیں فرشتے کیا پوچھنے  
 آتے ہیں ایمان ہے کیا؟ اور کل ایمان ہو جس کی قبر میں اس سے پوچھیں گے  
 کیا؟ نکیرین دیکھیں گے آپؐ ہیں سمجھ گئے! آپؐ سے وعدہ کیا ہے خلیفہ  
 المسلمین میں سے کسی بھی خلیفہ نے کہ میرے ماننے والو گھبرانا نہیں ہم پل صراط  
 پر ملیں گے۔ یہ وعدہ تو کسی نے نہیں کیا لیکن علیؑ نے کہا کہ میں قبر میں آؤں گا۔  
 پل صراط پر آؤں گا۔ مگر تم نہ سمجھے اس کا مطلب یہ کہ تمہیں اسلام نہیں چاہئے۔  
 آج حیدر آباد کا مسلمان کیا کرے۔ آج لکھنؤ کا مسلمان کیا کرے  
 - چودہ سو برس گذر گئے۔ مکے میں آیا تھا اسلام مدینے میں بنیؑ نے تقریر فرمائی  
 ہم یہاں پیدا ہوئے۔ چودہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ  
 ہم چودہ سو برسوں کے پردے چاک کرتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں جہاں



اسلام آیا تھا۔ کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے مگر علماء اسلام آپ کو نہیں بتاتے اس سے زیادہ کوئی بددیانتی نہیں ہے۔ بتانا تو چاہیے ساری باتیں۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا چاہئے۔ آپ اپنی عقل سے فیصلہ کیجئے۔ پیغمبر کس دین کو لائے تھے۔ پیغمبر کس شریعت کو لائے تھے۔ اس شریعت کی مخالفت کو کس نے روکا اس کا نام معلوم کیجئے۔ ذوالعشیرہ کے بعد سے کون تھا۔ نبی کا ناصر سوائے علی کے کوئی اور ہے؟ بدر میں بہت ملیں گے احد میں بہت ملیں گے۔ خندق و خیبر میں بہت ملیں گے۔ جب پیغمبر اسلام نے اعلان کیا کوئی تھا؟ کوئی نہیں سوائے علی کے۔ بچوں کو لگا دیا تھا۔ کفار قریش نے۔ پتھر مارو دھول اڑاؤ۔ تنگ کرو۔ عجب دور گزرا ہے۔ پیغمبر اسلام پر مکے والوں کے بچے جب بھی سنا آئے علی ابن ابی طالب آگے بڑھے۔ دیکھا علی آ رہے ہیں تو بچوں نے گھیر لیا علی مزاحمت کر رہے ہیں۔ کسی کو گھونسا مارا۔ کسی کا ہاتھ توڑ دیا۔ تلوار تو ہے نہیں ابھی ید اللہ ہاتھ سے لڑ رہا ہے۔ نتیجہ کیا ہوا؟ کسی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کسی کی پسلی ٹوٹ گئی۔ کسی کی گردن ٹیڑھی ہو گئی۔ اب یہ بچے روتے ہوئے پہنچے اپنی ماؤں کے پاس۔ کسی کو خون بہہ رہا ہے کوئی لنگڑاتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ کس نے مارا۔ علی نے مارا۔ ہاتھ توڑ دیا۔ پیر توڑ دیئے۔ عرب کی مائیں۔ غصہ آ گیا۔ باپ پلٹے کہا دیکھا تم نے ابو طالب کے بیٹے نے یہ حشر کر دیا ہے۔ جو باپ گھر میں آتا ہے۔ یہ ہی سن رہا ہے تو کتنی عداوت بڑھی باپ کے دل میں۔ نبی سے عداوت نہیں بڑھی بلکہ جس نے مزاحمت کی اس سے عداوت بڑھی۔ ابو طالب دیکھا تمہارے بچوں کا



حال۔ یہ کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پیر ٹوٹا ہے۔ کہا۔ کیا بات ہے کہا تمہارے بچے نے مارا ہے۔ کہا کیوں مارا ہے میرے بچے نے؟ علیؑ نے کیوں مارا ہے کہا کہ یہ پتھر مار رہے تھے۔ اُس کو جو قولو لا الہ کہہ رہا تھا۔ تو ابوطالب نے کہا تم اپنے بچوں کو سمجھا دو۔ میرے بھتیجے۔ یعنی جناب ابوطالب نے محمدؐ کے ہمنا ہونے کا اعلان کر دیا۔ کہ تم اپنے بچوں کو منع کر دو کہ محمدؐ کو نہ بولے۔ تو علیؑ ان سے نہ بولے گا۔ سن لو مسلمانوں تم علماء کو منع کر دو کہ وہ محمدؐ کو کچھ نہ بولیں تو علیؑ والے تم سے نہ بولیں گے۔ تمہارے علماء تو محمدؐ کو کہتے رہیں بڑے۔ بھائی تھے۔ ابوطالب کو کہتے رہے کہ ایمان نہیں لائے۔

رسولؐ کے ماں باپ کے ماں باپ کو کہتے رہے کہ ایمان نہیں لائے تھے اور ہم چپ بیٹھے رہیں؟ ابوطالب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم نہ بولو۔ تو ہم نہ بولیں گے۔ تم سب ملکہ بولو گے تو علیؑ تنہا بولے گا تو کسی کا ہاتھ ٹوٹ جائیگا کسی کی واحد نیت ختم ہو جائے گی۔ خلافت کا پیر ٹوٹ جائیگا۔ آج رسول اسلام کے بارے میں کہا کچھ نہیں کہتا مسلمان۔ مولائے متقیان کے غلام ہو کر ہم کچھ نہ کہیں؟ علیؑ ابن ابی طالب محافظ پیغمبر اسلام تھے اب یہ بچے جب بڑے ہوں گے؟ تو جب بچپن میں یہ حالت ہے علیؑ کی تو کیوں نہ دین بڑھیکا۔ جب پیغمبر اسلام نے اعلان کیا تو سب نے سر جھکا دیا۔ کہنے لگے غور کریں گے دیکھا جائے گا۔ یہ دس برس کا بچہ کھڑا ہو گیا اشہد ان لا الہ الا اللہ اس نے ہماری بات ہی نہ رکھی۔ ایک بچے نے گواہی دی۔ یہ نفسیاتی بات ہے۔ اس لئے بچوں



کو پیچھے لگا دیا۔ تو کسی کا ہاتھ توڑ دیا تو کسی کا پیر توڑ دیا تو سوچتے ہوں گے (یہ علی) نہ ہوتے تو بچے ایسے گھیر لیتے۔ جیسے مکے میں شب ہجرت گھر گھیرے ہوئے ہیں۔ صبح ہوگی تو جسد پیغمبرؐ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ یہ سوچتے ہوئے گھومتے ہوئے کہ صبح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ یہ سوچتے ہوئے گھومتے رہے کہ صبح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا علیؑ۔ ان پر کیا گزری ہوگی۔ کاش یہ ہوتے۔ تو اب دشمنی علیؑ سے بڑھتی جا رہی ہے پوچھا کہاں گئے۔ جواب دیا علیؑ نے کیا میرے سپرد کر گئے تھے جو پوچھ رہے ہو۔ نہیں بتایا علیؑ نے کفار قریش چلے گئے۔ لشکر جمع کر کے آئے بدر کی لڑائی میں ۳۱۲ سپاہی ہیں بھون کھائیں گے۔ یہاں پہنچے تو کیا دیکھا؟ وہی علیؑ پھر چلے گئے اور لشکر جمع کر کے احد میں آئے ایسا شدید حملہ کیا کہ مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے۔ اب لشکر بڑھا محمدؐ کی طرف سب تو بھاگے جا رہے ہیں مار ڈالو محمدؐ وہاں آ کے جو دیکھا تو علیؑ موجود ہیں پیغمبرؐ اسلام کے پاس ذوالفقار ہاتھ میں ہے یہ تمنا بھی پوری نہ ہوئی۔

پہلوان کو لائے خندق میں۔ یہ سمجھ کر کہ اب لشکر بے کار ہے۔ یہ انفرادی جنگ کیوں ہوئی خندق میں؟ یہ احساس تھا کہ جب جاؤ وہی (علیؑ) لڑتا ہے لہذا علیؑ ہی کو ختم کر دیں عمر آیا مگر کوئی نہیں نکلا۔ دیکھ رہے ہیں موت سر پر ناچ رہی ہے۔ علیؑ نکلے۔ خندق میں عمر کا سراٹا رہا ایک کا علاج ہے جتنے نبیؐ کے ساتھ ہیں سب کا علاج ہے۔ اب خیبر میں یہودیوں کو ملایا، مرحب کو سراہا۔ تو



اتنا بہادر ہے پہلوان ہے تفصیل سے پڑھ چکا ہوں۔

محمد نے علی کو مدینے میں چھوڑا انا لیس دن تک مسلمان پلٹتے گئے اور چالیسویں دن تختہ پلٹ گیا۔ ناد علی کا حکم آیا علی کو پکارا علی آئے مرحب کو بھی دو کر دیا خیر فتح ہوا بڑے بڑے نے آکر دیکھ لیا علی سے کسی کا بس نہ چلا اور عداوت بڑھی علی کی طرف سے صلح حدیبیہ ہوئی صلح نامہ لکھا گیا علی نے رسول اللہ کا لفظ لکھا انہوں نے کہا ہم رسول نہیں مانتے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دیتے کہے کہا یا علی رسول اللہ کا لفظ کاٹ دو کہا میں رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے نہیں کاٹ سکتا پیغمبر نے اپنے ہاتھ سے کاٹا جب کاٹ دیا تو پیغمبر نے کہا یا علی آج مجھے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ کا ٹپڑا ہے مشرکین و کفار کے مقابلے میں ایسے ہی ایک دن تمہیں ایک لفظ کا ٹپڑیگا منافقین کے مقابلے میں جب سفین میں صلح نامہ لکھا جائیگا تو ابن عباس نے امیر المومنین کا لفظ لکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے تو ابن عباس نے کہا میں اپنے ہاتھ سے نہیں کاٹوں گا تو علی نے کاٹ دیا۔

فتح مکہ کے بعد جب طہارت کعبہ کا موقع آیا تو پیغمبر نے کہا چلو پڑھو ہم نہیں پڑھیں گے کیوں؟ بہت دن پرستش کی ہمارا ہاتھ نہیں اٹھیکا کہا رہنے دو۔ یا علی تم آؤ اپنے دوش پر چڑھایا جب بت گر رہیں ہونگے اور گرتے دیکھ رہے ہونگے تو انہوں نے سوچا کوئی تو تیار نہ ہوا اگر یہ نہ ہوتا؟ تو کعبہ سے بت جدا ہی نہ ہوتے تو تمین سو ساٹھ بتوں کو ماننے والوں کے دل میں عداوت کسکی بیٹھی علی کی پس منظر بتا رہا ہوں لہذا سوچا اگر کافر اور مشرک بن کر آتے ہیں سامنے تو یہ ختم کر دیتا ہے اب



دوسری ترکیب چلانا چاہیے لہذا لا الہ الا اللہ کہا اور سب مسلمان ہو گئے۔

مثال میں میں اپنے آپکو پیش کرتا ہوں۔ کوئی صاحب خفا نہ ہوں۔ فرض کیجئے میں کافر ہوں مشرک ہوں محلے میں رہتا ہوں آپ نے سوچا کہ محلے میں کوئی مسجد نہیں نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد بن جائے آپ نے مسجد کے لئے زمین خریدنا چاہی میں نے روکنا چاہا کہ کسی طرح آپ زمین نہ خرید سکیں آپ نے دام بڑھائے اور خرید لی پھر آپ نے کھدوائی میں نے کہا زمین نہ کھد نے پائے آپ نے زمین بھی کھدوا دی اسکے بعد دیواریں بھی بلند ہونے لگیں میں نے لڑنا چاہا تو آپ نے مقابلہ کیا مجھے شکست ہوئی آپ نے محرابیں بنائیں قتبے بنائے مسجد تیار ہونے لگی اور میں جل رہا ہوں، اتنی مخالفت کی مسجد پھر بھی بن گئی۔ اب میں نے سوچا حیدر آباد چھوڑ دوں چلا گیا بمبئی اور وہاں جا کر بزنس کیا روپیہ کمایا لکھتی کروڑ پتی بن گیا اب میں نے وہاں کی مسجدوں نے نمازیں پڑھنا شروع کیں۔ ایک صاحب آئے حیدر آباد کے۔ کہا ارے آپ؟ کہا ہاں میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ آپکو پتہ نہیں؟ آپ واپس حیدر آباد آئے کہا ارے وہ جو مسجد نہیں بننے دے رہے تھے وہ کچے مسلمان ہو گئے ہیں۔ ایسے مسلمان کہ تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہوتی۔ کہ اب میں خط لکھنے لگ گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور خط میں کوئی کلمہ لکھ دیتا ہوں۔ اب پورا حیدر آباد کہہ رہا ہے کہ کیا خدا کی مرضی ہے۔ ارے پکا دشمن اسلام کل تک مسجد بننے نہیں دے رہا تھا آج تہجد کی نماز پڑھ رہا ہے سب میں مشہور ہو گیا اب میں چاہ رہا ہوں حیدر آباد



آؤں آپکو خبر ہوئی وہ جو مخالف تھا مسجد کا وہ آرہا ہے ہار پھول لے کر پہنچے استقبال کے لئے۔ میں آیا محلے میں میں نے دیکھا وہ یہی مسجد ہے آپ نے کہا ہاں یہ وہی مسجد ہے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اس مسجد میں آپ نے کہا کہ دیکھو خدا کیسے بدل دیتا ہے دماغ کو کل تک تو مسجد بننے نہیں دیتے تھے آج نماز پڑھ رہے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تہجد میں مجمع زیادہ تھا جمعہ کے دن میں نے تقریر کی میں ایک دن یہ مسجد بننے نہیں دے رہا تھا اللہ کی مرضی شامل حال رہی میں مسلمان ہو گیا۔ لوگوں نے کہا جی ہاں! جی ہاں! سب جی ہاں جی ہاں کہہ رہے ہیں مگر میں نے ایک دن اس مسجد کے بننے میں مزاحمت کی تھی خداوند عالم میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ لہذا میں مسجد کو پھر سے بنانا چاہتا ہوں۔ اسکا یہ صحن بڑا ہو جائے اسمیں فانوس آئے وغیرہ وغیرہ۔۔ میں نے دس لاکھ کا اسٹیٹ بنایا اس مسجد کے لئے اور سب نے کہا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اب ہر ایک یہی کہہ رہا ہے وہ جو مسجد بننے نہیں دے رہے تھے بہت بڑی مسجد بنوارہے ہیں ایک ہنگامہ مچا ہوا ہے لوگ آرہے ہیں میری زیارت کو۔

اب میں بتا رہا ہوں یہ مکان خرید لیا جائے یہ حوض بڑا ہو بحر حال بڑا ہونا چاہئے صحن بنے۔ اب سب نے ملکر دیواریں کھودیں قبة گراے چھت گرائی میناریں گرائیں اور فرش اکھاڑا اب سب لیول ہو گیا۔ یہاں سے وہاں تک تو مجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔ میرا پتہ ہی نہیں چلتا کہاں گیا؟ اوہ ہودھو کہہ دے گیا۔ دیکھئے پہلے چاہتا تھا نہ بنے اور اب مسلمان بن کے آیا اور ہمارے ہاتھ



سے تڑویا گیا بس اسی طرح جنہوں نے چاہا کہ اسلام نہ پھیلے انہوں نے فریب دیا اور مسلمان ہو گئے ان سے بیعت لیکر خلیفہ بن گئے فتح مکہ میں کلمہ پڑھ لیا جسکو دیکھو مسلمان جسکو دیکھو کلمہ گو کس نیت سے ہوئے مسلمان؟ کہ ڈھا کے رہیں گے اسلام کی مسجد کو اب آپ کو خبر ہوئی کہ یہ ہمارے ہاتھ سے مسجد گردانا چاہتا تھا اس شہر میں ایک اور مسجد بھی تھی میں نے چاہا کہ اس مسجد کو بھی گروادوں میں چاہتا ہوں کہ مسجد بھی کھد جائے اور جب یہ مسجد کھد جائیگی اسکو بھی میں بہت بڑی بنوادوں گا وہاں کے پیش امام نے کہا کہ نہیں بھائی صاحب بس جیسی ہے ویسی ہی رہنے دیجئے۔ تو وہ مسجد تو کھود دی آپ نے، انہوں نے نہیں کھودی۔

شیعہ کیوں کہ اماموں پر یقین رکھتے تھے انہوں نے اپنے اسلام کو منہدم ہونے نہیں دیا اور انکے ہاتھ سے جو بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے مسمار کر دیا تو حید بھی گئی نبوت بھی گئی قیامت بھی گئی نماز روزہ سب ہر چیز گئی۔

مسلمانوں غور کرنے کی بات ہے تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جو لوگ فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے وہ دل سے نہیں ہوئے تھے کثرت سے ایسے مسلمان تھے۔ جو کلمہ پڑھتے تھے مگر دل سے نہیں آپ کہیں گے الزام دے رہے ہیں جھوٹی بات کہہ رہے ہیں۔ تو قرآن میں سورہ منافقین دیکھ لیجئے یہ سورہ انکے لئے جو زبان سے کلمہ پڑھتے تھے دل سے ایمان نہیں لاتے تھے۔ تو انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ اسلام ختم ہو جائے۔ اور کیسے؟ کفر کے عالم میں نہیں بلکہ اسلام کے عالم میں مسلمان ہو کے یہ کوشش کہ اسلام مٹ جائے ہم اثر پیدا



کریں گے اسلام میں۔ اور اقتدار پیدا کریں گے اسلام میں اور جب ہمارا اثر  
 واقفدار ہو جائے تو قرآن کے احکام بھی مٹا دیں گے رسول کی حدیثیں بھی مٹا  
 دیں گے۔ اور ضرورت پڑے گی تو گڑھ دیں گے، دین بدل کے چھوڑ دیں گے  
 ۔ یہ وہ تھے جنہوں نے اسلام مٹانا چاہا۔ اب بچائے کون؟ بچانے والا وہ ہی  
 ہے جو نبی کی زندگی میں اسلام بچا رہا تھا تو نبی کے مرنے کے بعد بھی اسلام کے  
 بچانے کا ذمہ دار ہے تو دشمنی ہوتی کس سے ہے؟

اگر آپ کمال یار جنگ پیلیس گرانا چاہیں اور وہاں لوگ کھڑے ہوں  
 کہ ہم نہیں گرانے دیں گے۔ تو پیلیس سے لڑائی تھوڑی ہوگی۔ لڑائی تو بچانے  
 والے سے ہوگی۔ جو محمدیت کے دشمن تھے انکی لڑائی محمد سے تھوڑی ہوگی بچانے  
 والے سے ہوگی بچانے والے ہیں اہلبیتؑ لہذا دشمنانِ محمد کی عداوت بڑھ گئی  
 اہل بیتؑ سے، مگر اہل بیتؑ نے کہا ہم دین نہیں مٹنے دیں گے یہ چاہتے تھے کہ  
 ہدایت میں گمراہی زمر ہو جائے۔ لیکن علیؑ ابن ابی طالب نے کہا یہ نہیں ہو  
 سکتا۔ جب چوتھی خلافت میں علیؑ ابن ابی طالب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور علیؑ  
 کو مسلمانوں نے خلیفہ مان لیا شام والوں نے نہیں مانا۔ ہم نہیں قایل۔ ہم نہیں  
 مانتے۔ کہا حق ہے مکہ مدینے والوں کو علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا اگر علیؑ  
 بیعت نہ کروا لیتے تو یہ کلمہ زبان پر کیسے آتا۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے، جو  
 بات ہم پہلے سے کہتے چلے آ رہے ہیں وہ اب چوتھی منزل میں کہی جا رہی  
 ہے۔ کہ مسلمانوں کے وہاں کے لوگوں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے ہم خونِ عثمان



کا بدلہ لیں گے۔ تو جب علیؑ آپ کے نزدیک خلیفہ ہی نہیں ہیں تو اب علیؑ سے بدلہ کا ہے کا؟ علیؑ نے قتل نہیں کیا جنہوں نے قتل کیا ہے ان سے بدلہ علیؑ سے کا ہے کا بدلہ۔ بدلہ لینے کے لئے علیؑ خلیفہ ہیں اور بیعت کرنے کیلئے نہیں ذرا اس پر فیصلہ اپنے ذہن میں کیجئے، انتقام کے لئے ہیں اور بیعت کے لئے نہیں سمجھانے کے لئے علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

ترماہ کو بھیجا حضرت ترماہ ذرا دراز قد تھے ذرا طولانی قد تھا ناقہ بھی چھانٹا اونچا اس طولانی ناقے پر بیٹھ کر جناب ترماہ شام پہنچے سمجھانے کیلئے باغ میں عمر عاص کے ساتھ معاویہ ٹہل رہے تھے۔ انکو جو آتے دیکھا طولانی آدمی اور اونچے ناقے پر۔ آؤ ان سے مذاق کریں قریب پہنچے کہا کیا آپکو آسمان کی خبر ہے؟ ترماہ نے کہا ہاں ہے۔ کیا ہے؟ کہا خدا ہے اسکے انبیاء ہیں ختمی مرتبت کی رحمت ہے اور آسمان وزمین کے درمیان علیؑ اور ہاتھ میں ذوالفقار ہے اور تیری موت۔ معاویہ نے کہا بڑے چرب زبان ہو کہا تم نے آسمان کی خبر پوچھی میں نے بتادی۔ معاویہ نے کہا بڑے دلچسپ معلوم ہوتے ہو ساتھ لے گئے باغ گھمایا یہ دیکھو ہم نے باغ بنوایا ہے۔ ترماہ نے کہا کہاں سے پیسہ لائے؟ تمہارے باپ کے تو اتنی دولت نہیں تھی؟ گھر لے گئے محل دکھایا۔ ترماہ نے پوچھا رسول کے پاس تو محل تھا نہیں۔ تمہارے پاس کہاں سے آگیا؟ یہ بیت المال کی رقم اپنے محل میں صرف کی۔ دیکھئے علیؑ والا کتنا جری ہوتا ہے۔ سامنے کھانا رکھا گیا۔ ۸۰ قسم کے سالن تھے ترماہ نے پوچھا یہ تم کہاں سے



لائے پتہ چلے گا ایک دن یہ سب اموال مسلمین ہے ترماہ نے نمک اٹھایا روٹی اٹھائی مختصر سا کھایا پوچھا کیوں نہیں کھایا جو میرا حق تھا نکال لیا میں نے۔ میں حرام کا مال نہیں کھاتا تو معاویہ نے کہا یہ تو عجیب قسم کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ایسے ہی نہیں آیا۔ علیؑ کا پیغام لے کر آیا ہوں اپنے ارادے سے باز آ جاؤ اور مسلمانوں کو خوں ریزی سے بچاؤ۔ معاویہ نے کہا کہ ہم ایک خط لکھتے ہیں علیؑ کو پہنچا دو کہا ضرور پہنچا دوں گا خط لکھنے والے سے لکھوایا کہا کہ اے علیؑ ہم سے لڑنے کا ارادہ ملتوی کر دو اسلئے کہ ہمارے پاس اتنی فوج ہے کہ جیسے رائی کے دانے۔

ترماہ نے کہا یہ لکھوار ہے ہو ہم سے جواب سن لو مولا کے پاس کیوں بھیجتے ہو۔ کہا کیا جواب ہے؟ کہا کہ مولا نے ایک مرغ پالا ہے جس کا نام ہے مالک اشتر جب اسکے سامنے رائی کے دانے آئیں گے تو وہ چن چن کر کھالے گا۔ کہا یہ تو جواب یہیں پر ہی دے دیا۔ اچھا تو پھر ایسا لکھو علیؑ کو کہ میرا لشکر ایسا ہے جیسے آسمان کے ستارے۔ کہا یہ بھی بے کار لکھوار ہے ہو۔ کہا کہ میرا مولا ہے آفتابِ امامت ہے جب چمکے گا تو سارے ستارے جھلما جائیں گے۔ امیر شام نے پوچھا ترماہ سے، ترماہ یہ بتاؤ کہ علیؑ نے تمہیں کیا دیا ہے جو ایسی باتیں کر رہے ہو علیؑ نے کیا نہیں دیا ہے؟ کہا کیا دیا ہے چلتے وقت۔ کہا چلتے وقت تو کچھ بھی نہیں دیا ہے۔ کہا وعدہ کیا ہے کہا کب کا وعدہ۔ کہا کہ نجات کا۔ اگر امیر شام اختیار رکھتے تو کہتے کہ میں بھی نجات کا وعدہ کرتا ہوں



(معاویہ نے کہا) یہ تو آخرت کا وعدہ ہے دنیا میں کیا کام آئے گا پوچھا اگر کچھ دیں گے تو قبول کرو گے۔ کیوں نہیں۔ کہا کہ پچاس ہزار درہم دے دو۔ پچاس ہزار کی تھیلی آئی۔ بغل میں دہائی ترماہ نے پوچھا کہ قبول کیا کہا کیوں نہ قبول کرتا ہمارا ہی مال ہے۔ کہا میں نے ہی پچاس ہزار درہم دیئے ہیں کہا کہ ہاں دیئے ہیں کہا کہ اعلیٰ کے پاس جا کر ہماری مدح کرنا ترماہ نے جواب دیا میں پیسے لے کر مدح نہیں کرتا ہوں۔

کہا پھر یہ رقم لے جا رہے ہو۔ کہا کہ ہمارا ہی مال ہے تم نے جمع کیا اور تم نے دیا ہی کیا ہے؟ پریشان ہو گئے معاویہ۔ کہا اعلیٰ سے کہو کہ بازار ہیں۔ جواب دیا تم بازار آؤ۔ جب ترماہ واپس چلے گئے اور جا کر امیر المومنین کو واقعہ بتایا تو جناب محمد بن ابی بکر نے خط بھیجا معاویہ کے نام۔ یہ واقعہ تاریخ طبری میں بھی موجود ہے اور تاریخ ابوالفدا میں بھی موجود ہے جس میں جناب محمد ابن ابی بکر نے لکھا کہ ارادے سے بازار ہو اس لئے کہ تمہارے آبا و اجداد نے ہمیشہ اسلام کی مخالفت کی رسول اسلام کی مخالفت کی ہمیشہ سے تمہارے آبا و اجداد نے بتوں کی پرستش کی (دیکھئے یہ بھی وہ مقام ہے جس میں پرکھ کر بولتے اب یہ بڑے بڑوں کی باتیں ہیں ہم خالی سن سکتے ہیں بول نہیں سکتے تو سن لیں مسلمان بولے نہیں کچھ اسمیں) انہوں نے لکھا اعلیٰ ابن ابی طالب کی فضیلت کو پہنچ نہیں سکتا وہ اللہ کا ولی ہے وہ حافظ قرآن ہے وہ حافظ ہے یہ لفظیں ہیں کہ جناب محمد ابن ابی بکر کی۔ اعلیٰ تاریخ بدر ہے فاتحہ خیر ہے علیؑ وہ جو تاویل قرآن



کرتا ہے علیؑ وہ جو علوم نبوی کا حامل ہے علیؑ وہ ہے جو ید اللہ ہے عین اللہ ہے  
 کی ساری زندگی حفاظت اسلام میں گزری علیؑ نے ہر دور میں اسلام کی نصر  
 کی۔ تم گمراہی سے باز آؤ۔ دیکھئے غشی سے رو کا جناب محمد ابن ابی بکر نے اور میں  
 تمہیں سمجھاتا ہوں کہ تم جہنم نہ مول لو اس لئے کہ علیؑ قسم ہیں نار و جناں کا یہ  
 نامہ لکھ کر بھیجا۔

نامہ سے زیادہ نامہ کا جواب سن لیجئے شام سے جواب آیا جناب محمد  
 ابن ابی بکر کے پاس۔ اسمیں لکھا تھا کہ تم نے مجھے اتنی ہدایت دی اور اپنے باپ  
 کو نہیں سمجھایا یہ جواب ہے۔ اور اگر تمہارے باپ علیؑ کی مخالفت نہ کرتے تو  
 مجھے آج حق کیا پیدا ہوتا علیؑ سے مخالفت کا؟ اب یہ مناظرہ امیر شام پڑھ رہے  
 ہیں میں نہیں پڑھ رہا ہوں میں تو سن رہا ہوں اور ادوار میں نہیں سمجھایا؟ علیؑ کی  
 مخالفت میں نے نہیں کی ہے۔ علیؑ کی مخالفت انہوں نے کی ہے جنہوں نے نبی  
 کے بعد علیؑ سے گریز کیا ہے اب جب ایک راستہ بن گیا ہے میں اس راستے کی  
 بقا چاہتا ہوں اور تم اس راستے سے پھر گئے ہو اور تم نے علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کر  
 لی۔ یہاں سے سمجھے کہ کسکا ”اور یجن“ کہاں سے ہے محمد ابن ابی بکر کے خط  
 سے سمجھیں کہ شیعوں کا اور یجن کہاں تک گیا ہے۔ جس کا سلسلہ رسولؐ سے مل رہا  
 ہے اور اسکے جواب کے خط میں سقیفہ سے سلسلہ بتایا گیا ہے اب بتائیں کہ یہ  
 بعد کا مذہب ہے (یعنی شیعہ مذہب بعد کا ہے یا سنی مذہب بعد کا ہے) مگر اس  
 خط و کتابت کے بعد بھی لاکھوں کا لشکر۔ ادھر سے مولائے کائنات بڑھے



کوفے سے۔ بصرہ سے جناب ابن عباس آئے تھے ساتھ دینے کے لئے اور سفین کے مقام پر پہنچ کر ایک مہینے تک دونوں کا لشکر کھڑا رہا۔

محرم کے زمانے میں، سفر کے مہینے میں جنگ شروع ہوئی۔ برابر علی ابن ابی طالب سمجھاتے رہے۔ پیغام بھیجے سفیر بھیجے سمجھایا کہ دیکھو کہ اکابر اصحاب میرے ساتھ ہیں۔ دیکھو میرے ساتھ عمار پاس ہیں دیکھو میرے ساتھ اویس قرنی ہے دیکھو میرے ساتھ حذیفہ یمانی ہے اور انکو بھی بھیجا علی ابن ابی طالب نے کہ ذرا انہیں سمجھاؤ۔ نہ عمر عاص نے مانا اور نہ معاویہ نے اسی درمیان جب جا رہے تھے علی ابن ابی طالب تو پانی کی قلت ہو گئی تو لوگوں نے پانی تلاش کرنا چاہا، راستے میں ایک گھر تھا اس راہب سے پوچھا اس نے کہا کہ یہاں پانی کا کوئی آثار نہیں البتہ یہاں سے کئی میل سے فاصلے پر ہے۔ سپاہیوں نے کہا ہم جائیں؟ علیؑ نے کہا نہیں پانی یہیں موجود ہے ایک جگہ پر نیزہ گاڑا اور کہا کھودو راہب گھر سے نکل آیا جب کھدائی شروع ہوئی اور مٹی ہٹ گئی تو وہاں پتھر نکل آیا لوگوں نے کہا یا علیؑ پتھر نہیں اٹھتا مولانا نے ایک انگلی رکھی اور پتھر اُکھاڑ پھینکا علیؑ نے پتھر ہٹا دیا انگلی کے اشارے پر وہ راہب آگے بڑھا۔ تم کون ہو تمہارا نام کیا ہے؟ کہا میرا نام علیؑ ہے۔ کہا تم کس کے وصی ہو کہا میں جناب محمد مصطفیٰ کا وصی ہوں قدموں پر گر پڑا کہا کلمہ پڑھائیے میں مسلمان ہوؤں گا کہا یہاں پانی موجود مگر کسی کو اس کا پتہ نہیں ہے سوائے نبی آخر کے وصی کے۔ صحیفے میں لکھا تھا علیؑ کا ذکر بھی تھا میں سمجھ گیا آپ وہی ہیں اس خدا کے



صحیفے میں لکھا ہے۔

علیؑ نے کہا میں بھی شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے میرا ذکر اصحاف میں کیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جنگ جو ہوئی کس بنیاد پر ہوئی ادھر بھی مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اور ادھر کہتے ہیں ہم امیر شام کو مانتے ہیں دونوں طرف مسلمان تھے لڑائی کیسی؟ یہ بھی مسلمان، وہ بھی مسلمان ادھر بھی لا الہ الا اللہ ادھر بھی لا الہ الا اللہ ادھر بھی رسولؐ کا نام ادھر بھی رسولؐ کا نام ادھر بھی قرآن ادھر بھی قرآن دونوں طرف مسلمان۔ اب دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا پہلے تو بات صاف تھی ادھر کفر ادھر مسلمان اب پریشانی یہ ہے کہ ادھر بھی مسلمان ادھر بھی مسلمان، ایسی جنگیں ہوئی ہیں جیسی ہوئی بنگلہ دیش میں یہ بھی عجیب و غریب بات ہے ہم مسلمان ہوئے خدا کیلئے اور یہاں وطن چھوڑ کر گئے کہ کافر ہیں یہاں رہنے نہیں دینگے ڈر کے گئے قتل ہونے پاکستان جائیں گے وہاں سب مسلمان ہیں، مسلمان مسلمان میں کیا جھگڑا؟ وہاں بھی مسلمان مسلمان میں جنگ ہوئی یہاں سے گئے کیوں؟ کیوں کہ خدا پر بھروسہ نہیں تھا مسلمانوں نے مسلمانوں کا گلا کاٹا اور پھر وہ مسلمان گیا اس لئے تھا کہ ملک بنوایا اسلئے کہ خطرہ ہے اور ایک دوسرے کے لئے خطرہ بن گئے۔ کیوں؟ کیوں کہ وہ تھا اقتدار کا معاملہ تو معلوم ہوا جب مسلمان پر اقتدار کا بھوت سوار ہوتا ہے تو وہ پھر مسلمان نہیں رہتا۔ چودہ سو برس سے سمجھا رہے ہیں کہ مسلمانوں پر حکومت کا بھوت سوار ہوا تو نہ حسنؑ کو دیکھا نہ حسینؑ کو دیکھا مسلمان مسلمان



سے برسرِ پیکار لڑا رہا تھا۔ وہی اقتدار جو ہے ہمارے پاس یہ حمد اللہ جمہوریت نہیں ہے فرقہ شیعہ اثنا عشری یہاں تو صحر ہے۔

جسکو اللہ نے حکم دیا اسکی پیروی ہے نبی کی وفات کے بعد جمہوریت کا

علی نے کہا میں بھی شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے میرا ذکر اصحاف میں کیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جنگ جو ہوئی کس بنیاد پر ہوئی ادھر بھی

مسلمانوں کے جو حقہ خلیفہ اور ادھر کہتے ہیں ہم امیر شام کو مانتے ہیں دونوں

طرف مسلمان تھے لڑائی کیسی؟ یہ بھی مسلمان، وہ بھی مسلمان ادھر بھی لا الہ اللہ

ادھر بھی لا الہ اللہ ادھر بھی رسول کا نام ادھر بھی رسول کا نام ادھر بھی قرآن

ادھر بھی قرآن دونوں طرف مسلمان۔ اب دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ تو معلوم

ہوا پہلے تو بات صاف تھی ادھر کفر ادھر مسلمان اب پریشانی یہ ہے کہ ادھر بھی

مسلمان ادھر بھی مسلمان، ایسی جنگیں ہوئی ہیں جیسی ہوئی بنگلادیش میں یہ بھی

مجیب وغریب بات ہے ہم مسلمان ہوئے خدا کیلئے اور یہاں وطن چھوڑ کر گئے

کہ کافر ہیں یہاں رہنے نہیں دینگے ڈر کے گئے قتل ہونے پاکستان جانس کے

وہاں سب مسلمان ہیں، مسلمان مسلمان میں کیا جھگڑا؟ وہاں بھی مسلمان

مسلمان میں جنگ ہوئی یہاں سے گئے کیوں؟ کیوں کہ خدا پر بھروسہ نہیں تھا

مسلمانوں نے مسلمانوں کا گلا کاٹا اور پھر وہ مسلمان گیا اس لئے تھا کہ ملک

بنوایا اسلئے کہ خطرہ ہے اور ایک دوسرے کے لئے خطرہ بن گئے۔ کیوں؟ کیوں

کہ وہ تھا اقتدار کا معاملہ تو معلوم ہوا جب مسلمان پر اقتدار کا بھوت سوار ہوتا

ہے تو وہ پھر مسلمان نہیں رہتا۔ چودہ سو برس سے سمجھا رہے ہیں کہ مسلمانوں پر

حکومت کا بھوت سوار ہوا تو نہ حسن، کو، کھانا، حسین، کو، کھانا، مسلمان



نے جوہد کا وعدہ کیا ہے وہ نہ سب کا وعدہ کیا ہے اسلئے تھوڑے ہی کہا کہ جوڈاکہ  
ڈالنے جائے وہاں اعلیٰ دعائی۔ عی مدد کرتا ہے جب نصرت اسلام کیلئے لڑو۔

جب مجیب کے ساتھ اکثریت ہوگئی تو کیوں نہ خلیفہ مان لیا پاکستان  
کے مسلمانوں نے۔ میرا استدلال ہے اسلئے کہ اکثریت تھی۔ کس پر اجماع  
ہو اسلئے کسی سید پر بھی تو نہیں یہ کہہ کر رو کر دیں گے کہ ہم سید کو نہیں کو مانتے  
ہیں اسلئے کہ امامت نبوت ایک جگہ کیسے؟ مجیب تو شیخ تھا پاکستانی علماء کہتے تھے  
جہاد ہے جہاد ہے یہاں کے علماء کہتے تھے قطعی جہاد نہیں اسکو جہاد سے کوئی  
واسطہ نہیں ایک ہی بات تھی فتویٰ مختلف تھے وہاں ذور بندھا تھا کہ جہاد ہے  
یہاں کہتے تھے کہ سیاسی جنگ ہے جہاد سے کوئی تعلق نہیں مسلک ایک، دین  
ایک فرقہ ایک پھر فتویٰ اسلام کے دو کیسے آپ نہیں سمجھے یہاں والے اسلئے  
نہیں کہتے کہ جہاد نہیں ہے کیوں کہ یہاں کی حکومت کہہ رہی تھی کہ جہاد نہیں  
ہے تو وہاں والوں کی بات مان لی۔ گنام سہی نام نہاد سہی کم سے کم اسلامی  
حکومت کی بات مانی۔ یہاں کے علماء نے کہا کہ جہاد نہیں تو سیکولر اسٹیٹ کی  
بات مانی اسکا مطلب یہ ہے علماء فتویٰ دیتے ہیں گورنمنٹ کے (اثر) انفلوینز پر  
ارے جو علماء گورنمنٹ کی ڈیموکریسی انفلوینز پر فتویٰ دیتے ہوں تو انکے  
بزرگوں نے جو دور بنی عباس اور بنی امیہ میں فتویٰ دیئے وہ بھی حکومت کے  
دباؤ میں دیئے۔ اچھا حضور کا تقیہ بھی تو جائز نہیں جو کہہ دیا جائے کہ تقیہ کر لیا تھا  
۔ جو سیاست سے مرعوب حکومت سے مرعوب وہاں والے کچھ کہتے ہیں یہاں



والے کچھ کہتے ہیں اگر کوئی صحیح بات کہنا چاہے وہاں چاہے یہاں تو معلوم ہوا کہ حکومتوں کے دباؤ میں جو مار ڈالا جائے وہ صحیح بات کہنے والا ہوتا ہے اسی لئے علیؑ والوں نے جانیں دیکر اسلام کو بچایا ہم انکو مان رہے ہیں جنگ صفر میں شروع ہوگی علیؑ اتمام حجت کر دو مگر معاویہ نے انجام حجت پر مانا یہاں تک کہ جناب عمار یا سر شہید ہوئے جب عمار یا سر شہید ہوئے تو عمر عاص نے کہا یہاں سے چلو۔ کہا کیوں؟ کہا میں نے رسول کو کہتے سنا ہے کہ عمار یا سر باغیوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو ہم باغی ہو گئے یہ حدیث رسول عمار یا سر شہید ہو گئے تو کہا کہ ہم عمار کے قاتل نہیں ہیں کہا کیوں؟ کہا کہ عمار کے قاتل وہ جو عمار کو لائے تھے۔ یعنی علیؑ نہ تو علیؑ عمار کو لاتے اور نہ عمار قتل ہوتے یہ بات جب علیؑ تک پہنچی تو علیؑ نے کہا کہ اگر میں عمار کا قاتل ہوں تو پھر جناب حمزہ کے قاتل کون؟ نہ محمدؐ حضرت حمزہ کو احد میں ساتھ لاتے نہ حمزہ مارے جاتے۔ پھر جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا معاویہ یہ کیوں مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگتے ہو۔ تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ ہو جائے تو مجھے قتل کر لے یا میں تجھے قتل کر دوں۔ یہ سن کر عمر عاص نے کہا بات تو ٹھیک ہے کہا کیا میری موت پکاری ہے جو علیؑ کے سامنے لڑنے جاؤں ارے کوئی جا کر واپس پلٹا بھی ہے؟ تو چاہتا ہے میں مارا جاؤں تو حکومت کرے۔

دیکھ یہاں پر اسلام کی رہبری مقصود نہیں ہے حکومت کی لالچ ہے۔ یہ جملہ بتا رہا ہے کہ میں مارا جاؤں تو حکومت کرے۔ ہمارا کام رہبری نہیں بلکہ ہم



حکومت کرنا چاہتے ہیں الغرض سمجھا بجھا کر معاویہ نے عمر عاص کو بھیجا عمر عاص جب آیا تو دیکھا علی کے ہاتھ میں ذوالفقار ہے تاریخ میں دیکھ لیجیے میں کہہ نہیں سکتا کہ کسے کیا کہا؟ علی نے منہ پھیر لیا۔ سمجھے آپ یعنی جو بھی علی کے مقابلے پر آئے گا ننگا ہو جائے گا۔ جنگ شروع ہوئی گھم۔ مان کی جنگ ہونے لگی عمر عاص نے معاویہ کو مشورہ دیا کہ کسی طرح سے یہ جنگ رکنا چاہئے لہذا معاویہ نے نیزوں پر جزدان بلند کیے اب ادھر بھی بیعت کئے ہوئے مسلمان موجود تھے انہوں نے کہا یا علی معاویہ کے لشکر میں نیزوں پر قرآن بلند ہو گئے ہیں اب جنگ بند کر دینا چاہیے علی نے کہا کہ یہ قرآن نہیں ہیں بلکہ جزدانوں میں پتھر و اینٹ بھرے ہیں افسوس کا مقام ہے مسلمانوں۔ قرآن کی جگہ اینٹ ہ پتھر اسی وجہ سے قرآن آج تک سمجھ میں نہیں آرہا ہے اور ابراہیم ابن مالک اشتر کو حکم علی ابن ابی طالب کو حکم اس وقت ملا کہ جنگ روک دی جائے جبکہ سوانیزہ باقی رہ گیا تھا معاویہ کا خیمہ۔ مالک نے بوٹی نوچ لیے ہائے دو منٹ بعد یہ حکم آتا تو جنگ فٹ ہو گئی تھی۔ نہ ہوا لے یہ تھے مجاہد جو حکم امام کے خلاف عمل نہیں کر سکتے تھے۔ اگر انا ہوتی تو کہتے تو فتح کر کے رہیں گے۔ مالک ہاتھ مل کر رہے گئے۔ یا علی آپ نے مالک کو تو روک لینا آسان تھا مگر عباس کو روکنا مشکل ہے شمر نے کہا عباس خیمے کنارے سے اٹھا لو کہا ایک بار شیر خدا کے فرزند کو جلال آیا جو خیمے یہاں سے ہٹائے قبضے پر ہاتھ چلا گیا زینب نے پکارا ماں جائے بھیا تلوار چلا چاہتی ہے۔ عباس کو بلا لو بھیا

## نویں مجلس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا  
انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

برادرانِ ملت - خداوندِ عالم قرآن مجید میں ارشاد فرما رہا ہے کہ  
دیکھو اللہ کے دین میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔ اور زبردستی نہیں ہے اپنی عقل  
سے سمجھ کر اللہ کے دین کو قبول کرنا اور ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ نے ہدایت سے  
گمراہی کو جدا کر دیا۔ اب ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے علیحدہ اور جس نے جھوٹے  
خداؤں کا انکار کیا اسے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لیا اس رسی کو جو رستی کبھی ٹوٹنے  
والی نہیں ہے اور اللہ ہر بات کا سننے والا ہے اور اللہ ہر بات کا جاننے والا  
ہے۔ اور اس سلسلے کی اس موضوع کی یہ آخری منزل ہے میں مسلسل اس بات کی  
کوشش کر رہا ہوں کہ موضوع کا حق ادا کر دوں میں نہیں کہہ سکتا کہ موضوع کا  
حق ادا ہو سکا یا نہیں۔

اگر مسلمانوں نے صدق دل سے غور کیا ہوگا تو ان کو اس کا اندازہ



ضرور ہو گیا ہوگا کہ اسلام کے معاملات دین کے معاملات میں ان تک دین پہنچانے میں دیانت نہیں برقی گئی، اسی لئے اسلام میں فرقے ہو گئے حالانکہ دین خدا بالکل واضح دین ہے ہم مسلمان ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اگر ہدایت کو نہ پہچان سکیں؟ ایک مشرک سے تو اتنی توقع کر سکتے ہیں کہ وہ حق کو پہچانے گا، ایک کافر سے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ حق کو پہچانے گا، مجھے حیرت ہوتی ہے علماء اسلام پر مجھے حیرت ہوتی ہے مبلغین اسلام پر جب حق کی دعوت دیتے ہیں غیر مسلموں کو جب آپ نے خود فیصلہ نہیں کیا کہ اسلام ہے کیا؟ اور دوسروں کو دعوت اسلام دے رہے ہیں، آپ نے خود طے نہیں کیا کہ کونسا ترجمہ درست ہے اور کونسا ترجمہ درست نہیں ہے، ابھی آپ کے یہاں یہ طے نہیں ہے کہ ان لوگوں کی حدیث صحیح نہیں ہے آپ کے یہاں ابھی یہ بھی طے نہیں ہے کون سا مسلک درست ہے اور کون سا مسلک درست نہیں ہے، آپ کے یہاں ابھی طے نہیں ہے کہ پیغمبر اسلام امی تھا یا علم لیکر آیا تھا؟ آپ ابھی اسی پر بحث کر رہے ہیں کہ وہ پیغمبر بشر محض تھا یا نورانی پیغمبر تھا؟ آپ اسی پر بحث کر رہے ہیں کہ کوئی ہادی ہے یا پیدا ہوگا، خدا کے دیدار کی روایتیں ہیں کہ لوگ اللہ کا دیدار کریں گے خدا کے وجود کی خاطر خدا کا جسم ثابت کیا جا رہا ہے اور راویوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ عرش پر بیٹھا ہے گوشت لٹک رہا ہے دیکھئے خدا کو اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ جس تخت پر بیٹھے، اس طرح بنائے کہ



گوشت لٹک نہ سکے، جب بے عقلی کی بات ہوتی ہے تو خود ظاہر ہو جاتی ہے اور اتنا جاری ہے کہ عرش چر چر رہا ہے، عرش پر بلا لیا اور کہا نعلین پہن کر آؤ، آخر ان کی سمجھ میں تو آئے کہ عرش خالی ہے، عرش وہ جگہ ہے جہاں محمد نعلین پہن کر گئے۔

اتنا فرق ہے آپ کے فرقوں میں نظریات میں جہاں ہمیں پاپوش نظر آئی، وہاں آپ کو خدا نظر نہیں آیا جہاں ہمیں پاپوش نظر آئی، وہاں آپ کو خدا نظر آیا، تو جب آپ اس کو نہ پہچان سکے، اس کی معرفت تک نہ پہنچ سکے اس نبی کو نہ سمجھ سکے جس کے قدم عرش پر تھے تو آپ اسے کیا پہچانیں گے جس کے قدم مہر نبوت پر ہیں، آپ نہیں پہچان سکتے اس لئے کہ تصور ہی ایسا قائم کر دیا گیا ہے کہ عرش تک نہ جاسکے ذہنیت بدل دی گئی، فلسفہ اسلام تبدیل کر دیا گیا، شروع سے کوشش ہی اس بات کی گئی کہ بنیادی اختلافات پیدا کر دئے جائیں، تاکہ صحیح ماڈے پر ذہن پہنچ ہی نہ سکے اسی وجہ سے آج پڑھ لکھے علماء تعلیم یافتہ حضرات کے ذہن میں یہ سوال ہے کہ اسلام ہے کیا؟ یہ حدیثوں کا مجموعہ ہے کیا؟ یہاں پر بھی ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب مرحوم نے یہ تحریک چلائی تھی کہ اسلام کے تمام فرقوں کے علماء بیٹھیں اور بیٹھ کر طے کر لیں کہ رسول کی کونسی حدیث صحیح ہے۔ آج ہمیں سوچنا چاہئے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ جسکی وجہ سے جو عرش تک جھوٹ بتلاتی ہے وہ جھوٹ بول گئے نبی کے نام پر اور دشواری آگئی۔ یہ اسلام کو دشواری کا فروں کی جانب سے نہیں ہے، مشرکوں کی لائی ہوئی نہیں یہ



دشواری خود مسلمانوں کی پیدا کی ہوئی ہے۔

صحیح بخاری میں اس طرح کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں، چھاٹ کر چھ لاکھ حدیثیں اس کے سامنے پیش کی گئی جس میں انھوں نے ان کو لیا جن کو صحیح سمجھا، اب آپ اس سے اندازہ کیجئے کہ اس وقت تک چھ لاکھ باتیں نبی کے لئے گڑھی جا چکی تھیں، اور آج تک نہ جانے کتنا گڑھ لیا ہوگا؟ اس وقت تک تو کم سے کم یہ تھا کہ وقار پیغمبرؐ مسلمانوں کے ذہنوں پر اتنا تھا کہ اگر کہنا ہوتا تھا تو کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا ہے آج تو بحمد اللہ علماء کو نبیؐ کے حوالے کی ضرورت نہیں ہے، مسلمانوں ہم تم سے کہتے ہیں اسلام یہ ہے، اور مسلمان نے کہا بے شک جو آپ کہتے ہیں وہ ہی اسلام ہے، کیا ہوا؟ نظریات گھٹتے گھٹتے وقار کم ہوتے ہوتے آج مسلمان کے پاس نبوت کا کوئی معیار باقی نہیں رہا، نتیجہ کیا ہے علماء منبروں پر آتے ہیں، مگر حقیقت محمدیؐ نہیں بیان کر سکتے کیوں؟ اس لئے کہ رسولؐ نے کہا تھا یہ بیان نہیں کرتے، مسلمانوں سو نہجوں تو رسولؐ ایسا تھا اور رسولؐ کے بعد والے جنہیں ہم مانتے ہیں ان کو کوئی نسبت نہیں ہے رسولؐ سے لہذا ان سے عقیدت گھٹ جائے گی تو بعد میں جو رہبر تھے ان کی حقیقت کی بقاء کے لئے مقام محمدؐیت نہیں کہہ سکتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سے محبت نہیں ہے۔

ایک معمولی سی بات عرض کرتا ہوں اب ربیع الاول آرہا ہے جشن



میلا دینے پر منایا جائے گا حال ولادت پیغمبر پڑھا جائیگا، ذکر ولادت پیغمبر مسلمان کرتے ہیں نبوت کا اعلان تو کیا تھا چالیس برس کے سن میں، یہ آپ ولادت کیوں مناتے ہیں؟ مبعثیت منائیے، جب سے نبیؐ مبعوث ہوئے اس تاریخ کا جشن منائیے یہ مولود نبی کیوں مناتے ہیں رسول کی ولادت کیوں مناتے ہیں، رسول نے تو اعلان چالیس برس کے سن میں کیا تھا، کہا ٹھیک، چالیس برس کے سن میں اسلام بتایا پہلے رسول تو تھے، تو معلوم ہوا کہ جو رہبر ہوتا ہے اسکی ولادت کا دن بھی منایا جاتا ہے اور ہر مذہب میں ہے ہر مذہب میں سے مسلمانوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ہندوؤں میں ہے، وہ بھی اپنے رہبروں کی ولادت کی تاریخ یاد رکھتے ہیں، اور اس تاریخ پر جشن کرتے ہیں سکھوں میں بھی ہے وہ گرو نانک برتھ ڈے مناتے ہیں، بدھ مذہب میں بھی ہے وہ بدھ کی ولادت کا جشن مناتے ہیں عیسائیوں میں بھی ہے وہ عیسیٰ کی ولادت کا جشن مناتے ہیں، کوئی مذہب ایسا نہیں ہے کہ جس کے ماننے والے اپنے اپنے رہبروں کی ولادت کا جشن نہ مناتے ہوں کس کی ولادت کا جشن اور اس میں بیان کرتے ہیں حال ولادت کس لئے کہ دنیا دیکھ لے، آنے والا انسان نوں سے ممتاز تھا، آنے والا انسانوں سے افضل تھا، وہ انسان نہیں تھا رہبر تھا، یہ ثابت کرنے کے لئے حال ولادت پڑھا جاتا ہے، پیغمبر کے بعد رہبروں کا جشن ولادت جن کو مسلمانوں نے اپنا رہبر بنایا ان کا جشن ولادت اسلام میں



۷۳ فرقے میں کوئی بھی جشن مناتا ہے؟ کس کا حال ولادت بیا کرتا ہے، اگر بیان کرتے ہو تو آپ بتا دیجئے سوال ہے میرا؟ علماء سے پوچھئے، وفات رسول کے بعد خلفاء اسلام جانشین پیغمبر تھے، تاریخ ولادت بتائے، حال ولادت بتائے میں بحیثیت مسلمان کے پوچھ رہا ہوں جان کاری کے لئے پوچھ رہا ہوں؟ کیوں نہیں حال ولادت پڑھا جاتا، ارے یہ ہی نہیں معلوم کب پیدا ہوئے کہاں پیدا ہیں؟ تو حال ولادت نبی پر رک گیا، مسلمانوں کے ذہنوں کو متوجہ کرنا چاہ رہا ہوں، کسی کا حال ولادت بیان نہیں ہوتا نبی کے بعد کیوں نبی جیسی ولادت ہو بتائیں گے، اگر یہ بات ہے تو ہمارے فرقہ میں کہ پیغمبر کا جشن ولادت ۱۷ ربیع الاول کو مناتے ہیں تاریخ ہمیں یاد ہے، آپ کو تو یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ نبی کب پیدا ہوئے؟ وفات کب ہوئی کب تک ۱۲ دن کے اندر ولادت ہے وفات بھی ہے مسلمانوں اپنے علماء کا دامن پکڑ لو پوچھو کہ جب نبی کی پیدائش و وفات یاد نہیں ہے تو تمہیں، اسلام کہاں سے یاد رہے گا۔

ولادت کی تاریخ اس لئے نہیں جانتے کہ جس وقت پیدا ہوئے تھے کوئی جانتا نہیں تھا کہ یہ نبی ہے، ہم نے کیسے جانا؟ ہم سے ابی طالب نے بتادیا تو جو ابوطالب ہی پر ایمان نہیں رکھتا ہے وہ کیا جانے ولادت اس لئے نہیں جانتے کہ جب پیدا ہوئے تو کسی کو خبر نہیں تھی کہ نبی ہیں، اور تاریخ شہادت اس لئے نہیں جانتے کہ میت میں شریک تے تو تاریخ یاد رہتی۔



مجھ سے ایک برادر اسلامی کی طرف سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ آپ یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسلمان شریک نہیں تھے نبیؐ کے جنازے میں مخصوص مسلمان تو تبدیل مذہب کر دوں گا، اب میں کتنی کتابوں کا حوالہ دوں گا، ہر تاریخ یہ لکھتی ہے سوائے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے اور بنی ہاشم کے کوئی نہ تھا، جناب مقداد، جناب ابوذر غفاری، جناب بلال، نام لکھے ہیں جو شریک تھے، تو جتنوں کے نام لکھے ہیں، وہ شریک تھے، اور اگر نہ شرکت کرنے والوں کی فہرست مختصر ہوتی تو تاریخ ان کے نام دیتی جو شریک نہیں ہوئے۔ چونکہ شرکت کرنے والوں کی فہرست مختصر تھی لہذا تاریخ اسلام نے ان کے نام دیئے جو شریک تھے بس ان چند کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔ میرے بھائی نے تو زیر منبر مجھ سے خواہش کی میں برسر منبر اعلان کرتا ہوں اگر عالم جلیل ثابت کر دے کہ خلفاء اسلام شریک تھے نبیؐ کی میت میں تو میں مذہب بدل دوں گا۔ اور اس قدر مستند ہے بات کہ علامہ شبلی نے بھی اس کو تسلیم کیا۔ اور تو جیہہ پیش کی علامہ شبلی نے کہ کام اتنا ضروری تھا کہ شریک نہیں ہو سکے اور روزِ دو شنبہ پیغمبرؐ کی وفات ہوئی ہے اور چہار شنبہ کو شب میں امیر المومنینؑ نے دفن فرمایا ہے تا کہ دنیا دیکھ لے کہ رسول کی زندگی تک تو مسلمان تھا۔

اب وفات پیغمبرؐ کے بعد مسلمان جنازے میں شریک ہی نہیں ہوئے۔ اب آپ فیصلہ کیجئے۔ کہاں کام تھا مجھے اس پر بحث کرنا نہیں ہے۔ غسل



کے وقت کوئی نہ تھا اور دفن کے وقت۔ علیؑ نے ہی غسل دیا۔ علیؑ ہی نے کفن پہنایا۔ علیؑ نے ہی دفن کیا اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ معصوم کو معصوم ہی کفن پہناتا ہے۔ معصوم کو معصوم ہی قبر میں اتارتا ہے۔ اگر سب شریک بھی ہوتے تو علیؑ کسی کو ہاتھ لگانے نہ دیتے۔ لیکن مٹی دے سکتے تھے جنازے کو کا نہ ہا دے سکتے تھے۔ غسل دینے کفن پہنانے کے لئے معصوم ہونا شرط ہے لیکن نہیں آئے۔ کیوں خفا تھے؟ وہ تو وفات سے پہلے ہی جھگڑا ہو گیا تھا۔ پیغمبرؐ اسلام کو نبی مانا کہاں؟ مرتے وقت؟ تو پیغمبرؐ کو مجنوں کہا۔ انصاف سے بتاؤ۔ مسلمانوں۔ اسلام رسول سے ہے۔ جو لوگ رسولؐ کو کہے کہ یہ مجنوں ہے ان کی پیروی آپ کریں کس منہ سے محشر میں جائیں گے؟ یہ جھگڑا اہل بیت کا نہیں ہے یہ جھگڑا دین کا ہے یہ معاملہ شیعہ سنی کا نہیں ہے۔ یہ مسئلہ دین خدا کا ہے نہ نبی کی ابتداء سے کوئی واقف نہ نبی کی انتہا سے کوئی واقف۔ ایک ہی تھا جو ابتداء سے تھا۔ انتہا تک ساتھ رہے گا۔ وہ ہی اس نور کا دوسرا حصہ تھا۔ خدا نے ایک نور بنا کے دو کئے تھے۔ اور اسی سے تخلیقات کائنات فرمائی تھی۔

اس اللہ نے جو تمام کائنات کو خلق کیا۔ یہ لازم اور ضروری جانا کہ ایک نور کے دو حصے کرے ایک سے نبی بنے دوسرے سے امام بنے۔ تو ایک نور سے ہدایت مکمل ہو سکتی ہوتی تو خدا ایک نور کو دو حصوں میں نہ بانٹتا بابتا رہا ہے کہ جب تک دو نہ ہوں گے دین مکمل نہ ہوگا۔ اسی لئے نبی کو پہنچاتا رہا۔ تکمیل کی



آیت نازل نہیں ہوئی۔ نور کے دو حصے کو ہاتھوں پر بلند کر کے کہہ دیا کہ جس کا مولا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے غدیر میں اعلان کر دیا۔ وضاحت ہوتی ہے مرنے کے بعد۔ جانشینی ہوتی ہے مرنے کے بعد لیکن پیغمبر نے زندگی میں اعلان کر دیا۔ تو علی کی جانشینی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے نبی سے قدرت چاہتی تھی۔ اے نبی تعجیل کرو یہ مسلمان جھوٹے خدا بن کے بیٹھنا چاہ رہے ہیں برادران اسلامی سے خالص توجہ چاہتا ہوں کہ دنیا کے ہر معاملے میں بھی انسان اپنے نظریات کو بلند رکھتا ہے اپنے نظریہ کو اعلیٰ رکھے۔ آپ نے کیوں اسلام قبول کیا؟ یہ ہماری بلند نظری ہے کہ ہم اسلام تک پہنچے کہ ہم نے اسلام کو پہنچانا ہم نے رسول کا حکم پڑھا ہم نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا تو ایک طرف تو آپ اتنے بلند نظر کہ جہاں نمرود شدہ او فرعون خدائی میں چنے ہوں۔ جہاں شجر ہجر خدائی کو چنے ہوں۔ وہ آج وحدہ لا شریک کے سامنے سر جھکا رہے ہیں۔

آپ کہیں گے کیا باتیں کرتے ہیں ارے یہ پتھر ہمارے لئے بنائے گئے ہم ان کے سامنے کیا جھکیں۔ یہ درخت تو ہمارے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ یہ ستارے چاند تو ہمارے لئے بنائے گئے ہیں اور خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر خدا کہتے ہیں کہا ہم نے مشاہدہ سے نہیں پہچانا ہے ہم نے خدا کو عقل سے پہچانا ہے۔ تو جس عقل سے آپ نے خدا کو پہچانا۔ اس عقل کو چھوڑ نہ دیجئے گا اسی سے رسول کو پہچانئے گا۔ اور اسی عقل سے ہمیں خدا کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے تو رسول کی



کیوں نہیں؟ اور جب رسولؐ کو عقل سے پہچان سکتے ہیں۔ تو جانشین کو کیوں نہیں؟ اسلام دین عقل ہے خدا نے اپنی خدائی پر دلیلیں دیں ہیں قرآن مجید میں پیغمبرؐ سے ہدایت کی بات واضح ہو گئی مسلمانوں کو نہ بتائی جائے یہ دوسری بات ہے۔ اگر آپ کے سامنے ایک غیر موحد ایک عالم آکر کہے ہمارے خدا کو خدا مانو آپ کیا کہیں گے؟ آپ کہیں گے ہمارا خدا جیسا ہے ایسا ہی اس سے بہتر ثابت کرو تو ہم مانیں گے۔ یہ ہی تو علماء اسلام کہتے ہیں کہ ہم نے جس وحدہ لاشریک کو مانا ہے۔ اس وحدہ لاشریک سے بہتر خدا ثابت کرو تو ہم مان لیں گے۔ وہ تو سب سے بہتر خدا تھا واقعی خدا تھا اس کا ماننا اسلام ہے۔ آپ چیلنج کرتے ہیں۔ دنیا کے مذاہب کو کہ جیسا نبی ہمارا ہے ویسا نبی لاؤ۔ محمدؐ کے مساوی کرو عیسیٰؑ کو۔ عیسائی ہو جائیں گے۔ موسیٰؑ کو افضل نبی ثابت کرو یہودی ہو جائیں گے۔ ہمارا نبی سب سے افضل ہے تو اسلام نام ہے افضل کی اطاعت کا۔ سن لیں برادرانِ اسلامی ہم نے آپ نے سب نے مشرکین کفار پر جو دلیل قائم کیں کہ ہمارے خدا سے بہتر خدا ہو تو لاؤ۔ ہمارے رسولؐ سے بہتر رسول ہو تو لاؤ۔ وہی دلیل ہے اسلام کے ۷ فرقوں پر فرقہ شیعہ اثنا عشری کی طرف سے قائم کر رہا ہوں۔ ہم سے بہتر امام ہو تو لاؤ۔ ہے کوئی علیؑ سے بہتر۔

جیسے دنیا کے مذاہب اپنے انبیاء کو محمدؐ سے افضل ثابت کرنے میں قاصر رہے۔ ویسے اسلام کے تمام فرقے اپنے تمام اماموں کو علیؑ سے بہتر ثابت



کرنے میں قاصر ہیں کوئی ثابت نہ کر سکا تو اسلام نام ہے افضل کی پیروی کرنے کا تو سارے خدا سے ہمارا خدا افضل۔ سارے انبیاء سے ہمارا نبی افضل تو یہ افضلیت تو جب ہی برقرار رہے گی کہ جب جانشین بھی افضل ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ اصحاب جانشین خلفاء پر افضلیت ثابت کی جائے کس کی؟ مولائے متقیان کی۔ کیسے اگر آپ پیغمبر اسلام کو یہ کہیں گے کہ ہم انسانوں پر افضل تھے لہذا تم نے انہیں نبی مانا تو عیسائی کہیں گے ہم سے ہمارا نبی افضل تھا۔ یہودی کہیں گے جس نبی کو ہم مان رہے ہیں وہ بھی ہم سے افضل تھے۔ تو ہم سے افضلیت نہیں ہے کوئی پیغمبر اسلام کو جو ہم نے مانا تو اس لئے تھا کہ انسانوں سے افضل ہے۔ افضل الانبیاء تھے۔ ہمارا نبی ہم سے بہتر نہیں ہے۔ انبیاء سے بہتر ہے اگر آپ کہیں گے کہ ہم سے بہتر تو یہ اہانت ہے اس لئے کہ وہ ہم سے بہتر نہیں تھے۔ جو ہم سے بہتر ہے وہ ان سے بہتر تھا۔ ہمارا رسول انبیاء سے بہتر۔ تو ان کا جانشین تو ہم سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محمد جو ہم سے بہتر انسان اور اب جانشین بھی وہ ہو جو ان سے بہتر ہو جس سے محمد بہتر ہے۔ اگر آپ اصحاب کی افضلیت اجمیاء پر ثابت کر دیں خلفاء اسلام کی افضلیت آدم پر ثابت کیجئے۔ خلفاء کی افضلیت پہلے جناب نوح پر ثابت کیجئے۔ کسی کو ہمت ہو تو کہے کہ صحابہ ابراہیم و موسیٰ سے بہتر تھے۔ ہمت ہو تو کہے کہ خلفاء اسلام عیسیٰ سے بہتر ہے۔ آپ کہلو ا کے دیکھئے۔ اسلام رہتا ہے



کہ جاتا ہے؟

جناب نوحؑ و ابراہیمؑ سے افضل نہیں کر سکتے۔ موسیٰؑ و عیسیٰؑ سے افضل نہیں کہہ سکتے ہم سے پوچھئے تم نے کس کو مانا۔ ادھر خم ٹھونک کے کہتے ہیں انبیاء سے افضل۔ نوح سے افضل ابراہیم سے افضل موسیٰ و عیسیٰ سے افضل۔ سب سے افضل ایک ہی ہے جس سے افضل نہیں کہتے۔ خالی پیغمبر اسلام سے افضل نہیں کہتے۔ ہم نہیں کہتے مگر تھوڑے تو یہ بھی کہتے ہیں خدا کو مانا تو نبی ہی سے تو مانا۔ تو سب انبیاء سے افضل تو پھر اصحاب سے مقابلہ نہ کیجئے علیؑ کا پہلے آپ اصحاب کی افضلیت انبیاء پر ثابت کیجئے۔

برادرانِ اسلامی پیغمبر اسلام پر میثاق کی آیت نازل ہوئی۔ پیغمبرؐ نے کہا کہ مسلمانوں آگاہ ہو جاؤ نبیؐ کو، کسی رسولؐ کو نبوت یا رسالت خدا نے نہیں عطاء کی جب تک اس سے عہد نہ لے لیا۔ عطاء میں تو رکھا ہے قید۔ ایک اپنی وحدانیت کا، میری نبوت کا، اور علیؑ کی ولایت کا۔ پیغمبر اسلامؐ نے کہا کہ ہر نبیؐ سے عہد لیا گیا۔ محمدؐ کی آخری نبوت پر ایمان لاؤ۔ علیؑ کی ولایت کا اقرار کرو۔ تو رسول کو رسالت نہ ملی۔ انبیاء کو نبوت نہ ملی جب تک ولایت علیؑ کا اقرار نہ کیا۔ انبیاء جنت جائیں گے یا نہیں؟ کہا کہ انبیاء کے لئے کیا سوال ہے؟ اب جنت میں داخل کون ہو رہے ہیں جس نے اقرار کیا۔ خدا کی وحدانیت نبیؐ کی نبوت علیؑ کی ولایت کا۔ اب اگر ایسے لوگ جنت میں داخل ہونے لگے کہ جنہوں



نے علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کیا ہو تو انبیاء کہیں گے پالنے والے یہ کیا؟ ہم سے تو  
 تو نے ولایت کا اقرار لئے بغیر نبوت نہ دی اور ان سے بغیر ولایت کا اقرار لئے  
 جنت دے رہا ہے؟ تو جنت ملے گی جب تک کہ خدا کی وحدانیت کا اقرار نبیؐ کی  
 نبوت کا اقرار علیؑ کی ولایت کا اقرار اب ہم کچھ نہیں کہتے تو اپنا کلمہ پڑھ کر دیکھ لینا  
 کہ جنت جانے کے مستحق بنے یا نہیں بنے، قدرت نے کہا میں صراط پر علیؑ کو  
 بیٹھا دوں گا، جنت پائے گا کون؟ کہا جنت علیؑ بائیں گے، پالنے والے جنت علیؑ  
 سے کیوں بٹوائی، کہا میری مرضی کیا جنت اجماع سے نبیؐ ہے، جنت میں نے  
 بنائی ہے میری مرضی، میں بٹاؤں علیؑ سے دیکھئے یہ بٹوانے کا معاملہ عجب ہے۔  
 دیکھئے مجلس ہوتی ہے، مکان آپ کا مجلس آپ کی مگر تبرک بٹوایا کس سے  
 ایک ٹکڑا آدمی دیکھ کر، کیونکہ جہاں بٹتا ہے وہاں ہوتا ہے رش، اور جہاں ہوتا ہے رش  
 وہاں آجاتے ہیں ہر طرح کے، وہ بانٹنے والا ایسا ہو جو سب کو پہچانتا ہو، یہ بھی جانتا  
 ہو، کس کو ڈھرا دینا ہے کس کو اکہرا دینا ہے، کون لے جا چکا ہے، کون مجلس میں نہیں تھا  
 باہر سے آیا ہے تو بانٹنے والا ٹکڑا چاہئے، ارے تاریخ اسلام پڑھ جائے، علیؑ سے ٹکڑا  
 ملا ہی نہیں اللہ کو کوئی، یہ سب کچھ پہچانتے ہیں، آدم کو بھی جانتے تھے یہ نوح کا دور  
 بھی دیکھے ہیں، ابراہیم کا دور بھی دیکھے ہیں، موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا دور بھی دیکھے ہیں، نبیؐ  
 کی زندگی میں بھی سب کو دیکھے ہیں، مرحب کو دیکھے، عمر کو بھی دیکھے انتر کو بھی دیکھے،  
 بڑے بڑے رستموں کو دیکھے اور جو چھپے رستم تھے ان کو دیکھے، حصہ بٹتا کہاں ہے؟



دروازے پر، اس لئے پیغمبرؐ نے کہا میں شہر ہوں علیؑ اسکا دروازہ ہیں، مالک مکان آپؐ بانی مجلس آپؐ کا پیسہ لگا آپؐ کا حصہ بٹوایا کسی اور سے کس کو دیا جاتا ہے بانٹنے؟ جس کی دیانت پر یقین ہو، تو حضور بتائے پیغمبرؐ اور خدا علیؑ سے نہ بٹواتا تو کس سے بٹواتا، بانٹیں گے علیؑ ہی تم نے کہا، ہم ان کو نہیں مانتے پھر کسی دوسرے کو ماننا، کہا ہاں ماننا، مگر ہشیار مسلمانو شانے ہلائے دیتا ہوں، ارے ان سے تمہیں کیا ملے گا، جنھوں نے نبیؐ کی بیٹی کو باغ فدک نہ دیا، جو رسولؐ کی بیٹی کو باغ نہ دے سکے وہ باغِ حُت کسی کو کیا دیں گے، تو حصہ وہ بانٹتا ہے جو دیانت دار ہو، سب کو حصہ ملتا ہے کہاں؟ دروازے پر دیکھئے جو شریک مجلس ہو جائے اس کو بھی ملتا ہے جو مجلس میں آجاتا ہے اسے بھی ملتا ہے پوری مجلس میں نہیں ہے مگر آگیا ہے مل جاتا ہے، ادھر مجلس ختم ہوئی دروازہ ہو جاتا ہے بند، اب کوئی بھی آئے، اب نہیں ملے گا، تو جب تک دروازہ کھلا ہے آجاؤ، مجلس آپؐ کی حصہ منگایا آپؐ نے اور جس کو دیکھئے دروازے پر کوئی کہہ رہا ہے چچا اسلام علیکم کوئی کہہ رہا ہے، ماموں سب خیریت ہے کوئی کہتا ہے بھائی جان، جو بانٹتا ہے اسی کو سب پکار رہے ہیں، ارے بھئی جس کا حصہ ہے اُس کو پکارو، تو کہا حصہ تو ان ہی کا ہے مگر بانٹتا ہے یہ، نانا، ہمیں دیجئے، چاچا ہمیں دیجئے۔

اب بانٹنے والے کا نام جو بھی ہو، اگر بانٹنے والے کا نام علیؑ ہو تو کہو علیؑ، پیغمبرؐ نے کہا علیؑ بانٹنے لگے جنت تو جو بانٹے گا، ہم اُسے پکار رہے تھے تو علیؑ کہنا



دلیل ہے کہ بانٹنے والے کو پہچانتے ہیں، بانٹنے والے کی دوسری ڈیوٹی ہوتی ہے جتنے گھر میں ہیں، خالی ہاتھ نہ جائیں، حصہ کم نہ پڑنے پائے، تو ذرا کچھ فن کا جاننے والا بھی ہو علی کھڑے ہوں گے بانٹنے کا جملہ کیا ہوگا، حصہ بننے کا دوہرا کیونکہ مجمع ہے دوہرا اکہرا نہیں، یہ تیرا یہ میرا، یہ میرا تیرا کیا؟ حدیثیں کہتی ہیں جسے کہہ دیں گے تیرا جہنم کھینچ لے گا، تو علی جسے کہیں گے تیرا تو وہ ہوگا داخل جہنم، علی جسے کہیں گے میرا وہ اسے کھینچے گی جنت اب وہاں نہ فرقوں کی بات نہ فرقوں کے نام نہ مصلوٰوں کے نام، حساب کتاب ہو گیا، اب جنت اور جہنم کا معاملہ تو جنت میں سب نہیں جائیں گے، اب آپ بھول جائیے، اپنے کو چودہ سو برس پہلے چلے نبیؐ کے بعد والوں سے شروع ہوگا، نا سلسلہ اب علیؑ جسے کہیں گے میرا جس نے نبیؐ کے بعد علیؑ کو جانا ہوگا، اس کو کہیں گے میرا اگر کاش نبیؐ کہتے ہوتے تیرا میرا، نبیؐ نے کہا نہیں نہیں میں نہیں کہوں گا، علیؑ کہیں گے تیرا میرا، تو خالی میرے بن کے نہ آنا اگر جنت چاہتے ہو تو علیؑ والے بن کے آؤ، نجات علیؑ کی پیروی میں ہے، ۷۳ میں ایک ناجی، اس ایک کا نام کیا ہے مجھے نہیں معلوم، اس کا نام ہے میرا جس کو علیؑ کہہ دیں گے میرا بس وہ ہی ہوگا، ناجی بس اسلام میں ایسی زندگی بسر کرنا ہے کہ علیؑ کہہ دیں میرا، نماز پڑھیں تو ایسی کہ علیؑ کہہ دیں میرا روزہ رکھیں تو ایسی کہ علیؑ کہہ دیں کہ میرا، حج کریں تو ایسا کہ علیؑ کہہ دیں کہ میرا، زکوٰۃ دے تو ایسی کہ علیؑ کہہ دیں کہ میرا، جہاد کریں تو ایسا کہ



علی کہہ دیں کہ میرا، اور جو علی ہی سے لڑے، انہوں نے اپنی نجات کا اعلان ہی نہ کیا کہ اس نجات کا تو کوئی سوال ہی نہیں چھوڑو پرانے قصوں کو اپنا مقدر دیکھو علی جیسا ہو تو لاؤ جب علی جیسا نہیں ملے گا تو علی بہتر ہے۔ فائدے بھی ہیں جنت بھی ملے گی اور بانٹنے والے کی خوشی ہے اسی کی مٹھی پر ہے، اس نے ڈھیلی کر دی زیادہ آگیا، مٹھی سخت کر دی چند دانے آئے، تو بانٹنے والے پر ہی ہے ہمارے آئمہ نے کہا کہ ہمارے شیعہ جنت میں ہمارے ساتھ ہونگے مسلمانوں مانا تم نے سب کو کس نے تسلی دی، کس نے مرتے وقت آنے کا وعدہ کیا، کسی نے قبر میں اترنے کا وعدہ کیا، کسی نے محشر میں ملنے کا وعدہ کیا، ارے کسی نے بخشوانے کا وعدہ کیا؟ کہا وعدہ تو کسی نے نہیں کیا، تو پھر کس بات پر جی رہے ہو کہا آبا و اجداد تو ان کے لئے دعائے مغفرت کیجئے

اور ایک جگہ بھی بتا دی گئی، بھٹکے ہوؤں کے لئے، ایک دروازہ کھلا ہے کر بلا کا اس راستے سے آ جاؤ یہ کر بلا والوں کا ذکر ایسا ہے جو اپنی طرف کھینچتا ہے یہاں ملائکہ بھی آتے ہیں، یہاں انبیاء بھی آتے ہیں، اس بزم میں رسول اسلام بھی آتے ہیں، احادیث میں ہے کہ اگر تم اپنے گھر میں ہمیں بلانا چاہتے ہو تو، ہم کسی قیمت پر نہیں آتے تم ہیروں اور زمرہ کافر ش بچھا دو نہیں آئیں گے، اور اگر ایک پھٹا ہوا بوریا بچھا دو، تو ہم آئیں گے، کیوں یہ حسین مظلوم کی مجلس ہے یہ دربار کس کا ہے ایک دکھیا ری ماں نے پوچھا تھا میرے بچے پہ روئے گا



کون؟ تو یہ مجلس میں اس دکھاری ماں کی آرزو ہے، ہاں، جب مجلس ہوتی ہیں تو گھر میں رونق ہوتی ہے، حسین کی یہ عظمت ہے کہ جہاں ذکر حسین ہوتا ہے وہ جگہ جنت کا ٹکڑا بن جاتی ہے، اللہ اکبر، نو جوان ماتم کرتے ہیں ان نو جوانوں میں کس نے اسپرٹ بھردی، برمادی تبلیغ کا اثر نہیں ہے، یہ قاسم کی شہادت کی تاثیر ہے، یہ علی اکبر کی شہادت کا اثر ہے، یہ عباس کے کٹے ہوئے بازوؤں کا اثر ہے یہ سید سجاد جن کی ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں ان کا اثر ہے حسین جب مدینہ سے رخصت ہوئے تاریخ کہتی ہے کہ جب بیرون مدینہ پہنچے تو ایک معظمہ ملیں کہا، قافلہ شہراؤ، ایک بی بی چادر اوڑھے ہوئے آئی عباس کے گھوڑے کے پاس گئیں، لجام پر ہاتھ رکھا، عباس خیال رکھنا، اے عباس اگر حسین زندہ رہیں تو زندہ رہنا اور اگر حسین نہ رہیں اور تم پلٹ آئے تو دودھ نہ بخشو گئی، عباس خیال رکھنا، اے عباس حسین کے جسم پر زخم نہ آنے پائے، حضور جب حسین مدینہ سے رخصت ہوئے تو قبر رسول پر ویرانی چھا گئی جناب زینب فرماتی ہیں کہ حسین خیمے سے رخصت ہوئے تو خیموں میں ویرانی چھا گئی، اکابر علماء نے عالم رویا میں دیکھا، مستند راویوں سے معلوم ہوا، انہوں نے کہا کہ ہم نے خواب میں دیکھا ہے کہ امام ضریح مبارک سے نکل رہے ہیں ہم نے پوچھا آپ کہاں تشریف لیجا رہے ہیں کہا تمہیں نہیں معلوم محرم آگیا، کہا میں ہندوستان جا رہا ہوں، وہ کہتے ہیں ویرانی چھا جاتی ہے، حسین کے حرم میں۔



## دسویں مجلس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ  
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا  
انْقِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِیْمٌ

برادرانِ ملت۔ خداوندِ عالم قرآن کریم میں ارشاد فرما رہا ہے کہ اللہ  
کے دین میں زبردستی و جبر نہیں ہے اور ہم نے ہدایت کو ممتاز کر دیا ہے۔ مگر  
گمراہی سے اور جن لوگوں نے جھوٹے خداؤں کا انکار کر دیا اور رستی کو مضبوطی  
سے پکڑ لیا جو رستی ٹوٹنے والی نہیں ہے اور اللہ ہر بات کا سننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے ذیل میں ”جنگِ جمل“ کے موضوع پر عرض کرنا  
ہے، جنگِ جمل اس آیت کے ایک ایک لفظ کی مخالفت میں ہوئی۔ اس لئے کہ  
خدا نے ارشاد فرمایا کہ لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ہمارے دین میں کوئی جبر نہیں  
۔ بلکہ احد، خندق و خیبر میں جو لوگ لڑے ہیں پیغمبر اسلام سے مولائے کائنات  
سے ظاہر ہے کہ وہ کفار تھے مشرکین تھے مسلمان نہیں تھے۔ جب اللہ اپنے دین  
میں کسی جبر کو روا نہیں رکھتا تو کسی مسلمان کو اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لئے



جبر نہیں کرنا چاہیے اور جنگ کا سبب ہی یہ ہے کہ مولائے کائنات پر اس بات کا جبر کیا جا رہا ہے کہ آپ قاتلان عثمان کو تلاش کیجئے اور خون عثمان کا بدلہ لینے کے لئے جنگ جمل میں جمع ہوئے اور وہ بدلہ مولائے کائنات سے لیا جا رہا ہے۔ قتل کا بدلہ نہیں تھا بلکہ قتل کرنے والوں سے بدلہ نہ لینے کا بدلہ تھا۔ جنگ جمل؟ امیر المومنینؑ سے یہ اصرار تھا کہ آپ قاتلان عثمان کو سزا دیجئے اور آپ نے چونکہ سزا نہیں دی لہذا ہم اس کا بدلہ آپ سے لیں گے۔ تو قتل کس نے کیا؟ اور بدلہ کس سے لیا جا رہا ہے۔ بدلہ نہ لینے کا بدلہ پتہ نہیں کس شریعت کی رو سے مسلمان ہمیں بدلا لینے کا بدلہ لینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ ہم سے یہی تو کہا جاتا ہے کہ تم اصحاب و ازواج کی شان میں نازیبا جملے کہتے ہو یہ تمہیں حق نہیں ہے۔ اگر انہوں نے کوئی غلطی کی ہے تو خدا بدلہ لے گا تم کون ہو بدلہ لینے والے؟

مکاش انہوں نے یہ سوچا ہوتا معاذ اللہ معاذ اللہ اگر مولائے کائنات نے بدلہ نہ لے کر اگر کوئی غلطی کی ہے ان کے نقطہ نظر سے ہمارے پاس تو امام کی غلطی کا سوال ہی نہیں ہے۔ وہ اللہ جانے علیؑ جانے آپ کون بدلا لینے والے؟

خداوند عالم نے اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے قد تبين الرشدين الخ یعنی اللہ نے رشد و ہدایت کو گمراہی سے جدا کر دیا۔ ظاہر ہے کہ بدلہ کی لڑائی میں



ہدایت گمراہی سے جدا تھی۔ ادھر کفار قریش تھے ادھر پیغمبر اسلام تھے، رُشدِ نبی کی طرف تھا اور غنی کفار قریش کی طرف۔ احد میں خندق و خیبر میں طاہر رُشدِ پیغمبر کی طرف ہے غنی اُدھر ہے اب میں مسلمانوں سے پوچھتا ہوں کہ جنگِ جمل میں رُشد کدھر ہے اور غنی کدھر ہے؟

امیر المومنین علی ابن ابی طالب ایک طرف ہیں اور ام المومنین ایک طرف ہیں۔ رُشد دونوں طرف تو ہو نہیں سکتا؟ ایک رُشد پر ہے اور ایک غنی پر ہے اس لئے کہ دونوں جدا ہیں۔ اب تک اسلام کفر سے جدا تھا اور اب مسلمان مسلمان سے جدا ہے۔ تو جب جدا ہے تو اس میں رُشد کون ہے اور غنی کون ہے؟ مسلمانوں سے پوچھ رہا ہوں عام نقطۂ نگاہ سے شیعہ نقطۂ نگاہ سے نہیں۔ مسلمان انکار ہی نہیں کر سکتا رُشد کا کہ علی کی طرف نہیں ہے کیونکہ خلفاء راشدین میں جو تھی منزل پر سبقت کی ہے۔ راشد سمجھ لیا کہ نامیہ سے مولا کی مصلحت کا۔

سب کہتے ہیں کہ جب علی کا حق تھا تو تلوار کیوں نہیں اٹھائی علی تلوار اٹھا کر کیا کرتے اگر تلوار اٹھاتے تو آپ کی سمجھ میں آتا تھا؟ اس لئے کہ اگر آپ تلوار اٹھاتے تو آپ کہتے کہ چند لوگوں نے امام مانا ان کے امام ماننے پر تلوار اٹھائی۔ امت نے فیصلہ نہیں کیا تو علی جانتے تھے کہ ہونے والا کیا ہے۔ جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ تم سب ہمارے ہاتھ پر بیعت کر لو تب اٹھالیں گے تلوار!

تاکہ تمہیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ جو رشد سے لڑے گا وہ غنی پر ہوگا۔ ہم سے لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے اختلاف کیا ہے ہم نے تو کبھی اختلاف نہیں کیا۔ ہم نے تو علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مانا۔ اس پر کوئی لڑائی ہوئی؟ پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد بہت سے اصحاب ایسے تھے۔ جو علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مان رہے تھے اس لئے کہ غدیر میں اعلان ہوا تھا۔ ذوالعشرہ سے غدیر تک پیغمبر اعلان کرتے رہے۔ اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں تھی جو علیؑ کو پیغمبر کی زندگی سے جانتے تھے کہ وصی ہیں۔ جانشین ہیں۔ ہم تو مانتے رہے لڑے کہاں؟ مولائے کائنات سے اس وقت تک لڑائی نہیں ہوئی جب تک وہ شیعوں کے پہلے امام رہے، جب مسلمانوں نے چوتھا بنایا جنگ جمل بھی ہوئی اور صفین بھی جب تک خاص تھے جھگڑا ہی نہیں ہوا جب سے آپ نے چوتھا بنایا جھگڑے شروع ہو گئے تو جھگڑا پہلے پر نہیں ہے۔ جھگڑا چوتھے پر ہے۔

پہلا ماننے پر جھگڑا ہی نہیں ہے بتادیتے کسی تاریخ میں پیغمبر کا اعلان ہے خدا کا حکم ہے ہمارا ایمان یہ کہ جو پیغمبر نے کہا وہ ماننا مانتے رہے ہیں کسی سے لڑائی نہیں۔ کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔ یہ جو جنگ جمل کی لڑائی ہے یہ شیعوں کے امام سے تھوڑے ہی ہے؟ یہ تو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ سے ہے۔ اس لئے کہ ام المومنین نے جو قتل عثمان کے بدلہ لینے کا الزام علیؑ کے سر پر رکھا وہ بحیثیت خلیفہ بلا فصل نہیں ہوتا بحیثیت خلیفہ بلا فصل وہ کہہ ہی نہیں سکتیں کہ قتل کا



بدلا لویہ جھگڑا چوتھے کی حیثیت سے ہو سکتا تھا یہ جمل والا جھگڑا شیعوں کا نہیں ہے مسلمانوں کے دو گروہوں کا ہے۔ ایک وہ ہے جو علیؑ کو چوتھا مان رہے تھے ایک وہ ہے جو چوتھا مان کے بدلے کے لئے لڑ رہے تھے۔ جب دو گروہ لڑ رہے ہوں تو ظاہر ہے کہ ہدایت ایک طرف ہوگی گمراہی ایک طرف ہوگی۔ اب اس کے بعد خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب تم نے جھوٹے خداؤں کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لائے تو جو جھوٹے خداؤں کا انکار کرنے والے اور اللہ پر ایمان لانے والے اب میں نہیں کہتا کہ یہ جھوٹے خداؤں کا انکار کرنے والے سچے کون ہیں؟ یا وہ جھوٹے خداؤں کا انکار کرنے والے سچے ہیں؟

خدا تو ضرور جھوٹے تھے، قرآن کہتا ہے اب جھوٹے خداؤں کے منکر بھی سچے ہیں یا نہیں؟ بڑی مشکل پیدا ہوگئی خدا تو ضرور جھوٹے تھے مگر جو جھوٹے خداؤں کو جھوٹا خدا کہہ رہے ہیں وہ خود سچے ہیں یا جھوٹے؟ حضور دو گروہ مسلمانوں کے لڑ رہے ہیں جنگ ہو رہی ہے اس میں دونوں گروہ کہہ رہے ہیں کہ جھوٹے گروہ کو ہم نہیں مانتے۔ اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ اب ان میں جھوٹے کون ہیں اور سچے کون ہیں؟ بڑی پریشانی کی بات ہے اگر دونوں جھوٹے ہیں تو لڑ کیوں رہے ہیں؟ اگر دونوں سچے ہیں تو کیوں لڑ رہے ہیں؟ اگر ایمان ایک ہے تو جنگ کا سبب کیا ہے؟ جنگ بتا رہی ہے کہ دونوں کے ایمان الگ ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ تم جھوٹے خداؤں کا انکار کر چکے اور

رُشد پر ایمان لے آئے تو اللہ پر جو ایمان لائے وہ اللہ کے کہنے پر چلے گا۔ اور جو اللہ کے کہنے پر نہیں چلے گا وہ جھوٹے خداؤں پر ایمان رکھتا ہے۔ خدا نے کیا کہا ازواج پیغمبر کو کہ گھروں میں بیٹھو گھر سے باہر نہ نکلنا۔ یہ تو یوم باللہ والا اللہ ہے طلحہ زبیر نے کہا چلئے جو خدا کے قول کے خلاف حکم دے وہ بھی تو خدا ہی ہے! تین خدا ہیں جمل میں۔

قرآن کہتا ہے فمن یكفر بالطاغوت۔ ازواج پیغمبر کو حکم ہے کہ گھروں میں بیٹھو۔ باہر قدم نہ نکالو۔ تو یہ قرآن تو ہے یوم باللہ اور اب اس کے خلاف جو عمل کرے وہ طاغوت فیصلہ کرنے کی بات ہے ایک ہے یوم باللہ والا اگر وہ اور دوسرا ہے طاغوتی اگر وہ اور دونوں میں جنگ ہو رہی ہے تمسک بالعروة الوثقی تم اللہ کی رسی کو پکڑ لو مضبوطی سے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ جمل میں کونسی رسی ٹوٹتی ہے کون سی نہیں ٹوٹتی ہے۔ جو میدان چھوڑ کر ہٹ جائے ٹوٹ گیا اور جس کا مقصد مکمل ہوئے بغیر ختم ہو جائے وہ ٹوٹ گیا اور جس کا مقصد باقی رہے۔ اس کی رسی ٹوٹتی تو جو علی ابن ابی طالب نے جس بات کا جہاد فرمایا جمل میں وہ بات یہ ہے جو لوگ جنگ کرنے آئے تھے مولا سے وہ مقصد میں باقی نہیں رہے وہ رسی ٹوٹ گئی۔ تو اس کا مطلب یہ کہ طاغوتی طاقت پر بھروسہ کرنے والے نہ اللہ پر ایمان لائے نہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا تھا اور اللہ ہر بات کا سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔ تمہارے کلمہ پڑھنے سے دنیا والے



فریب میں آئیگی۔ ہم سنتے بھی ہیں اور جانتے بھی ہیں۔ سمیع العلیم۔ خالی سمیع نہیں ہے علیم بھی ہے تم نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ سن لیا خدا۔ سن لیا خدا کیونکہ سمیع ہے خدا۔ مگر دل میں کیا نیتیں ہیں؟ ان کو بھی ہم جانتے ہیں جنگ بدر ہوئی احد و خندق و خیبر ہوئی تو یہ بتائیے کہ علی ابن ابی طالب کس کی طرف سے لڑتے رہے؟ کہا پیغمبرؐ کی طرف سے بدر میں پیغمبرؐ کی طرف سے احد میں پیغمبرؐ کی طرف سے خندق و خیبر میں پیغمبرؐ کی طرف سے لڑنے والے الگ الگ بدر میں لوگ آئے اس سے احد میں آئے وہاں بھی عمر نہیں آیا تھا خندق میں عمر نہیں آیا تھا خندق تک یہودی نہیں آئے تھے خیبر میں مرحب بھی آگیا اور اسلام کی طرف سے وہی علیؑ۔

معاملہ ہی سمجھ میں نہیں آتا اسلام کا مجاہد وہی ہے بدر میں بھی علیؑ احد و خندق میں بھی علیؑ جب تک علیؑ نہیں آئے۔ احد میں علیؑ خندق و خیبر میں علیؑ۔ ہر جگہ علیؑ۔ اور سامنے کبھی مرحب کبھی عمر کہیں انتر۔ معلوم یہ ہوا کہ مخالف بدل رہے ہیں۔ مشرک نے چاہا ہم اسلام مٹائیں گے۔ علیؑ نے چاہا ہم بچائیں گے۔ کفار قریش نے کہا ہم مٹائیں گے علیؑ نے کہا ہم بچائیں گے۔ یہودی نے کہا ہم مٹائیں گے علیؑ نے کہا کہ ہم بچائیں گے۔ اب نبیؐ کے مرنے کے بعد مسلمانوں نے کہا ہم مٹائیں گے علیؑ نے کہا ہم بچائیں گے اسلام کا مجاہد وہی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ کل تک نبیؐ تھے تو کہا کہ حق کے لئے لڑتے تھے فتح ہوتی



تھی پیغمبر کی وجہ سے تو ٹھیک ہے بدر میں پیغمبرؐ تھے فتح ہوئی بدر واحد و خندق میں پیغمبرؐ تھے فتح ہوئی۔ مگر خیبر میں تھے فتح کیوں نہیں ہوئی؟ بھئی خیبر میں بھی تو نبیؐ تھے تجزیے کا کیا طریقہ ہے منطقی؟ بدر میں نبیؐ بھی ہیں علیؑ بھی احد میں خندق میں نبیؐ بھی ہیں علیؑ بھی ہیں۔ خیبر میں صرف نبیؐ تھے فتح نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا سبب فتح نبیؐ نہیں تھے۔ علیؑ کے سبب فتح ہوتی تھی۔ تو فتح دین مبین کی علیؑ سے ہوتی دین مبین ہی علیؑ کے ساتھ ہوگا تو اب دین مبین سے جوڑے گا وہ کافر ہوگا مشرک ہوگا۔ کہا۔ سمجھ کر فتویٰ دیجئے سمجھ کی کیا ضرورت ہے۔ آپ فتویٰ دے دیجئے؟ میں آج اگر اسلام کے خلاف لڑنے آ جاؤں تو کیا کہیئے گا؟ یہ ہی نا کہ کافر ہو گیا ہے، مشرک ہو گیا ہے دین کے خلاف لڑ رہا ہے۔ پتلی گردن ہے نا پ لیجئے۔ بڑے بڑوں کو کہتے ہوئے روح لرزتی ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں بڑے پن کا تصور اسلام کی اطاعت میں ہے یا اسلام کی مخالفت میں لڑائیاں پیغمبرؐ کی زندگی میں تھی؟ یا پیغمبرؐ کے بعد بھی ہے۔ حضورؐ سے ہی پوچھیں گے حضورؐ یہ لڑائیوں کا سلسلہ آپ تک ہی رہے گا یا آپ کے بعد بھی رہے گا۔ کہا میرے بعد بھی رہے گا۔ لڑے گا کون؟ کہا یہ ہی علیؑ۔ مجاہد علیؑ ہی کو قرار دیا۔ دلیل دوں گا۔ بغیر دلیل نہیں کہتا۔ پیغمبرؐ نے کہا۔ یا علیؑ میں تنزیل پر لڑوں گا۔ تم تاویل پر جنگ کرو گے۔ قول پیغمبرؐ مشہور ہے متفق بین الفریقین ہے۔ علماء اہل سنت نے لکھا ہے کہ پیغمبرؐ نے



فرمایا کہ میں نے تنزیل پر جنگ کی ہے اور تمہیں تاویل پر جنگ کرنا پڑیگی۔ تنزیل کیا؟ نزول قرآن۔ تاویل کیا؟ تاویل قرآن۔ دو جنگیں ہوتی ہیں ایک جنگ ہوتی؟ اسمبلی میں اور ایک جنگ ہوتی ہے۔ کورٹ آف لائیں۔ اسمبلی میں جو جنگ ہوتی ہے وہ قانون بننے پر ہوتی ہے۔ گورنمنٹ نے بل پیش کیا کہ قانون بنا دیا جائے اپوزیشن نے چاہا کہ یہ قانون نہ بنے پائے ایک جس کی تعداد زیادہ ہوگی وہ جیت گیا اور قانون بن گیا۔ تو جنگ ہوتی ہے اسمبلی میں کہ کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ قانون بنے ہی نہ پائے وہی چاہے گا کہ قانون نہ بنے پائے جن پر قانون کا اثر پڑے گا ایک قانون پاس ہو گیا کہ ہندوستان میں چورمی نہ ہونے پائے اور میں ہوں جیب کترا۔ تو میں ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا کہ قانون نہ بنے پائے کیونکہ اب میں جیب کیسے کاٹوں گا؟ تو قانون کی مخالفت کرنے میں جرائم پیشہ اسلام تھا۔ الہی قانون عرب میں تھے جرائم پیشہ مخالفت کر رہے تھے۔

شراب حرام نہ ہونے پائے اس لئے کہ پیتے ہیں۔ قرآن کا قانون لاگو ہی نہ ہونے پائے۔ بتوں کی پرستش کرتے تھے لہذا بتوں کی پرستش حرام نہ قرار پائے۔ تو ان کے مزاج کے خلاف تھا قانون خدا۔ بدر میں لڑے اُحد و خندق خیبر میں لڑے ہار گئے اور قانون پاس ہو گیا۔ اور اس قانون کو علی کے جہاد نے پاس کرایا۔ بدر سے پاس کر لیا۔ اُحد و خندق خیبر سے بھی پاس کرایا۔ بدر سے بھی



پاس کرالیا۔ اور جب پاس ہو گیا تو قانون اسما نام قانون خدا نافذ ہو گیا۔ اور جب قانون نافذ ہو جاتا ہے تو شرابی شراب پیو نہیں دیتا۔ جیب کتراجیب کاٹنا چھوڑ نہیں دیتا۔ پہلے زور لگایا تھا کہ قانون ہی نہ بنے اب جب قانون نافذ ہو گیا تو اب چاہتا ہے کہ اب بچوں کی طرح یہ لڑائی ہوتی ہے کہ کورٹ آف لائیں۔ جب مجرم پر مقدمہ قائم ہوتا ہے کہ ہم نے قانون کی خلاف ورزی کی اور وہ کہتا ہے میں نے تمہیں کی، ذریعہ بنے گا، جھوٹی گواہی۔ اس لئے نبیؐ نے کہا میں لڑا تنزیل پر تمہیں لڑنا پڑے گا تا وہاں پر یہ اسلام قبول کریں گے عادت نہ بدلیں گے اور اپنی غلط کاریوں کے لئے قرآن کی آیتوں سے تاویلیں کرینگے تمہیں ان سے لڑنا پڑے گا کہ جو تاویل کریں گے۔

تو نبیؐ کی زندگی کی لڑائی تنزیل کی نبیؐ کے بعد کی جنگیں تاویل کی۔ تو ہم نے تو اسلام قبول کیا وہ بدر سے خیبر تک ہم نے جو اسلام قبول کیا وہ بدر سے خیبر ہی نہیں جمل میں بھی، دیکھا صفین میں دیکھا اور کربلا کی عدالت میں بھی ڈگری لی۔ آج بھی قانون میں بھی ڈگری لی۔ آج بھی قانون میں بس تین اپیلیں ہوتی ہیں ایک بات طے ہوئی اس کی اپیل ہائی کورٹ میں ہوگی اور اس کے بعد سپریم کورٹ میں ہوگی۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک مقدمہ تھا جو جمل میں چل رہا تھا، اس کی اپیل ہوگی صفین میں اور فائنل اپیل ہوگی کربلا میں سپریم کورٹ کا فیصلہ ایسا ہوا کہ آج تک کوئی رد نہ کر سکا۔ اسلام میں رشد و ہدایت کو غصی سے جدا



کرنے کی ڈگری دی حسین نے کر بلا میں یہ ہی ڈگری دی تھی علی نے جمل و صفین میں یہ تاویل کی لڑائی تھی۔ اگر علی کو صحیح سمجھتے ہیں تو ان کی پیروی نہ کیجئے۔ مگر سوال یہ پیدا نہیں ہوتا تو جمل کی جنگ فیصلہ کن جنگ تھی جن کو یہاں سمجھ میں نہ آئے گا۔ صفین میں آئے گا۔ جس کو صفین میں بعد میں نہ آئے گا۔ ان کو کر بلا میں سمجھ میں آئے گا۔ اور جب کر بلا میں کسی کو سمجھ میں نہ آئے تو اب اسکو کوئی نہیں سمجھا سکتا ہے خدا ہی سمجھا سکتا ہے۔ بندوں کا کام نہیں ہے۔

جب خلیفہ سوم کا قتل ہوا مدینے میں اس سے جنگ جمل کا ربط ہے۔ بغیر اس کے جنگ جمل سمجھ میں نہیں آتی کہ جنگ جمل ہونے کیوں؟ قتل کس بات پر ہوا۔ (دین ثیا) نے بھی لکھا ہے اعثم کوفی نے بھی کہا ہے ایک وفد آیا تھا بصرے سے اس وفد کے سردار تھے جناب محمد ابن ابی بکر اور انہوں نے آکر گورنر بصرہ کی شکایتیں کی کہ شراب پیتا ہے مال میں خیانت کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ صاحبان تقویٰ و پرہیزگاروں کے ساتھ مظالم کرتا ہے اور منکرین اسلام کے ساتھ اعانت کرتا ہے لہذا ایسے حاکم کو بصرے سے ہٹا لیجئے خلیفہ سوم نے فوراً معزول نامہ لکھ دیا اور جناب محمد ابی بکر کو دیا کہ جائے یہ خط بتا دیجئے ہم نے اسے معزول کیا اور آپ جا کر وہاں کا انتظام سنبھالئے۔ وہ خط لیکر محمد ابن ابی بکر اور ان کے ساتھی چلے ابھی راستے میں تھے کہ دیکھا ایک شخص منزل پر کوشش کر رہا ہے کہ آگے نکل جائے۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ سب بھی



ناقوں پر سوار تھے اور وہ جانے والا بھی ناقہ پر سوار تھا تو جمل کا آغاز ہی ناتے سے ہوتا ہے جناب محمد بن ابی بکر نے اس شخص کو روکا۔ اور تلاشی لی سامان دیکھا گیا لیکن کہیں کچھ نہ ملا۔ آخر میں دیکھا ایک سوکھی ہوئی مشک کہا کہ اس مشک کو دیکھا تو اس نے کہا اسے کیا کیجئے گا۔ غرض محمد ابن ابی بکر نے مشک کو چیرا تو اس میں ایک خط نکلا۔ اس خط میں گورنر بصرہ کو لکھا گیا تھا کہ ایک وفد تمہارے خلاف ہم سے ملنے آیا تھا۔ ہم نے اس وفد کو ایک خط لکھ کر دیا ہے تمہاری معزولی کا تو تم انتظام کرو کہ جیسے ہی وہ بصرہ پہنچے تم انہیں فوراً قتل کر دو ذرا دیکھئے یہ ہے ڈبل آنر! محمد بن ابی بکر کو لکھ کر دیا کہ ہم اس کو معزول کرتے ہیں اور تم انتظام سنبھالو اور دوسرا خط جس میں قتل کا حکم۔ بس فوراً محمد بن ابی بکر وہاں سے پلٹ پڑے آ کر قلعے کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ ہمارے قتل کا حکم دیا کیسے آپ نے کس قرآن کی آیت سے ہم کو قتل کا حکم دیا کیسے آپ نے کس قرآن کی آیت سے ہم قتل کے سزاوار تھے؟ ہماری خطا کیا ہے؟ محاصرہ کئے رہے۔ اتنا بڑا مدینہ اتنے انصار اتنے مہاجرین کوئی نہ آیا بچانے کو یہ سوچنے کی بات ہے کئی دن تک محاصرہ رہا خلیفہ نے جواب میں کہا کہ یہ خط ہم نے نہیں لکھا اور واقعی وہ خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا تھا جناب محمد بن ابی بکر نے کہا اور خط آپ کے ہاتھ کا نہیں ہے مگر دستخط کسکے ہیں کہا کہ ہمارے پاس تو صبح سے شام تک والیان آتے رہتے ہیں ہم کو کیا پتہ تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔



یہ تھا انتظام کا عالم، کہ دستخط کر دی اور یہ نہیں کہ خط میں ہے کیا، نیت خدا جانے معلوم تھا یا نہیں تھا۔ محاصرہ قائم رہتا یہاں تک کہ کھلا پانی تک بند ہو گیا تو خلیفہ نے، بلندی پر جا کر کہا کہ کوئی علی کو خبر کر دے کہ میں بھوکا پیاسا ہوں یہ جانتے تھے کہ آواز پہنچ جائے گی اس لئے کہ جب نبی کی آواز خیبر سے پہنچ گئی تھی۔ یا علی کہنا پڑا۔ اب یا علی کہنے، اوں کو مشرک کہنے والوں اب یہاں خلیفہ کے معاملے میں فتویٰ دو۔ قلعے سے پکارا ہے یا علی مدد کیجیے۔ مولائے کائنات گھر سے نہیں نکلے حسنین کو بھیج دیا۔ حسنین آئے۔ محمد بن ابی بکر نے کہا کیا ہے کہا کہ بابا نے یہ مشک دی ہے کہ پہنچا دوں۔ محمد بن ابی بکر ہٹ گئے مجمع ہٹ گیا شہزادوں نے پہنچا دیا اب سوال یہ ہے کہ مولا خود کیوں نہیں آئے۔ اس لئے نہیں آئے کہ اگر کوئی پوچھے کہ کیا ہونا چاہیے کیا نہیں؟ تو تم نے جب مجھے جانا ہی نہیں تو فیصلہ کیوں دوں؟ شہزادوں کے ہاتھ فرقے بھیجے پانی بھیجی گھر میں بیٹھے رہے وہاں قتل ہو گیا۔ جب قتل ہو گیا تو اس کے بعد ایک ہنگامہ مدینہ میں برپا ہوا مگر کوئی مدد کو نہیں آیا۔ تاریخ یہ بھی کہتی ہے کہ جب ان لوگوں نے محاصرہ کیا ہے تو امیر شام کو بھی ایک نامہ بھیجا تھا کہ ایک لشکر لیکر فوراً مدد کے لئے آ پہنچو، اتنی دیر میں یہاں سب نے گھیر لیا امیر شام نے جواب بھی نہ دیا اور نہ مدد کو آیا تو لوگوں نے پوچھا نہ جاؤ گے مدد دینے مدد کرنے کے لئے تو کہا کہ میں خود اپنے انتظار میں بیٹھا ہوں جب قتل ہو گیا جو قاتل بیٹھے وہ قتل کرنے

چلے گئے اب علی سے مطالبہ ہے کہ قاتلوں کو ہمارے سپرد کیجئے۔ علی نے کہا ہم نہیں جانتے ہم نے نہیں دیکھا تھا اب علی کے ہاتھ پر بیعت ہونا شروع ہوئی۔ میں پریشان تھا کہ علی کے ہاتھ پر بیعت کیسے بات یہ تھی کہ تخت کے پائے خون میں ڈوب گئے تھے اب وہ جگہ آرام والی تھی نہیں۔ خطرے والی ہو گئی تھی نہ۔ اس سے پہلے خلافت میں بہت آرام تھا لیکن اس واقعے کے بعد ڈر لگنے لگا لوگوں کو کیونکہ امت میں تھا انتشار اب امت کو سنبھالے کون؟ اب علی سے کہا کہ آپ قبول کیجئے۔ علی نے تین بار مجمع کو پلٹا دیا۔ چوتھی بار کہا کہ میری شرط خلافت بھی جانتے ہو۔ کہا کہ میں قرآن اور سیرت رسول پر عمل کروں گا۔ اس شرط پر مدینے والوں نے علی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جس میں انصار و مہاجرین شامل ہیں تو یہ اطلاع مکے پہونچی۔ ام المومنین مکے میں تشریف فرما تھی ان کو خبر پہونچی کہ عثمان کا قتل ہو گیا۔ اور علی کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہوا۔ علی کو کیسے مان لیا، یہ اختلاف ہم لوگوں سے نہیں ہے ام المومنین کا ہم پر کبھی ناراض نہیں ہوئی کہ تم نے بھلا کیوں مانا۔ مقداد و ابوذر، سلمان پر کبھی ناراض نہیں ہوئی۔ ناراض جب ہوئی جب چوتھا بنایا۔ ہم اس کیس میں پارٹی نہیں ہیں۔ بہت خفا ہوئی کیسے علی کو خلیفہ بنا لیا۔ کیسے علی کو مان لیا۔ اب مگر کریں کیا؟ اس لئے کہ مدینے والے سب بیعت کر چکے۔ آج تک خلیفہ وہ ہی بنا جس کے ہاتھ پر مدینے والوں نے بیعت کی اسی اثناء میں جناب ام مسلمہ



بھی سوچ گئی۔ تو ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئیں کیا وہ کھا آپ نے مدینے والوں نے علی کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو ام سلمہ نے کہا اس میں ہر اعلیٰ کی کیا بات ہے۔ اس سے پہلے بیعت ہوتی رہی آپ بھی ہر اعلیٰ نہ ہوئیں۔ ام المومنین اور ام سلمہ کا مکالمہ موجود ہے ہر بخوں میں کہا علی خلیفہ تو ہو گئے مگر قتل عثمان کا بدلہ نہیں لیا انہوں نے؟ ام سلمہ نے کہا اس سے آپ کو کیا سروکار ہے آپ کو تو خلیفہ وقت کی بات کرنا چاہیے۔ یہ ہی مذہب ہے کہا کہ ہم نہ علی کی بیعت کر سکتے ہیں اور نہ اطاعت کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جھگڑا تھا۔ اس اور دالہ کے درمیان کوئی جھگڑا تھا اب وہ نجی جھگڑا تھا کیا تھا صحیح نہیں معلوم کیا کریں ایسی بزرگ ہستیوں کے معاملہ میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

بہر حال ام سلمیٰ نے ام المومنین سے کہا کہ تم کس کے بارے میں کہہ رہی ہو؟ علی کا معاملہ ہے علی کا۔ نبی کہہ چکے ہیں یا علی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن جو تمہارا دوست وہ میرا دوست فرمایا کہا تو تھا۔ تو ام سلمہ نے کہا کہ کیا زوجہ ہو کے کیا نبی کی دشمن کہاؤ گی۔ یہ بات ام المومنین۔ ام المومنین سے کہہ رہی ہیں۔ ہم صرف سن سکتے ہیں تاریخ کہتی ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے کہ مال غنیمت بٹنے کے سلسلے میں تم پیغمبر سے جھگڑا کر رہی تھیں۔ اور علی نے کہا کہ خدا کا رسول حق سے زیادہ نہیں دے سکتا کسی کو تو تم خفا ہوئی تھیں۔ تو پیغمبر نے کہا کہ یا علی میری ایک ذبحہ تم سے لڑنے آئے گی اور مقام ادھب کے



کے اس پر بھونکیں گے تو میں نے گھبرا کے پوچھا پیغمبر سے حضور یہ کیا کہا۔ کہا وہ میں تو نہیں ہوں تو پیغمبر نے کہا تھا ام سلمہ تم نہیں ہو اور تمہاری طرف اشارہ کیا تھا یہ ام المومنین اور ام المومنین کے درمیان کی بات ہے ہم مسلمان تو کچھ بول نہیں سکتے۔

تاریخ کہتی ہے کہ ایک دفعہ ام سلمہ نے ایک بات یاد دلائی تو ام المومنین کانپ گئیں۔ یہ اور بھی کوئی سن رہا تھا وہ تھے طلحہ انہوں نے ام المومنین کو ام سلمہ کو کنوینز کرنے بھیجا تھا اُلنا کنوینز ہو گئی۔ ہمیشہ حق کی جیت ہوتی ہے۔ ام سلمہ علی کی طرف داری کر رہی تھی۔ کیسے کہتی اُن کی بات۔ عجب معاملہ ہے مولائے کائنات کا۔ مسلمانوں میں آپس میں جھگڑا علی کے معاملہ میں۔ اصحاب میں جھگڑا علی کے بارے میں ازواج میں دیکھئے تو جھگڑا علی کے بارے میں تو ہر جگہ رُشد و غشی دھونڈنا پڑیگا۔ یہاں پر جتنا بہ ام سلمہ بھی ام المومنین تھیں اور وہی ام المومنین ہم کچھ نہیں کہہ سکتے؟

طلحہ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا آپ ساتھ چلئے عجب قیامت ہے خون عثمان کا بدلہ نہیں لیں گی آپ؟ تو کہا، ام سلمہ میں آپ کی بات نہیں مانتی۔ تو ام سلمہ نے کہا آپ جانے آپ کی عاقبت جانے۔ میں سمجھتا تھا کہ جو بھی ازواج نبی ہوں گی اس کی عاقبت بخیر ہوگی۔ لیکن ام سلمہ نے کھنکادیا تو معلوم ہوا کہ عاقبت کا تعلق رشتہ سے نہیں ہے عقیدت سے ہے۔



والی بصرہ کو خط لکھا کہ انتظام کرو۔ ایک لاکھ کا لشکر جمع ہوا اور ام المؤمنین تشریف لے گئیں طلحہ ساتھ زبیر ساتھ لشکر ساتھ کس سے لڑنے کے لئے آئیں؟ خلیفہ بلا فصل سے نہیں امام اول نہیں شیعوں کے پہلے امام سے لڑنے نہیں آئیں بلکہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ سے لڑنے آئیں۔ اور میدان جنگ میں ایک طویل ناقہ پر سوار۔ قرآن کہتا ہے عورتوں پر سے جہاد ساقط ہے۔ یہاں ام المؤمنین جہاد فرمانے آئیں۔ کس سے وہ بھی خلیفہ وقت سے تاریخ کہتی ہے کہ دس ہزار مسلمان قتل ہوئے (اس جنگ میں یا دونوں حق پر تھے یا دونوں باطل پر تھے) جنگ میں جانے سے پہلے وہ ہی مقام آیا ادھب کا تو کتوں نے بھونکنا شروع کیا تو ام المؤمنین نے پوچھا یہ کون سا مقام ہے۔ ام سلمہ نے حدیث سنائی تھی پیغمبر کی۔ طلحہ کو بلا کر پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ تو طلحہ نے ۴۰ جھوٹی گواہیاں پیش کیں کہ یہ مقام ادھب نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ جب مجرم جرم کرتا ہے تو جھوٹی گواہی پیش کرنا پڑتی ہے۔ چالیس مسلمانوں نے اللہ کی اس کے رسول کی قرآن کی قسم کھا کر کہا کہ ام المؤمنین یہ مقام ادھب نہیں ہے۔ اور ادھب کے رہنے والے نے کہا کہ نہیں ہے۔ جن مسلمانوں کا یہ عالم ہو کہ اپنی مقصد بر اور ی کیلئے ام المؤمنین سے جھوٹی قسم کھا کر گویا دیں تو کیا ضمانت ہے کہ آپ تک صحیح اسلام آیا ہو جھوٹوں سے تو سچا دین مل ہی نہیں سکتا۔



تاریخ کہتی ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب نے اپنے لشکر کو ترتیب دیا میمنے پر امام حسنؑ کو رکھا میسرے پر امام حسینؑ کو اور سواروں پر ابن عباسؑ کو پیادوں کا محمد بن ابی بکر کو۔ (اب یہ معاملہ دیکھ لیجئے ادھر بھائی ادھر) بھائی ہے علیؑ کی طرف نہیں ہے مقابلہ پر علم لشکر کا دیا محمد حنفیہ کو اور جنگ شروع ہونے سے پہلے علیؑ ابن ابی طالبؑ نے خطبہ پڑھا۔ دیکھو آگاہ ہو جاؤ گمراہی اور ضلالت نہ اختیار کرو حق قبول کرنے کے بعد اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے جنگ جمل میں میں ولی ہوں میں رسول کا جانشین ہوں مجھے اللہ نے معین کیا ہے تم پر ہدایت پہنچانے کے لئے ساری حدیثیں یاد دلانیں ادھب کا واقعہ یاد دلایا۔ کہا دیکھو مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو نہ رنگین کرو۔ کہا (ام المؤمنین) نے کہ نہیں ہم تو لڑیں گے۔ مدینے سے کرتا منگوا یا۔ اور کرتا سب کو دکھاتی تھیں۔ حضور! عثمان کے خون کی یاد دلانا سنت ہے اور حسینؑ کے خون کی یاد دلانا بدعت ہے۔

تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آپؐ کس کے خون کے بدلے کے لئے جارہے ہیں۔ جسکو آپؐ نے خود غسل کہا ہے جس پر آپؐ نے خود لعنت بھیجی ہے۔ یہ بھی بڑا نازک مقام ہے یہ صحابی اور ام المؤمنین کی بات ہے بیچ میں نہیں بول سکتے! الغرض جنگ شروع ہوئی حملے پر حملے ہو رہے ہیں۔ یہاں تاقے تک پہنچ گئے امیر المؤمنین نے کہا محمد بن ابی بکر سے کہ تم جاؤ اور اس



ناقے کے پیر کاٹ دو (میرا دماغ پریشان ہو گیا کہ مولا یہ ناقے کے پیر کیوں  
 کٹوا دیے معلوم ہوا کہ ناقے کے پیر کٹ گئے ناقہ بیٹھ گیا وہ زور جو تھا وہ دب  
 گیا) اب یہ ناقے کے پیر کیوں کاٹے بیٹھ کر تو ام المومنین آئی تھیں ناقہ کا کیا  
 قصور ناقہ کی خطا یہ تھی کہ وہ بلند کئے ہوئے تھا تو معلوم ہوا کہ اسکو بھی سزا دینا  
 چاہیے کہ جو باطل کو اپنے کاندھوں پر بلند کرے۔ الغرض بھائی نے بہن کو پہنچا  
 دیا ایک مکان میں۔ مولائے کائنات نے ابن عباس کو بھیجا کہ سمجھائیں کہ  
 جائیں مدینہ اور قرآن کی آیت پر عمل کریں۔ ام المومنین نے کہا نہیں میں بدلا  
 لے کر رہوں گی۔ یہ ناممکن ہے جنگ ہوگی۔ اس کے بعد علیؑ نے محمد ابن ابی بکر کو  
 بھیجا تم جاؤ سمجھاؤ۔ علیؑ کا کام ہدایت کرنا تھا۔ تیور بتا رہے تھے کہ رُشد ہے کدھرہ  
 غنی کدھر ہے۔ بھائی سے بھی کہا چلے جاؤ نکل جاؤ میں تم سے بات کرنا نہیں  
 چاہتی۔ جب بہت زور بڑھا تو امام حسنؑ سے کہا بیٹا اب تم جاؤ جا کر کہہ دو کہ اگر  
 نہ گئیں مدینے کو وہ حق استعمال کروں گا جو نبیؐ دے گئے ہیں۔

تاریخیں بتاتی ہیں کہ آپؐ کنگھی فرما رہی تھیں۔ امام حسنؑ نے جا کر کہا  
 کہ بابا نے کہا ہے کہ مدینہ جائیے ورنہ وہ حق استعمال کروں گا جو نبیؐ دے گئے  
 ہیں تو کہا اچھا اچھا بھی جاتی ہوں فوراً تیار ہوئیں۔ سب نے روکا آپ کہاں  
 جارہی ہیں تو فرمایا ایک منٹ نہیں رک سکتی۔ حق استعمال کر لیا تو غضب ہو  
 جائے گا۔ آخر وہ کیا حق ہے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم ایک دن کسی بات پر جھگڑا



شروع کیا نبیؐ سے۔ تو نبیؐ نے کہا یا علیؑ میں تمہیں حق طلاق دیتا ہوں۔ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ حق طلاق خالص نجی حق ہے وہ بھی علیؑ کو دے کر گئے۔ رسالت بغیر وصی کے چھوڑ گئے؟ بعض کہتے ہیں یہ شیعہ بھی کجبت کہتے ہیں ازواج پیغمبر جہنم میں جائیں گی۔ بھلا نبیؐ کی زوجہ جہنم میں جائے؟ جہنم میں تو اعمال و عقیدت لے جاتے ہیں نبیؐ نے کہا یا علیؑ یہ حق تم کو ہے تم ہی جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔ جسکو جہنم میں بھیجنا ہو۔ ایک جملہ زبان سے کہنا۔ نبیؐ نے بھی کمال کر دیا یا علیؑ حق طلاق تمہیں دیا نبیؐ جانتے تھے کہ ساری شورش جو اٹھے گی سسرال والوں سے اٹھے گی اس لئے حق طلاق علیؑ کو دے دیا اب سارے سسرالی رشتہ دار علیؑ کے ہاتھ میں ہیں۔ میں اپنے مولا سے کہتا ہوں مولا ایک تمنا میری بھی ہے کہ محشر میں دیکھوں گا کہ اپنے پڑھا ہے یا نہیں دنیا میں تو پتہ نہیں تھا۔ لیکن بل صراط پر ضرور پتہ چل جائیگا اس بات نے علیؑ کے حق کو اور واضح کیا۔ اگر یہ بات غلط ہے تو اتنا کہنے پر چلی گئیں؟ اور خود بیان کیا کہ یہ حق طلاق ہے ایک بات پر آپؐ نے غور نہیں کیا۔ طلاق زندگی میں ہوتا ہے پیغمبر کا انتقال بھی ہو گیا ہے اب بھی حق طلاق یہ کیا معاملہ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ہمارے نکاح اور نبیؐ کے نکاح اور ہیں۔ نبیؐ کا نکاح مرنے سے نہیں ٹوٹتا ہے۔ ازواج نبیؐ کو حق نہیں تھا کہ وہ بعد وفات رسول عدت کی مدت کے بعد دوسرا عقد کر سکے تو چونکہ نکاح قائم تھا نبیؐ کے بعد تو نکاح



چلا ازواج کی زندگی تک مگر چونکہ نبی کی وفات ہو گئی تھی حق طلاق مرجاتا تو پیغمبر نے کہا کہ خدا نے میرے نکاح کو دائم کیا ہے میرے مرنے سے میرا نکاح نہیں ٹوٹتا تو حق طلاق مرنے کے بعد کسے دوں گا؟ لہذا حق طلاق دیا علی کو بتایا جو کل زندگی میں کرتا تھا وہ میرے مرنے کے بعد علی کریں گے ایک چھوٹی سی بات کہ یہ پیغام امام حسن سے کیوں بھجوایا ابن عباس سے کہلا دیتے؟ محمد بن ابی بکر سے کہلا دیتے؟ جب یہ سمجھا بجھا کر پلٹ آئے تو حسن سے کہلا بھیجا۔ جو علی کے بعد امام تھا اس سے کہلایا تا کہ معلوم ہو جائے کہ دنیا یہ نہ سمجھے کہ حق مجھ ہی کو ہے بلکہ یہ میری نسل میں ہے۔

تو جنگ میں بھی فیصلہ کر کے دکھا دیا۔ رُشد کے بعد غنی اختیار کیا مسلمانوں نے اور علی ابن ابی طالب نے فیصلہ کر کے دنیا کو بتا دیا۔ ایسی علی دشمنی تھی لوگوں کے دل و دماغ میں کہ مسلمانوں نے اگرچہ چوتھی منزل میں بیعت کر لی تھی تو وہ بھی برداشت نہ ہوا یہ عدم برداشت کو تسلسل تھا جو کر بلا تک پہنچا نہ علی کی امامت برداشت نہ امام حسن کی بھی زہر دلوایا زوجہ امام حسن کے ذریعے اللہ اکبر نبی کا نواسہ خلق محمدی کا آئینہ دار تھا علم نبوی کا وارث تھا۔ زوجہ کے ہاتھ زہر دلوادیا یہ سبق جمل سے ملا تھا۔ دنیا سمجھ گئی تھی کہ ازواج کو بھی شوہر کے خلاف ملایا جاسکتا ہے۔ ایک وہ ازواج تھی جو ائمہ سے جنگ کرتی رہی دنیا کو خلاف اکساتی رہی اور ایک وہ ازواج تھیں جو اپنے شوہروں کو نصرت امام



کے لئے اکسایا۔ کہا اگر تم نہیں جاؤ گے تو چادر پہن کر گھر بیٹھو میں جاؤں گی  
 نصرت امام میں زوجہ جناب حبیب ابن مظاہر حبیب سے پوچھا گیا کیا لکھا ہے  
 آقا نے کہا نصرت کے لئے بلایا ہے کہا پھر کیا ارادہ ہے کہا سو نچتا ہوں جاؤں یا  
 نہیں جاؤں۔ کہا سبحان اللہ فرزند رسول نصرت کے لئے بلائیں اور تم سوچتے  
 ہو جاؤں یا نہ جاؤں لو یہ چادر اوڑھ لو اور گھر میں بیٹھو۔ اپنا عمامہ دے دو میں  
 نصرت امام کے لئے جاؤں گی کہا مومنہ میں تیرا امتحان لے رہا تھا۔ میں اور  
 نصرت حسین ابن علی کونہ جاؤں سو نچتا ہوں کہ میرے بعد تو کیا کرے گی۔ کہا  
 حبیب میں خاک پھاٹک کر زندگی بسر کروں گی۔ لیکن تم نصرت حسین کے لئے  
 جاؤ۔

جناب زہیر قین ساتھ ساتھ خیمے میں ہیں۔ ایک منزل پر جناب علی  
 اکبر کو بھیجا جاؤ زہیر کو بلا لاؤ درخیمہ پر آواز دی۔ زوجہ نے کہا زہیر دیکھو کون بلا  
 رہے ہیں۔ زہیر فوراً جاؤ۔ تم نہ جاؤ گے تو میں جاؤں گی حسین نے اصحاب کو نام  
 بتا دیئے کہ تمہارے نام فہرست شہداء میں ہیں زہیر جب خیمے میں گئے تو زوجہ  
 نے دامن پکڑ لیا کہا زہیر کیا کہا میرے مولانا نے کہا کہ تو کوفہ چلی جا۔ غلام کے  
 ساتھ اساسہ دے دیتا ہوں گھر چلی جا کہا کیا میرے مولانا نے حکم دیا ہے کہا کہ حکم  
 نہیں دیا ہے۔ اجازت دی ہے کہ چاہو تو اپنی اپنی ازواج کو بھیج دو کیونکہ بات  
 ایسی تھی جس پر ہم بلند آواز سے روئے کہا امام نے خطبے کے بعد فرمایا کہ اگر تم



چاہو تو اپنی ازواج کو بھیج دو ہم نے پوچھا آقا کیوں؟ کہا میرے مرنے کے بعد  
خیموں میں آگ لگے گی۔ شہزادیوں کو اسیر کیا جائے گا۔ روایت کہتی ہے کہ  
زوجہ نے قدموں پر سر رکھ دیا کہا زہیر مجھے بھیج رہے ہو واپس میں نے تمہیں بھیجا  
حسینؑ کی خدمت میں واہ تم رسول سے نبی سے سرخ رو ہو گئے میں فاطمہؑ کو کیا  
منہ دکھاؤں گی کیا میرا پردہ شہزادی زہینبؑ سے بڑھ کر ہے۔

یہ پتہ تبدیل ہو گیا

موجودہ پتہ

1. 115, Haider Mirza Road,  
Near Maqbara-e-Aliya,  
Golaganj, Lucknow-18
2. P. O. Box No.-23  
Aminabad Park P. O.,  
Lucknow

**S. MEESAM KAZIM JARWALI**  
c/o Mr. Shakir Husain  
"ARZOO STORES"  
Masjid Malka Zamani  
Golaganj, LUCKNOW-18